ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 29 ستمبر 2017ء | 08 محرّم 1439 ہجری قمری ❁ 29 تبوک 1396 ہجری شمسی | شمارہ 39

دین کا معلّم

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید اور بال نہایت سیاہ تھے۔ اس پر سفر کا کوئی نشان نہ تھا اور اسے ہم میں سے کوئی نہ جانتا تھا۔ اُس نے حضورؐ سے کچھ سوال کئے اور پھر چلا گیا۔ تو حضورؐ نے فرمایا: یہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

یہ عجیب خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے بہت زور مارا کہ ہمارا سلسلہ ٹوٹ جائے اور درہم برہم ہو جائے لیکن جوں جوں وہ بیخ کنی کے لئے کوشش کرتے گئے اَور بھی ترقی ہوتی گئی اور ایک خارق عادت طور پر یہ سلسلہ اس ملک میں پھیل گیا۔ سو یہ ایسا امر ہے کہ ان کے لئے جو آنکھیں رکھتے ہیں ایک نشان ہے۔ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا تو ان مولویوں کی کوششوں سے کب کا نابود ہو جاتا۔

ضمیمہ خطبہ الہامیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اشتہار چندہ منارۃ المسیح

--------☆--------

”بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد“

(یہ وہ الہام ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے جس کو شائع ہوئے بیس برس گزر گئے)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیاں کی مسجد جو میرے والد صاحب مرحوم نے مختصر طور پر دو بازاروں کے وسط میں ایک اونچی زمین پر بنائی تھی اب شوکتِ اسلام کے لئے بہت وسیع کی گئی اور بعض حصہ عمارات کے اَور بھی بنائے گئے ہیں لہٰذا اب یہ مسجد اور رنگ پکڑ گئی ہے۔ یعنی پہلے اس مسجد کی وسعت صرف اس قدر تھی کہ بمشکل دو سو آدمی اس میں نماز پڑھ سکتا تھا لیکن اب دو ہزار کے قریب اس میں نماز پڑھ سکتا ہے اور غالباً آئندہ اور بھی یہ مسجد وسیع ہو جائے گی۔ میرے دعوے کی ابتدائی حالت میں اس مسجد میں جمعہ کی نماز کے لئے زیادہ سے زیادہ پندرہ یا بیس آدمی جمع ہوا کرتے تھے لیکن اب خدا تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ تین سو یا چار سو نمازی ایک معمولی اندازہ ہے اور کبھی سات سو یا آٹھ سو تک بھی نمازیوں کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ لوگ دُور دُور سے نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ عجیب خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے بہت زور مارا کہ ہمارا سلسلہ ٹوٹ جائے اور درہم برہم ہو جائے لیکن جوں جوں وہ بیخ کنی کے لئے کوشش کرتے گئے اَور بھی ترقی ہوتی گئی اور ایک خارق عادت طور پر یہ سلسلہ اس ملک میں پھیل گیا۔ سو یہ ایسا امر ہے کہ ان کے لئے جو آنکھیں رکھتے ہیں ایک نشان ہے۔ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا تو ان مولویوں کی کوششوں سے کب کا نابود ہو جاتا۔ مگر چونکہ یہ خدا کا کاروبار اور اس کے ہاتھ سے تھا اس لئے انسانی مزاحمت اس کو روک نہیں سکی۔

اَب اس مسجد کی تکمیل کے لئے ایک اَور تجویز قرار پائی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسجد کی شرقی طرف جیسا کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء ہے ایک نہایت اونچا منارہ بنایا جائے اور وہ منارہ تین کاموں کے لئے مخصوص ہو:—

اوّل یہ کہ تا مؤذن اس پر چڑھ کر پنج وقت بانگِ نماز دیا کرے اور تا خدا کے پاک نام کی اونچی آواز سے دن رات میں پانچ دفعہ تبلیغ ہو اور تا مختصر لفظوں میں پنج وقت ہماری طرف سے انسانوں کو یہ ندا کی جائے کہ وہ ازلی اور ابدی خدا جس کی تمام انسانوں کو پرستش کرنی چاہیے صرف وہی خدا ہے جس کی طرف اس کا برگزیدہ اور پاک رسول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے سوا نہ زمین میں نہ آسمان میں اَور کوئی خدا نہیں۔ دوسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اونچے حصے پر ایک بڑا لالٹین نصب کر دیا جائے گا جس کی قریباً ایک سو روپیہ یا کچھ زیادہ قیمت ہوگی۔ یہ روشنی انسانوں کی آنکھیں روشن کرنے کے لئے دُور دُور جائے گی۔ تیسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصے پر ایک بڑا گھنٹہ جو چار سو یا پانسو روپیہ کی قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جائے گا تا انسان اپنے وقت کو پہچانیں اور انسانوں کو وقت شناسی کی طرف توجہ ہو۔

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 27 تا 28۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)......................

نماز جنازہ حاضر وغائب

❁ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 24؍ اگست 2017ء بروز جمعرات نماز ظہر وعصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی میں تشریف لا کر **مکرم فضل الٰہی طاہر صاحب (آف جرمنی) اور مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ (آف جرمنی) کی نماز جنازہ حاضر** اور مکرم ادریس احمد چوہدری صاحب (آف جرمنی) کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

1۔ مکرم فضل الٰہی طاہر صاحب (آف جرمنی)

مکرم فضل الٰہی طاہر صاحب مورخہ 22 اگست 2017ء بروز منگل کو کچھ عرصہ علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور تقریباً 8 ماہ سے جرمنی میں اپنی اہلیہ کے ساتھ مقیم تھے۔ آپ حضرت میاں کریم بخش صاحب ننگلی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ مرحوم اپنے کاروبار کے سلسلہ میں ایک لمبے عرصہ سے فیصل آباد میں مقیم تھے اور وہاں بطور نائب ناظم تربیت علاقہ فیصل آباد خدمات بجالاتے رہے۔

2۔ مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ (آف جرمنی)

مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ مورخہ 23 اگست 2017ء بروز بدھ 88 سال کی عمر میں ایک ماہ کی بیماری کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نہایت پاکباز، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ اپنی شادی سے پہلے ہی نظام وصیت میں شامل ہو گئی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم ادریس احمد چوہدری صاحب (آف جرمنی Bad Segeberg)

مکرم ادریس احمد چوہدری صاحب مورخہ 13 اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً 14 سال بطور صدر جماعت Bad Segeberg خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم نہایت مخلص اور فعال کارکن تھے۔ آپ ہمیشہ مختلف جماعتی شعبوں میں خدمت کے لئے پیش پیش رہتے۔ تہجد گزار اور چندوں میں باقاعدہ تھے۔ ضرورتمندوں کے لئے درد رکھتے اور ان کی مدد کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

... ...

❁ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 28؍ اگست 2017ء بروز سوموار نماز ظہر وعصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی میں تشریف لا کر **مکرم عبدالسلام ناصر صاحب (والد مکرم ظفر اسلام خان صاحب آف جرمنی) کی نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

مکرم ظفر اسلام خان صاحب جماعت Dreieich جرمنی کے والد مکرم عبدالسلام ناصر صاحب مورخہ 24؍ اگست 2017ء کو بعمر 86 سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم 20؍ فروری 1931ء کو بدوملہی ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ بہت ہمدرد، ملنسار اور بے لوث خدمت کرنے والے انسان تھے۔ ان کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

... ...

❁ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 31؍ اگست 2017ء بروز جمعرات صبح 11 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ (اہلیہ عبداللطیف صاحب مرحوم۔ بالہم۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ (اہلیہ عبداللطیف صاحب مرحوم۔ بالہم۔ یوکے)

27 اگست 2017ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم مولانا محمد شریف صاحب مرحوم (سابق مبلغ سلسلہ بلاد العربیہ) کی بھانجی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کی اور انہیں بہترین تعلیم دلوائی۔ خلافت کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ شاہدہ حامد صاحبہ (اہلیہ مکرم زین الدین حامد صاحب۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

26 جولائی 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش قادیان مرحوم کی بیٹی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، غریب پرور، بہت کفایت شعار اور نیک خاتون تھیں۔ لجنہ کی طرف سے آپ کو جو بھی ڈیوٹی سونپی جاتی انتہائی خوش دلی اور خندہ پیشانی کے ساتھ اسے بجالاتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے تینوں بچے تحریک وقف نو میں شامل ہیں جن میں سے بڑے بیٹے مکرم ناصر الدین حامد مربی سلسلہ ہیں اور آجکل نظارت تعلیم میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2۔ مکرمہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ (اہلیہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مرحوم۔ قادیان)

21 اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوبہ یوپی کے پرانے احمدی مکرم بابو عبدالرزاق صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں جنہوں نے 1934ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ مرحومہ نصرت گرلز ہائی سکول کی سینئر ٹیچر تھیں اور وہیں سے ریٹائر ہوئی تھیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، اعلیٰ اخلاق کی مالک، چندوں میں باقاعدہ اور ہر دینی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کی سچی وفادار اور نظام جماعت کی اطاعت گزار تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا لطیف احمد خالد یادگار چھوڑا ہے جو نظارت تعلیم کا کارکن ہے۔

3۔ مکرمہ نوال الحصنی صاحبہ (اہلیہ مکرم نصوح المسکی صاحب۔ سکندرون۔ ترکی)

9؍ اگست 2017ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم منیر الحصنی صاحب سابق امیر جماعت بلاد عربیہ کی بھتیجی، مکرم عبدالرؤف الحصنی صاحب سابق صدر جماعت سیریا کی بیٹی اور مکرم عمار المسکی (واقف زندگی ایم ٹی اے۔ لندن) کی والدہ تھیں۔ زمانہ طالب علمی سے تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اساتذہ کو اختلافی مسائل بالخصوص وفات مسیح پر لاجواب کر دیا کرتی تھیں۔ جب حضرت مصلح موعودؓ دمشق تشریف لے گئے تو آپ نے خاندان کی خواتین مبارکہ کی ترجمانی کی توفیق پائی۔ جب ایم ٹی اے کا آغاز ہوا اور آپ کو پتہ چلا کہ اس پر دو گھنٹے عربی پروگرام "لقاء مع العرب" آتا ہے تو اپنا زیور بیچ کر ڈش لگوائی جو اس وقت بہت مہنگی آتی تھی۔ پروگرام "لقاء مع العرب" کی ریکارڈنگ کر کے غیر احمدیوں کو دیا کرتی تھیں اور تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتی تھیں۔ اپنے بچوں کی بڑی اچھی تربیت کی اور انہیں مکرم منیر الحصنی صاحب کا درس سننے کے لئے ساتھ لے جایا کرتی تھیں۔ بہت صابر، سخی اور ہردلعزیز شخصیت کی مالک تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور آخر دم تک اپنے چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتی رہیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

4۔ مکرم بشیر احمد رشید صاحب (گرین فورڈ۔ یوکے)

14 اگست 2017ء کو 81 سال کی عمر میں ہمبرگ (جرمنی) میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم 1962ء میں پاکستان سے یوکے شفٹ ہوئے اور مڈل سیکس میں جماعت کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ اس کے بعد یوکے میں مختلف حیثیتوں سے خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ جلسہ سالانہ پر بہت محنت اور شوق سے مہمانوں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ چندہ جات اور دیگر مالی تحریکات میں دل کھول کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کا مطالعہ کرنے کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

5۔ مکرمہ ڈاکٹر فاطمہ زہراء صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب بدر۔ قادیان)

24 اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ برہمن بڑھیا (بنگلہ دیش) کے ایک پرانے احمدی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ نور ہسپتال میں ہفتہ میں ایک یا دو دن ڈیوٹی کرتی تھیں۔ وفات سے کچھ دن قبل بھی نور ہسپتال میں آ کر متعدد OPD مریضوں کو دیکھا۔ باحیا، پردہ دار، تہجد گزار اور خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی بہت نیک فطرت خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے تینوں بیٹوں کی اچھی تربیت کی اور انہیں نظام وصیت میں شامل کروایا۔

6۔ مکرم شاہد اقبال گورایہ صاحب (ابن مکرم اقبال احمد ناصر گورایہ صاحب۔ وان۔ کینیڈا)

30 جولائی 2017ء کو جھیل میں ڈوبنے سے 28

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 دسمبر 2015ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ ڈیبا نا عبداللہ جو احمد عیسیٰ صاحب کی بیٹی ہیں کا ہے یہ عزیزم رضوان احمد سمیع ابن مکرم عبدالسمیع صاحب (فرینکفرٹ جرمنی) کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل عبدالرحمٰن شافعی صاحب ہیں۔

حضور انور نے لڑکی کے والد صاحب سے انگریزی میں اور لڑکے سے اردو میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

The second Nikah is of Sabriah Sahiba daughter of Zohdi Abu Arar Sahib یہ نکاح عکرمہ نجمی صاحب کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ عکرمہ نجمی صاحب کو اردو آتی ہے اتنی کہ سمجھ جاتے ہیں اس لئے میں اردو میں پڑھوں گا۔ اور عکرمہ نجمی صاحب کا یہ ماشاء اللہ چوتھا نکاح ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم عکرمہ نجمی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

So I think people should learn the secret of keeping four wives from you, and all are living harmoniously. ماشاءاللہ

There should be one speech on Jalsa Salana on the topic of "how to keep more then one wife and all living amicably and harmoniously. ماشاءاللہ"

لڑکی بیوہ ہیں، ان کے مرحوم بھائی کی اہلیہ ہیں۔ اور اس لحاظ سے عکرمہ صاحب ان سے شادی کر کے بڑی قربانی کر رہے ہیں۔ کیونکہ بچی کے والدین احمدی نہیں ہیں، دوسرا خاندان سارا لڑکی کی طرف کا احمدی نہیں۔ اور بھائی کے بچے جو ہیں ان کو احمدیت میں رکھنے کے لئے زیادہ تر یہ قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول فرمائے۔ لڑکی کے وکیل عبدالمومن طاہر صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

گواڈیلوپ (Guadeloupe)

(کیریبین میں ایک جزیرہ)

گواڈیلوپ میں پہلی مرتبہ قرآن کریم کے تراجم پر مشتمل نمائشوں کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گواڈیلوپ کو پہلی مرتبہ قرآن کریم کے تراجم پر مشتمل دو نمائشیں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ گواڈیلوپ وسطی امریکہ میں واقع کیریبین جزائر میں سے ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جس کا کُل

رقبہ 1628 مربع کلومیٹر ہے۔ یہ فرانس کے زیرانتظام جزیرہ ہے اور اس کی سرکاری زبان فرانسیسی ہے۔

گواڈیلوپ میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ قیام جنوری 2016ء میں مکرم لقمان احمد باجوہ صاحب مربیٔ سلسلہ کی گواڈیلوپ میں آمد سے ہوا۔ اب جماعت احمدیہ گواڈیلوپ 5/افراد پر مشتمل ہے۔

پہلی نمائش 10 جون 2017ء بروز ہفتہ Le Gosier میں اور دوسری نمائش 17 جون بروز ہفتہ Saint Claude میں لگائی گئی۔ ان دونوں نمائشوں کو کامیاب بنانے کے لئے وقف عارضی پر آئے ہوئے مربیٔ سلسلہ مکرم فرہاد غفار ملک صاحب اور مکرم پاٹریس مائیوکو (Patrice Mayeko) صاحب نومبائع کے

ساتھ مکرم لقمان احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے 900 دعوت نامے تقسیم کئے۔

پہلی نمائش میں مختلف زبانوں میں 42 تراجم قرآن کریم نمائش کی زینت رہے۔ نمائش کو مزید معلوماتی بنانے کے لئے مکرم بشارت احمد صاحب مربی سلسلہ فرنچ گیانا سے نمائشی بینرز لے کر آئے جنہیں نمائشی ہال میں کھڑا کیا گیا۔ اس پہلی نمائش میں 45 زائرین آئے جن میں گواڈیلوپ میں مقیم ہندومت کے پنڈت اور اینگلیکن چرچ کے بشپ بھی شامل ہیں۔ بعض ایسے مسلمانوں نے بھی نمائش کا وزٹ کیا جو گواڈیلوپ میں مسلمانوں کی تلاش میں تھے تا کہ وہ نماز باجماعت اور جمعہ ادا کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نمائش کے ذریعہ کئی لوگوں کے ذہنوں میں اسلام سے متعلق جو غلط خیالات تھے وہ دُور ہوئے۔ نمائش دیکھنے کے بعد ہر زائر کو ان کا نام عربی میں خوشخط لکھ کر بطور تحفہ پیش کیا جاتا۔

دوسری نمائش میں بعض دیگر زائرین کے علاوہ وہابی فرقے سے تعلق رکھنے والی دو خواتین تشریف لائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کے خلاف بہت باتیں سنی ہیں لیکن ہم خود دیکھنا چاہتی تھیں۔ چنانچہ انہیں جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کروایا گیا اور ان کے بعض اختلافی مسائل حل کروائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مہمان اسلام کی حقیقی تعلیمات سے بہت متاثر ہوئے۔

دونوں نمائشوں کے موقع پر ایک Visitor Book بھی رکھی گئی تھی جس میں کئی لوگوں نے اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا۔ چند تأثرات پیش ہیں:

☆...بکرم عزیز الرحمٰن Killian صاحب نے لکھا: میں اس مبارک تقریب میں شامل ہو کر بہت خوش ہوں جہاں مجھے مختلف مذاہب کے نمائندگان سے ملنے کا موقع ملا اور معلوم ہوا کہ اسلام ایک رواداری والا مذہب ہے۔

☆...M.Paul نے لکھا کہ میرے خیال میں گواڈیلوپ کی تاریخ میں مسلمانوں کی طرف سے اس طرح کی تقریب پہلی دفعہ منعقد ہوئی ہے۔ میں آپ کو اس خوبصورت نمائش کے انعقاد پر مبارک باد دیتا ہوں۔ دنیا کو دکھانا چاہئے کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔

☆...وہابی فرقہ سے تعلق رکھنے والی خواتین نے لکھا: بہت ہی خوبصورت نمائش ہے جہاں امام کے ساتھ بہت دلچسپ اور معلوماتی تبادلۂ خیالات ہوا۔

☆... M. Mashantih Parv. Shitae نے لکھا کہ قرآن کریم کی اس کامیاب نمائش کے انعقاد پر میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اسلام کا پیغام پھیلانے کا یہ ایک بہت اچھا ذریعہ ہے۔

☆... M.Bilal and Mme. Maimouna نے لکھا: خدا تعالیٰ کی توفیق سے ہم آج اس بابرکت تقریب میں شامل ہونے کی سعادت پا رہے ہیں جس میں ہمیں قرآن کریم اور اسلام کی حقیقی اور عالی شان تعلیمات سے آگاہی دی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں نمائشوں کی خبر گواڈیلوپ کے نیشنل ٹی وی چینل پر ایک مرتبہ نشر ہوئی اور نیشنل اخبار میں ان کی خبر چار مرتبہ شائع ہوئی۔ الحمدللہ۔

قارئین الفضل انٹرنیشنل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ گواڈیلوپ کی مساعی میں برکت ڈالے اور جماعت روزافزوں ترقی کرتی رہے۔ آمین۔

....

ڈنمارک

بورن ہولم جزیرہ پر منعقدہ عوامی، سیاسی و جمہوری میلہ میں جماعت احمدیہ ڈنمارک کی شمولیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ڈنمارک کو 15 تا 18 جون 2017ء بورن ہولم جزیرہ پر منعقدہ ایک عوامی، سیاسی و جمہوری میلہ میں تبلیغی اسٹینڈ لگانے کی توفیق ملی۔

بورن ہولم ڈنمارک کے مشرقی جانب بحیرہ بالٹک میں واقع ایک جزیرہ ہے جس کا رقبہ 58938km² ہے۔ اس کی آبادی 40215 ہے اور لوگوں کا ذریعہ معاش کھیتی باڑی، فشنگ، ڈیری فارمنگ اور سیاحت ہے۔ اس جزیرہ پر جرمنی اور سویڈن کا بھی قبضہ رہ چکا ہے اور آج کل یہ ڈنمارک کا حصہ ہے۔

اس جزیرہ پر جانے کے لئے ڈنمارک اور سویڈن سے بحری جہاز چلتے ہیں۔ ڈنمارک سے بحری جہاز کا راستہ پانچ گھنٹے کا ہے جبکہ سویڈن سے ایک گھنٹہ بیس منٹ لگتے ہیں۔

یہ میلہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد میلہ ہے جہاں پر ڈنمارک کی ساری سیاسی جماعتیں اور دیگر آرگنائزیشنز اپنے اپنے اسٹینڈ لگاتی ہیں اور عوامی مسائل پر مختلف مذاکراتی پروگرامز رکھے جاتے ہیں۔ اس موقع پر عوام الناس سیاسی لیڈروں بشمول وزیر اعظم سے بآسانی مل سکتے ہیں۔ ہر سال پورے ڈنمارک سے ہزارہا لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں۔ یہ میلہ نہ صرف سیاستدانوں کے لئے ایک نیٹ ورکنگ کا نہایت مؤثر مقام ہے بلکہ سینکڑوں کی تعداد میں میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹ بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ نیشنل ٹی وی پر میلے سے مختلف پروگراموں کو لائیو دکھایا جاتا ہے۔

2016ء میں مجلس خدام الاحمدیہ نے اس عوامی میلہ میں مختلف مقامات پر کھڑے ہو کر جماعتی تعارف پر مبنی اشتہار تقسیم کئے تھے۔ لوگوں نے اس کوشش کو بہت پسند کیا اور اظہار کیا کہ جماعت کا بھی ایک اسٹینڈ ہونا چاہئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ڈنمارک کو 2017ء کے میلہ میں اسٹینڈ لگانے کی اجازت مل گئی۔

مکرم محمد اکرم محمود صاحب مبلغ سلسلہ کوپن ہیگن ڈنمارک کی محررہ رپورٹ کے مطابق میلہ کے ایّام میں جماعتی اسٹینڈ پر چھ مختلف پروگرامز رکھے گئے۔ ان پروگرامز کو ''چائے، کیک، کافی اور تین امام'' کا نام دیا گیا کیونکہ اس پروگرام میں لوگوں کو ریفریشمنٹ کے علاوہ تین مبلغین سے بلا تکلّف سوالات کرنے یا بات چیت کرنے کا موقع دیا گیا۔

ہر پروگرام کے ابتدائی پندرہ سے بیس منٹ میں جماعتی تعارف کروایا جاتا اور پھر اسلام اور جمہوریت، اسلام اور ڈنمارک، ڈنمارک اور شریعت غرض مختلف موضوعات پر تقاریر کی جاتیں۔ بعد ازاں لوگوں کو سوالات اور بات چیت کرنے کا موقع دیا جاتا۔ اسٹینڈ پر موجود خدام و انصار نے ساتھ ساتھ معلوماتی leaflets اور ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' کے badges بھی تقسیم کئے گئے۔

جماعتی اسٹینڈ کے اندر مسجد نصرت جہاں کے 50 سال پورے ہونے کی مناسبت سے بڑی تصویر آویزاں کی گئی تھی اور لوگوں کو مسجد کا وزٹ کرنے کی دعوت دی گئی۔ کئی لوگ مسجد کی تصویر کو دیکھ کر رُک جاتے اور اس بات کا اظہار کرتے کہ انہیں بڑی خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ غیر مسلم احباب کو بھی مسجد میں وزٹ کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

کئی بڑی سیاسی شخصیات نے جماعتی اسٹینڈ کا وزٹ کیا مثلاً Uffe Elbæk صاحب جو کہ ڈنمارک کی ایک سیاسی جماعت ''Alternativet'' کے سربراہ ہیں، Hvidovre کمون جہاں پر مسجد نصرت جہاں واقع ہے کی میئر، کان کلینڈ ممبر آف پارلیمنٹ، بین میسنسن ممبر آف پارلیمنٹ۔

11 خدام، انصار اور ایک طفل نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات کام کیا۔ متعدد زائرین نے اس پیغام کو پسند کیا اور حیرانگی کا اظہار کیا کہ آج کے دَور میں بھی امن پسند مسلمان موجود ہیں۔ کئی افراد نے اس پیغام کو سراہا اور کہا کہ یہ بہت اچھا قدم ہے اور آج دنیا کو اس پیغام کی ضرورت ہے۔

☆...☆...☆

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں غلط نظریات کی تردید

سیّد میر محمود احمد ناصر

❁وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۔ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ۔ فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۔اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔(البقرة:110)

قرآن شریف میں جس قدر تکرار اللہ کی صفت رحمت کی ہے (رحمان ۔ رحیم) اور کسی صفت کا اس قدر تکرار نہیں ۔مگر افسوس ہے کہ باوجود اس کے قرآن شریف ماننے والوں کو صفات باری تعالیٰ اپنے اندر پیدا کرنے کی تاکید فرماتا ہے ۔ بہت سے مسلمان کہلانے والے رحم اور شفقت کے بجائے ظلم اور تلوار کا اختیار کئے ہوئے ہیں ۔

اوپر جو آیت درج کی گئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اہل کتاب میں سے بہت بڑی تعداد میں لوگ مسلمانوں کو اپنے حسد کی وجہ سے کافر بنانا چاہتے ہیں حالانکہ حق ان پر خوب روشن ہو چکا ہے ۔ یہ نام نہاد مسلمان ایسے اہل کتاب سے جنگ کرنا فرض سمجھتے ہیں مگر **قرآن ایسے اہل کتاب کے متعلق بھی مسلمانوں کو حکم فرماتا ہے فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا کہ تم عفو سے کام لو اور درگذر کرو۔**

❁فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۔ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۔فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۔ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ (البقرة:138) اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایسے لوگ مومنوں کی طرح ایمان لے آئیں تو انہوں نے صحیح راستہ کو پالیا ۔لیکن اگر وہ نہ مانیں اور پیٹھ پھیر لیں تو پھر ضد اور مخالفت کے ذمہ دار وہ ہیں (تم نہیں) ۔ پس اللہ ہی ان کے شر سے تمہیں بچائے گا ۔ گویا اگر وہ مسلمان نہیں ہوتے تو تمہیں تلوار لے کر ان کو قتل کرتے پھرنے کی ضرورت نہیں ۔ان کے مقابل میں تمہاری حفاظت اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ وہ خوب سننے والا ہے اور جانتا ہے ۔

یہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے مگر ہمارے علماء میں ایک طبقہ وہ بھی ہے جو کہتا ہے کہ اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو تم ان پر حملہ کرو اور ان کو تہہ تیغ کر دو ۔

ان نام نہاد علماء کے مقابل میں قرآن شریف کے مذکورہ بالا ارشاد کے بعد ہمارے نبی ﷺ کا جو رحمت اور شفقت سے بھرا ہوا اُسوہ ہے اس کو بھی دیکھئے ۔

حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں :

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: مَرَّ يَهُوْدِيٌّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ " قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَلَا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: " لَا، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ "

(بخاری کتاب استتابة المرتدین...باب اذا عرض الذمی وغیرہ بسبب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر:6926)

کہ ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور اس نے کہا اَلسَّامُ عَلَيْكَ یعنی اس یہودی نے السلام علیکم کہنے کے بجائے جس کے معنی ہیں آپ ؐ پر سلامتی ہو ۔ الفاظ بگاڑ کر کہا اَلسَّامُ عَلَيْكَ (نعوذ باللہ تم پر ہلاکت ہو) حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں میں نے ان یہود کو کہا ۔نہیں بلکہ تم پر ہلاکت ہو ۔ اس پر ہمارے نبی ﷺ نے نہایت وقار اور حکمت کے ساتھ صرف اتنا جواب دیا وَعَلَيْكَ اور تم پر بھی اور صحابہ ؓ سے فرمایا معلوم ہے اس نے کیا کہا ہے ۔ اس نے کہا ہے تم پر ہلاکت ہو ۔صحابہ ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ ؐ نے فرمایا ہرگز نہیں ۔ جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو تم بھی جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہو ۔

اور یہ روایت حضرت انس بن مالک ؓ تک محدود نہیں جو آپ ﷺ کی زندگی میں ایک نوجوان لڑکے تھے ۔

❁عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: " قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ "

(بخاری کتاب استتابة المرتدین... باب اذا عرض الذمی وغیرہ بسبب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر:6927)

حضرت عائشہ ؓ روایت فرماتی ہیں کہ کچھ یہود نے نبی ﷺ کے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی ۔وہ آئے اور انہوں نے کہا اَلسَّامُ عَلَيْكَ (نعوذ باللہ تم پر ہلاکت ہو) حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں میں نے ان یہود کو کہا نہیں بلکہ تم پر ہلاکت اور لعنت ہو ۔ اس پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ ؓ اللہ نرم ہے اور تمام باتوں میں نرمی کو پسند کرتا ہے ۔ حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں مَیں نے عرض کیا: کیا آپ ؐ نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا تھا؟ آپ ؐ نے فرمایا مَیں نے جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہہ دیا تھا ۔

[مذکورہ بالا دونوں روایات کے بعد اسی جگہ بخاری شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے یہ ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ الْيَهُوْدَ إِذَا سَلَّمُوْا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنَّمَا يَقُوْلُوْنَ سَامٌ عَلَيْكَ ۔ فَقُلْ عَلَيْكَ ۔ یعنی جب یہود تم میں سے کسی کو سلام کہتے ہیں تو (سلام کی بجائے) سَامٌ عَلَيْكَ کہتے ہیں ۔ تو اس کے جواب میں تم عَلَيْكَ (تم پر) کہا کرو ۔

اس آخری روایت میں عَلَيْكَ سے قبل ''واؤ'' کا لفظ نہیں ہے ۔ اس کی روشنی میں یہی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان یہود کو جواباً وَعَلَيْكَ (اور تجھ پر بھی) اور وَعَلَيْكُمْ (اور تم پر بھی) کی بجائے (واؤ حرف عاطفہ کے بغیر) صرف عَلَيْكَ (تجھ پر) اور عَلَيْكُمْ (تم پر) ہی فرمایا ہوگا ۔ (مدیر)]

اب دیکھئے یہود کی دیدہ دلیری کہ آپ ؐ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں اور پھر سلامتی بھیجنے کے بجائے ہلاکت کی دعا کرتے ہیں ۔ اس کے باوجود حضور ان کو کہنے کے بجائے حضرت عائشہ ؓ کو شفقت اور رحم اور نرمی کی نصیحت فرماتے ہیں ۔ کیا آج کے نام نہاد علماء کا طرز عمل کسی طرح بھی اس پاک اور رحیمانہ طرز عمل سے مشابہ ہے جو ہمارے نبی ﷺ کا تھا ۔

❁بَابُ قَتْلِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِيْنَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ ۔ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى : وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُوْنَ ۔

(بخاری کتاب استتابة المرتدین)

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں جو اَصَحّ الکتب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے ایک باب کا یہ عنوان باندھا ہے جو اوپر درج ہے کہ خارجیوں کا جنہوں نے خلافت حقّہ اسلامیہ اور اسلامی پُر امن معاشرہ کے خلاف قاتلانہ کارروائی کی تھی ، کے قتل کی صرف اس صورت میں اجازت ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد ان کو گمراہ ٹھہراوے یہاں تک کہ ان کو خوب کھول کر وہ باتیں بتا دے جن سے ان کو بچنا لازم ہے ۔ مگر افسوس کہ ہمارے ان نام نہاد علماء کے متبعین ان لوگوں پر بمباری کرتے ہیں جن کو یہ علم بھی نہیں کہ ان کا کیا قصور ہے ۔

❁عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ، جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيْمِيُّ، فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ» : وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ« قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ "دَعْهُ ۔ (بخاری کتاب استتابة المرتدین......6933)

حضرت ابوسعید ؓ ہمارے نبی ﷺ کی شفقت اور رحمت اور عفو کا یہ اُسوہ روایت کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ نبی ﷺ مال تقسیم فرما رہے تھے کہ عبد اللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ عدل و انصاف سے کام لیں ۔ آپ ؐ نے فرمایا اللہ بھلا کرے اگر میں عدل و انصاف سے کام نہیں لے رہا تو اور کون عدل کر سکتا ہے اور کرتا ہے ۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے عرض کیا مجھے اجازت دیجیے کہ مَیں اس شخص کی گردن ماروں ۔ اس شخص کی اتنی بڑی گستاخی کے بعد جو اس نے علی الاعلان کی آپ ؐ نے حضرت عمر ؓ کو ارشاد فرمایا کہ اسے چھوڑ دو ۔

❁وَ قِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۔ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَ قُلْ سَلٰمٌ ۔فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۔

(الزخرف:90-89)

ہمارے یہ نام نہاد علماء فتویٰ دیتے ہیں کہ جو شخص اسلام کا پیغام سننے کے بعد بھی ایمان نہیں لاتا اس کی گردن اڑا دو ۔ مگر خدا تعالیٰ سورۃ زخرف میں اللہ کے رسول ﷺ کے قول کو قسم کھا کر بیان فرماتا ہے کہ قسم ہے اس کے قول کی اے میرے رب کہ یہ لوگ تو ایسے ہیں کہ نہ ایمان لاتے ہیں نہ لائیں گے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو ارشاد فرماتا ہے ۔ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ کہ اے رسول ان سے درگزر کرو اور ان کو سلامتی کا پیغام دو ۔ عنقریب ان کو پتہ لگ جائے گا ۔

دیکھئے ایک طرف علماء یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ ایمان نہ لانے والوں کو تہ تیغ کر دو ۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ درگزر کرو اور سلامتی کا پیغام دو ۔ فرمائیے آپ لوگ اللہ تعالیٰ کا حکم مانیں گے یا علماء کے فتویٰ پر عمل کریں گے ۔

❁اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۔ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۔(سورۃ النساء:58) اللہ تعالیٰ بار بار عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے اور عدل و انصاف کو نیکی اور تقویٰ کے قریب ترین قرار دیتا ہے ۔ مگر آج کے نام نہاد علماء کی تحریک سے ایسی تنظیمیں قائم ہیں جو بغیر کسی جرم کے ارتکاب کے عورتوں ، بچوں اور بے گناہ مردوں کو بلا دریغ موت کے گھاٹ اتارتے ہیں ۔ نہاں کا کوئی قصور ہوتا ہے ، نہ ان سے کوئی جواب طلبی کی جاتی ہے ۔ نہ کوئی عدالت اور قاضی ان کے مجرم ہونے کا فیصلہ کرتا ہے ۔ بغیر پوچھے ، بغیر کسی قسم کی تفتیش کیے ایسے لوگوں کو بھی جو بار بار کلمہ طیّبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتے ہیں ، جو نماز روزہ کے پابند ہوتے ہیں ۔ ان کو بے دریغ قتل کر دیا جاتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ تو مذکورہ بالا آیت میں فرماتا ہے کہ حکومت و اختیار کی ذمہ داریاں اہل لوگوں کے سپرد کیا کرو ۔ یہ خدا کا حکم ہے ۔ اور فیصلہ کرو تو عدل و انصاف کے ہر تقاضے کو پورا کرو ۔ ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا کسی شخص کو اس کا جرم ثابت کئے بغیر حتیٰ کہ اس کے علم کے بغیر قتل کر دینا عدل و انصاف کے ابتدائی تقاضے کے بھی خلاف نہیں ہے؟

❁وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ... اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۔ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَ قُلْ لَّهُمْ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا ۔

(النساء آیت 62 اور 64)

ذرا غور سے اس آیت کو پڑھئے ۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارہ میں جو حقیقتاً ایمان سے خالی ہیں اور دھوکہ دے کر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں اور آپ ﷺ کی مخالفت میں باوجود اس کے کہ ان کو دعوت ایمان دی جاتی ہے پیچھے ہٹ جاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی کسی قسم کی سختی کی اجازت نہیں دیتا بلکہ فرماتا ہے : فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ وَ قُلْ لَّهُمْ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا کہ ان سے اعراض کرو مگر ان کو وعظ و نصیحت کرو اور ان کے نفسوں کے بارہ میں مؤثر بات کہو ۔ اب کہاں ہیں وہ نام نہاد علماء جو اس حکم کی مخالفت کرتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ اور آپ کے ذریعہ اُمّت کو دیا گیا!

❁وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۔ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۔ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۔ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۔(النساء:81)

اس آیت میں یہ توجہ دلائی گئی ہے کہ یہ لوگ زبان سے تو اطاعت کا دعویٰ کرتے ہیں مگر آپ ﷺ کی مجلس سے نکلتے ہی آپ ؐ کے ارشادات کی مخالفت شروع کر دیتے ہیں ۔ فرماتا ہے کہ اللہ تو وہ بھی جانتا ہے جو یہ رات کی تاریکیوں میں کرتے ہیں مگر ساتھ ہی ان کو تلوار سے اڑانے کا حکم نہیں دیتا بلکہ ان سے اعراض اور چشم پوشی کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے آپ ؐ اللہ پر توکّل کریں کہ اللہ کافی کارساز ہے ۔

❁ وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۔ وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ (النساء:93)

اس آیت کو پڑھ کر ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو کلمہ پڑھنے اور اپنے آپ کو مسلمان کہنے والوں کو بلا دریغ عمداً بغیر کسی جرم کے قتل کرتے ہیں ۔ جبکہ قرآن مجید تو یہ کہتا ہے کہ اگر حادثۃً کسی ارادہ اور عمد کے بغیر کسی مسلمان سے کوئی مسلمان قتل ہو جائے تو وہ اس کے لئے غلام آزاد کرے ، مقتول کے اہل کو دیّت دے یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے ۔ مگر آج کل کے نام نہاد علماء اپنے شاگردوں کو بغیر کسی وجہ کے مسلمانوں کے قتلِ عمد کی تلقین کرتے ہیں ۔

❁ حالانکہ قرآن کہتا ہے کہ وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۔ (النساء:94) جو کسی مسلمان کو ارادۃً قتل کرتا ہے تو اس کی جزا جہنّم ہے وہ اس میں رہ پڑنے والا ہوگا اور اللہ کی طرف سے قاتل پر غضب اور لعنت ہوگی اور اللہ نے ایسے قاتلوں کے لئے زبردست عذاب تیار کیا ہے ۔

❁فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۔ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۔وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۔ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔(المائدة:14) اس آیت میں قرآن تو یہ فرماتا ہے کہ اہل کتاب عہد شکنی کرتے ہیں اور اس وجہ سے ہم نے ان کے دل سخت کر دیئے ہیں وہ خدا کے کلام میں تحریف کرتے ہیں اور بہت سی نصیحت جو ان کو کی گئی تھی اس کو وہ بھلا بیٹھے ہیں ۔ (اگرچہ جیسا کہ آجکل خوب ظاہر ہے) ان کی کلام الٰہی میں تحریف جو سراسر خیانت کے طور پر ہے مخفی نہیں رہے گی اور اہل کتاب میں سے تھوڑے ہی ہیں جو اس گناہ سے بچے ہوئے ہیں بہرحال فرماتا ہے آپ ان سے عفو سے کام لیں اور درگذر کریں کیونکہ اللہ ایسے محسنون کو پسند فرماتا ہے آج کل کے یہ علماء مسلمانوں کے قتل عام کی تحریک کرتے ہیں جبکہ یہ آیت سخت دل اہل کتاب سے عفو اور درگذر کی تعلیم دیتی ہے ۔

.......................(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

مجلس شوریٰ جب کوئی بھی منصوبہ بندی کرتی ہے تو ممبران شوریٰ کی مختلف آراء سامنے آتی ہیں اور پھر ایک رائے قائم ہوتی ہے یا ممبران کی اکثریت کی ایک رائے قائم ہوتی ہے اور پھر اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز ہو کر خلیفہ وقت کے پاس منظوری کے لئے بھجوایا جاتا ہے اور جب منظوری ہو جاتی ہے تو اس پر اپنی تمام تر صلاحیتوں اور طاقتوں کے ساتھ عمل درآمد کرنا اور کروانا ممبران مجلس شوریٰ کی بھی ذمہ داری ہے اور ہر سطح کے جماعتی عہدیداران کی بھی ذمہ داری ہے۔

تبلیغ کے کام کو بہتر کرنے یا اسے وسعت دینے کے لئے جو تجویز مجلس شوریٰ برطانیہ میں زیر بحث آئی اور اس پر فیصلے ہوئے یا دنیا کے کسی بھی ملک میں اس پر مشورے ہوئے اور خلیفہ وقت سے منظوری کے بعد عمل درآمد کے لئے جماعتوں کو بھجوائے گئے۔ اس پر عمل درآمد کرنے اور کروانے کے لئے ہر ممبر مجلس شوریٰ اور ہر سطح کے عہدیداران کو اب بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ صرف یہ نہ سمجھیں کہ کیونکہ تبلیغ سے متعلق ایک تجویز ہے اس لئے صرف سیکرٹری تبلیغ ہی اس کا ذمہ دار ہے کہ کام کرے یا اگر کوئی تجویز کسی بھی دوسرے شعبہ سے متعلق ہے تو متعلقہ سیکرٹری ذمہ دار ہے۔

کوئی بھی عہدیدار ہو کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ میں حصہ لے سکتا ہے اور اگر عہدیدار حصہ لے رہے ہوں تو افراد جماعت کے سامنے نمونے قائم ہو رہے ہوں گے اور بہت سے احمدی ایسے ہوں گے جو بغیر کہے، بغیر خاص توجہ دلائے خود بخود ان نمونوں کو دیکھ کر اس لائحہ عمل کو پورا کرنے کے لئے اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش میں شامل ہو جائیں گے۔

نیشنل سیکرٹری تبلیغ کا کام ہے کہ جو لائحہ عمل بھی بنایا گیا ہے یہ ہر مقامی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ تک پہنچنا چاہئے اور پھر اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ اس لائحہ عمل کا افراد جماعت سے متعلقہ حصہ جو ہے اور جو حصہ انتظامی نہیں ہے بلکہ افراد جماعت سے تعلق رکھتا ہے وہ وہاں کی جماعت کے ہر فرد تک پہنچ جائے۔

سورۃ النحل آیت 126 کی نہایت پُرمعارف تفسیر۔ اس آیت کریمہ کی روشنی میں کامیاب تبلیغ کے لئے رہنما اصولوں کا تذکرہ اور اس حوالہ سے افراد جماعت کو اہم نصائح

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو بات بیان فرمائی وہ حکمت کے ساتھ تبلیغ ہے۔ حکمت کے بڑے وسیع معنی ہیں اور کامیاب تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ ان معانی کا ہمیں علم ہوتا کہ ہم اپنی تبلیغ میں ان باتوں کو مدّنظر رکھیں۔

ہمیں اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں ایک تسلسل پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ سال میں ایک یا دو دفعہ عشرہ تربیت منا لیا، عشرہ تبلیغ منا لیا، لٹریچر سڑکوں پہ کھڑے ہو کر تقسیم کر دیا اور سمجھ لیا کہ تبلیغ کا حق ادا ہو گیا۔

داعیانِ خصوصی کو بھی صرف نام کے داعیانِ خصوصی بن کر نہیں بلکہ زیادہ وقت دے کر تبلیغ کے اس میدان میں اب آنا چاہئے۔

تبلیغ کے لئے بھی پہلے اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جب انسان ایک سچے مسلمان کا نمونہ بن جائے تو پھر سوال ہی نہیں کہ لوگوں کی توجہ پیدا نہ ہو۔ وہ نمونہ دیکھ کر ہی لوگ توجہ پیدا کر دیتے ہیں اور اس طرح باقاعدہ تبلیغ سے پہلے تبلیغ کے راستے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 08 ستمبر 2017ء بمطابق 08 تبوک 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔ (النحل:126)۔ اس آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہے سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

دنیا کے کئی ممالک کی جماعتوں نے اپنی مجالس شوریٰ میں اس تجویز کو رکھا اور اس پر بڑی اچھی بحث کی اور ہر جماعت کی مجلس شوریٰ نے اپنا لائحہ عمل بھی تجویز کیا کہ کس طرح ہم تبلیغ کے کام کو اور اسلام کا حقیقی پیغام اپنے ملک کے ہر طبقہ میں پہنچانے کے کام کو وسعت دے سکتے ہیں یا اسے بہتر بنیادوں پر قائم کر سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ برطانیہ نے بھی اس سال اپنی مجلس شوریٰ کے ایجنڈے میں اس تجویز کو رکھا ہوا تھا۔ اس پر مجلس شوریٰ نے بڑی سیر حاصل بحث کی اور بحث کر کے اپنا لائحہ عمل تجویز کر کے مجھے

منظوری کے لئے بھجوایا۔ لیکن ہمیں ہمیشہ یادرکھنا چاہئے کہ چاہے یہ تبلیغ کے کام کے لئے منصوبہ بندی ہے یا کسی اور کام کی منصوبہ بندی۔ مجلس شوریٰ جب کوئی بھی منصوبہ بندی کرتی ہے، تو ممبران شوریٰ کی مختلف آراء سامنے آتی ہیں اور پھر ایک رائے قائم ہوتی ہے یا ممبران کی اکثریت کی ایک رائے قائم ہوتی ہے اور پھر اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز ہو کر خلیفہ وقت کے پاس منظوری کے لئے بھجوایا جاتا ہے اور جب منظوری ہو جاتی ہے تو اس پر اپنی تمام تر صلاحیتوں اور طاقتوں کے ساتھ عمل درآمد کرنا اور کروانا ممبران مجلس شوریٰ کی بھی ذمہ داری ہے اور ہر سطح کے جماعتی عہدیداران کی بھی ذمہ داری ہے۔

پس تبلیغ کے کام کو بہتر کرنے یا اسے وسعت دینے کے لئے یہ جو تجویز مجلس شوریٰ برطانیہ میں زیر بحث آئی اور اس پر فیصلے ہوئے یا دنیا کے کسی بھی ملک میں اس پر مشورے ہوئے اور خلیفہ وقت سے منظوری کے بعد عمل درآمد کے لئے جماعتوں کو بھجوائے گئے۔ اس پر عمل درآمد کرنے اور کروانے کے لئے ہر ممبر مجلس شوریٰ اور ہر سطح کے عہدیداران کو اب بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ صرف یہ نہ سمجھیں کہ کیونکہ تبلیغ سے متعلق ایک تجویز ہے اس لئے صرف سیکرٹری تبلیغ ہی اس کا ذمہ دار ہے کہ کام کرے یا اگر کوئی تجویز کسی بھی دوسرے شعبہ سے متعلق ہے تو متعلقہ سیکرٹری ذمہ دار ہے۔ یقیناً اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے متعلقہ سیکرٹریان ہی ذمہ دار ہیں لیکن خاص طور پر تبلیغ اور تربیت کے شعبے ایسے ہیں کہ اس میں جماعت کے ہر عہدیدار کا، ہر سطح کے عہدیدار کا شامل ہونا اور اپنا نمونہ دکھانا ضروری ہے۔

اس وقت مَیں چونکہ تبلیغ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں اس لئے اس حوالے سے مَیں ہر عہدیدار کو توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ وہ اپنے سیکرٹریان تبلیغ سے اس تجویز پر جماعتوں میں عمل درآمد کروانے کے لئے مکمل تعاون کریں۔ خود اس کا حصہ بن کر افراد جماعت کے لئے اپنا نمونہ پیش کریں۔ کوئی بھی عہدیدار ہو کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ میں حصہ لے سکتا ہے اور اگر عہدیدار حصہ لے رہے ہوں تو افراد جماعت کے سامنے نمونے قائم ہو رہے ہوں گے اور بہت سے احمدی ایسے ہوں گے جو بغیر کہے، بغیر خاص توجہ دلائے خود بخود ان نمونوں کو دیکھ کر اس لائحہ عمل کو پورا کرنے کے لئے اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش میں شامل ہو جائیں گے۔ بعض سیکرٹریان کے پاس ویسے بھی اپنے شعبہ کا اتنا کام نہیں ہوتا۔ وہ زیادہ وقت بھی دے سکتے ہیں۔ صرف نیت اور ارادے کی ضرورت ہے۔ بہرحال نیشنل سیکرٹری تبلیغ کا کام ہے کہ جو لائحہ عمل بھی بنایا گیا ہے یہ ہر مقامی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ تک پہنچنا چاہئے اور پھر اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ اس لائحہ عمل کا افراد جماعت سے متعلقہ حصہ جو ہے اور جو حصہ انتظامی نہیں ہے بلکہ افراد جماعت سے تعلق رکھتا ہے وہ وہاں کی جماعت کے ہر فرد تک پہنچ جائے۔

لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے جو ہماری رہنمائی فرمائی ہے اسے سمجھیں اور اس کے مطابق ہر سیکرٹری تبلیغ عمل کرے۔ ہر عہدیدار عمل کرے۔ داعیانِ خصوصی عمل کریں۔ داعیانِ خصوصی کا مَیں نے خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ ان لوگوں نے خود اپنے آپ کو پیش کیا ہے کہ ہم باقی افراد جماعت کی نسبت زیادہ وقت تبلیغ کے لئے دیں گے۔ وہ اگر اپنا وقت بھی دیں اور علم بھی ہو لیکن ان باتوں کی طرف توجہ نہیں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں تو پھر اس میں وہ برکت نہیں پڑ سکتی، بہتر نتائج نہیں نکالے جا سکتے جو نکل سکتے ہیں۔

بہرحال اللہ تعالیٰ نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے اس میں سب سے پہلے حکمت ہے۔ پھر **موعظة الحسنه** ہے۔ یعنی اچھی نصیحت۔ پھر فرمایا بحث میں ایسی دلیل استعمال کرو جو بہترین ہو۔ آجکل کے نام نہاد علماء نے اور دہشتگرد گروہوں اور تنظیموں نے اپنے جنونی پن اور بغیر حکمت، عقل اور بے دلیل باتوں سے اسلام کو اس قدر بدنام کر دیا ہے کہ غیر مسلم دنیا سمجھتی ہے کہ اسلام حکمت سے عاری اور دلائل سے عاری مذہب ہے اور بے عقلوں اور بیوقوفوں کا مذہب ہے۔ نعوذ باللہ۔ اور صرف شدّت پسندی ہی اس کی تعلیم ہے۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق تبلیغ کرنی اور تبلیغی رابطے کرنے ہر احمدی کی ایک بہت اہم ذمہ داری ہے۔ پس اس اہمیت کو سب سے پہلے تو ہر سطح کے عہدیداروں کو سمجھنا چاہئے۔ گزشتہ ایک دو سال میں ان شدت پسندوں اور بعض علماء کے عمل نے اسلام کو اتنا بدنام کر دیا ہے اور اس پر میڈیا نے بھی ان باتوں کو اتنا اچھالا ہے کہ گزشتہ دنوں یہاں ایک سروے ہوا جس میں اسلام کے شدت پسند اور ظالم مذہب ہونے اور مسلمانوں کے ناپسندیدہ ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو اکثریت نے یہی جواب دیا کہ اسلام بڑا شدت پسند مذہب ہے اور مسلمان ناپسندیدہ لوگ ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے ملک میں مسلمان رہیں اور ملک کے لئے یہ لوگ نقصان دہ ہیں۔ جبکہ چند سال پہلے یہ سروے ہوا تھا تو اس کے نتائج بالکل الٹ تھے اور اکثریت اُس وقت مسلمانوں کو اچھا سمجھتی تھی۔ پس ایسے حالات میں ہمیں اندازہ ہو جانا چاہئے کہ کس قدر محنت کے ساتھ ہمیں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق تبلیغ کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو بات بیان فرمائی وہ حکمت کے ساتھ تبلیغ ہے۔ یہ حکمت کیا چیز ہے؟ حکمت کے بڑے وسیع معنی ہیں اور کامیاب تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ ان معانی کا ہمیں علم ہوتا کہ اپنی تبلیغ میں ان باتوں کو ہم مدّنظر رکھیں۔

حکمت کے ایک معنی علم کے ہیں۔ تبلیغ کرنے کے لئے علم بھی ہونا چاہئے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں ان کو تو بہانہ مل گیا کہ ہمارے پاس علم نہیں ہے اس لئے ہم تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اس زمانے میں یہ بہانہ بھی کوئی بہانہ نہیں ہے۔ ہمیں علمی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے دلائل سے لیس کر دیا ہے اور جماعتی لٹریچر میں اس علم کو مہیا کر دیا گیا ہے کہ معمولی سی کوشش بھی کافی حد تک علمی مضبوطی عطا کر دیتی ہے۔ پھر سوال و جواب کی صورت میں آڈیو ویڈیو مواد موجود ہے۔ پھر ویب سائٹس ہیں۔ بہت سے لوگ جب ان کو پیغام پہنچایا جائے تو ان میں سے بعض غیر کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس اس وقت لمبی بحث کا وقت نہیں ہے۔ انہیں پمفلٹ بھی دیئے جا سکتے ہیں اور ویب سائٹس کے پتے بھی دے دیں تو جو دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ بہت سارے ایسے ہیں جو دلچسپی رکھتے ہیں جس کا ان کے پاس فوری وقت نہیں ہوتا لیکن بعد میں معلومات لے لیتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے مجھے خود بتایا کہ انہوں نے اس طرح معلومات لیں۔ پس ایک تو پہلے اپنا علم بڑھانے کی ضرورت ہے تا کہ جن سے علمی گفتگو ہونی ہے ان سے اس طریق سے بات کی جائے جس کے معیار پر وہ پورا اترتے ہیں۔ دوسرے یہ پتا ہونا چاہئے کہ اس وقت ہمارے لٹریچر اور ویب سائٹ میں کہاں یہ علمی جواب اور مواد میسر ہے۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں سے اور خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے والوں سے ان کی سوچ کے مطابق، ان کے خیالات کے مطابق، ان کے دلائل کے مطابق پھر ہمیں دلیلیں دینی ہوں گی۔

پھر حکمت کے معنی یہ بھی ہیں کہ پختہ اور پکّی بات ہو (اقرب الموارد زیر مادہ ’’حکم‘‘)۔ ایسی دلیل ہو جو خود مضبوط ہو، نہ کہ اس دلیل کو ثابت کرنے کے لئے ہمیں اَور دلیلیں دینی پڑیں اور پھر ان کو مزید ثابت کرنا پڑے۔ پس لمبی بحثوں میں پڑنے کی بجائے جائزہ لے کر، اعتراض دیکھ کر پھر ان کو ٹھوس دلیل سے رد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہ بھی پھر شعبہ تبلیغ کا کام ہے کہ اپنے حالات کے مطابق ایسے اعتراض اور ان کے ردّ کی دلیلیں یکجا کر کے، ایک جگہ جمع کر کے پھر جماعتوں کو مہیا کریں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اعتراضوں کے ردّ کی علمی اور ٹھوس اور پختہ دلیلیں میسر ہو سکیں۔

پھر حکمت کا ایک مطلب عدل بھی ہے۔ اگر بحث ہو رہی ہے تو دوسروں پہ ایسے اعتراض نہیں کرنے چاہئیں جو الٹ کر ہم پر بھی پڑ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تربیت اور لٹریچر کی وجہ سے اور خلفاء کے لٹریچر کی وجہ سے عام طور پر ایسی صورت نہیں ہوتی۔ لیکن عام دوسرے مسلمان جو ہیں یا دوسرے مذاہب کے لوگ جو ہیں ان میں یہ بات نظر آ جاتی ہے۔ مسلمان جو ہمارے خلاف ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسے اعتراض کر دیتے ہیں جو باقی انبیاء پر بھی پڑ سکتے ہیں۔ بعض بڑے بڑے لوگ ہیں جو اپنے زعم میں اپنے آپ کو عالم سمجھتے ہیں وہ ایسے اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کرتے ہیں جو دوسرے انبیاء پر بھی پڑتے ہیں۔ پس اس بارے میں بھی شعبہ تبلیغ کو یہ اعتراض اور جواب اکٹھے کرنے چاہئیں اور جماعتوں کو مہیا کرنے چاہئیں اور یہ باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ہو رہی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وہ اعتراض کئے جاتے ہیں جو دوسروں پر بھی پڑ رہے ہیں۔ ان کے اپنے دین پر بھی پڑ رہے ہیں اور اس وقت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ان اعتراضات کے جواب ان پر الٹائے ہیں۔ انہی کے لٹریچر سے یا انہی کے صحیفوں سے غیر مذہبوں کو یا مسلمانوں کو بھی بتایا کہ تم جو اعتراض کرتے ہو وہ اصل میں اعتراض نہیں۔ یہ اعتراض تو کافروں کی طرف سے اسلام پر بھی اس طرح ہی کئے گئے تھے۔

شعبہ تبلیغ کو جیسا کہ مَیں نے کہا چند ایسے اعتراض بھی چھوٹے پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے جماعتوں کو مہیا کرنے چاہئیں۔ اگر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو تبلیغ کے کام میں لگانا ہے تو یہ محنت اس شعبہ کو کرنی پڑے گی۔ خرچ بھی کرنا پڑے گا۔

اسی طرح حکمت کے معنی حلم اور نرمی کے بھی ہیں۔ پس تبلیغ میں نرمی اور عقل سے کام لینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ غصّہ اور تیزی میں بات کرنے سے دوسروں پر منفی اثر پڑتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ دلیل کوئی نہیں اس لئے غصّہ میں جواب دیا جا رہا ہے۔ جو غصہ دکھائے اس کے ساتھ بھی نرمی سے بات کرنی چاہئے۔ اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرنے والوں کو نام نہاد علماء کے غصہ اور شدت پسندی نے ہی موقع دیا ہوا ہے کہ وہ اعتراض کریں۔ ورنہ اگر آرام سے بات کی جاتی تو بہت سارے ایسے اعتراض ہیں جو ویسے ہی ختم ہو جاتے۔

پھر حکمت کے ایک معنی نبوت کے بھی ہیں۔ پس اس کی رُو سے بحث کرنے اور دلائل دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں قرآن کریم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس کے دلائل اور اس کی تعلیم کے مطابق تبلیغ کرنی چاہئے۔ اسلام پر اعتراض کرنے والوں یا اعتراض کرنے والے لوگوں سے متأثر

ہونے والوں کے سامنے مَیں نے دیکھا ہے کہ جب قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں بات کی جائے تو ان پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

پھر اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جہالت سے روکنا۔ پس ایسے طریق سے بات کرنی چاہئے جو دوسرے کو آسانی سے سمجھ آجائے اور اس کی جہالت کو دُور کرنے والی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں کے فہم و اِدراک کے مطابق ان سے بات کیا کرو۔

(کنز العمال جلد 10 کتاب العلم من قسم الاقوال صفحہ 105 حدیث 29468 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

پھر اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ حق کے مطابق اور موافق بات کرنی چاہئے۔ ہمیشہ سچی اور واقعات کے مطابق بات کرنی چاہئے۔ یہ نہیں کہ دوسرے کو متأثر کرنے کے لئے حقائق و واقعات سے ہٹ کر بات کی جائے۔ ایسی باتیں جو حقائق اور واقعات کے خلاف ہوں پھر غلط اثر ڈالتی ہیں کیونکہ کسی نہ کسی وقت میں اصل بات ظاہر ہوجاتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ سچی اور حقائق کے مطابق بات کرنی چاہئے۔

پھر حکمت موقع اور محل کے مناسب اور مطابق بات کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی اگر یہ خیال ہو کہ ایک دلیل سے مخالف میں غصہ پیدا ہونے اور اس کے چِڑنے کا خطرہ ہے اور پھر بجائے تبلیغی گفتگو کے لڑائی جھگڑے اور فاصلے بڑھنے کا خطرہ ہے تو پھر ایسی دلیل سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اس بات سے اجتناب کرنا چاہئے اور پھر ایسی بات کرنی چاہئے اور ایسی دلیل دینی چاہئے جو برمحل بھی ہو اور دوسرے کے مزاج کے مطابق ہو اور فاصلے بڑھانے کی بجائے قریب لانے کا باعث ہو۔ بعض لوگ ایک مجلس میں ایک بات کرتے ہیں دوسرا وہ بات سنتا ہے اور اچھا اثر لیتا ہے لیکن اس وقت بات کر کے پھر یہ سوچ کر چپ ہو جانے کی بجائے کہ کبھی موقع ملا تو اس مجلس میں دوبارہ اپنی بات کریں، پھر اس شخص کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور بار بار اس کی باتوں کو دہراتے ہیں یا اس کو قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آج قائل کر کے اٹھنا ہے۔ تم نے قائل ہو کر ہی اٹھنا ہے جس سے پھر دوسرا چِڑ جاتا ہے اور قریب آیا ہوا بھی دُور ہو جاتا ہے اور پہلی بات کا جو اثر ہوا ہوتا ہے وہ بھی زائل ہو جاتا ہے۔ اس لئے موقع و محل اور مزاج شناسی بھی تبلیغ کے لئے بہت ضروری ہے اور یہ بات اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ تبلیغ میں جہاں مستقل مزاجی ضروری ہے وہاں ذاتی رابطوں کے بڑھانے کی بھی ضرورت ہے۔ ذاتی رابطوں سے ہی دوسرے کی مزاج شناسی ہوسکتی ہے۔

پس ہمیں اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں ایک تسلسل پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ سال میں ایک یا دو دفعہ عشرہ تربیت منا لیا، عشرہ تبلیغ منا لیا، سڑکوں پہ کھڑے ہو کر لٹریچر تقسیم کر دیا اور سمجھ لیا کہ تبلیغ کا حق ادا ہو گیا۔

آجکل یہاں اسائلم لینے والے بہت سے لوگ مختلف عمروں کے آئے ہوئے ہیں۔ بعض صحت منداور جوان ہیں۔ بعض ذرا بڑی عمر کے ہیں اور جب تک ان کے کیسوں کا فیصلہ نہیں ہو جاتا اکثر ان کے پاس وقت ہے اور اکثر وقت وہ فارغ رہتے ہیں۔ پس ایسے تمام لوگوں کو اپنی صحت و عمر کے لحاظ سے تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔ لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے کم یا زیادہ وقت دینا چاہئے۔ زبان نہیں آتی تو لٹریچر لے جائیں، کیسٹس لے جائیں۔ اگر سڑکوں پر لٹریچر تقسیم کرنا ہے تو پھر تقسیم کا مستقل ایک پروگرام رہنا چاہئے اور یہ اسائلم لینے والے اس کے لئے استعمال ہوسکتے ہیں۔ ثواب بھی ہے۔ نیکی بھی ہے اور تبلیغ کا فریضہ بھی ادا ہو جائے گا اور اسی برکت سے شاید ان کے کیس بھی جلدی پاس ہو جائیں۔ بہرحال مستقل تبلیغ کے لئے یہ ہدایات جو ہیں تبلیغ کے شعبہ کی طرف سے ان کو جانی چاہئیں اور لٹریچر مہیا ہونا چاہئے اور پھر اس پر عمل درآمد ہو اور اس طرز پر باتیں ہونی چاہئیں جو حکمت کے معنوں میں بتائی گئی ہیں۔ ان میں عہدیداروں کو بھی شامل ہونا چاہئے اور پرانے رہنے والوں کو بھی شامل ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ صرف اسائلم سیکرز کے لئے میں نے کہہ دیا تو وہی شامل ہوں۔ داعیانِ خصوصی کو بھی صرف نام کے داعیانِ خصوصی بن کر نہیں بلکہ زیادہ وقت دے کر تبلیغ کے اس میدان میں اب آنا چاہئے۔ دنیا کے جو حالات ہیں ان میں اب ہمیں کھل کر سب کو بتانا ہو گا کہ یہ حالات تمہارے دنیا داری میں ڈوبنے کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف آؤ اور سچے دین کی تلاش کرو۔ **موعظۃ الحسنۃ** کا جو تبلیغ کا حکم ہے وہ حکمت سے تبلیغ کے معنوں میں بھی آ گیا۔ یعنی نرمی اور دل پر اثر کرنے والے انداز میں تبلیغ کی جائے۔

پس اللہ تعالیٰ نے حکمت اور اچھی نصیحت اور ٹھوس دلیل کے ساتھ جو تبلیغ کا حکم دیا ہے اس کے مطابق چلنا ہمارا کام ہے اور مستقل مزاجی کے ساتھ اسے کرتے چلے جانا ہمارا کام ہے۔ اس کے نتائج اللہ نے فرمایا کہ مَیں نے پیدا کرنے ہیں۔ کس نے گمراہی میں بھٹکتے رہنا ہے اور کس نے ہدایت پانی ہے، یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ ایک دوسری جگہ یہ بھی فرمایا کہ تم زبردستی کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے ہاں تمہارا کام تبلیغ کرنا ہے۔ پیغام پہنچانا ہے۔ حق کا پیغام دنیا کے ہر شخص تک پہنچانا ہے۔ اسلام کی خوبیوں اور خوبصورت تعلیم کو دوسروں پر ظاہر کرنا ہے۔ وہ کئے جاؤ۔ انسان عالم الغیب نہیں ہے کہ کہے کہ بجائے وقت ضائع کرنے کے میں اس کے پاس ہی جا کر پیغام حق پہنچاؤں جس پر اثر ہونا ہے۔ یہ تو انسان کو نہیں پتا کس پر اثر ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں یہ علم دیا ہی نہیں گیا کہ کس پر اثر ہونا ہے اور کس پر نہیں ہونا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہم نتائج کے بارے میں ذمہ دار نہیں ہیں کہ کیوں اس کے مثبت نتائج نہیں نکلے۔ کیوں سوفیصد لوگ ہمارے پیغام سے متأثر ہو کر اسلام کو قبول کرنے والے نہیں بنے۔ ہمارے سے اگر پوچھا جائے گا تو صرف اتنا جو اللہ تعالیٰ نے ہم سے پوچھنا ہے کہ کیا ہم نے پیغام پہنچایا؟ یا پھر کیوں ہم نے اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کیا؟ اور کیوں اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے نہیں کیا؟ کس نے ہدایت پانی ہے اور کس نے ہدایت نہیں پانی، یہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اگر ہم اپنا فرض پورا کر رہے ہیں تو مرنے کے بعد دنیا کم از کم اللہ تعالیٰ کو یہ نہیں کہہ سکتی کہ ہمیں تو اسلام کا پیغام ملا ہی نہیں تھا اور اگر ہمیں اسلام کا پیغام نہیں ملا تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔

بعض لوگ پیغام سنتے ہیں، سمجھتے ہیں لیکن پھر بدقسمتی سے کوئی روک ان کے آڑے آجاتی ہے اور قبول نہیں کرتے۔ ابھی دو دن پہلے ہی یورپ کے ایک ملک کے مبلغ نے مجھے لکھا کہ فلاں فلاں صاحب جو آپ کو ملے تھے، جرمنی میں جلسہ پر بھی شامل ہوئے تھے، تبلیغ اور پورے ماحول کا اس پر بہت اچھا اثر ہے۔ کئی دفعہ بیعت کرنے کا اس نے ارادہ کیا ہے پھر کوئی روک آڑے آجاتی ہے۔ اب یہ تو اللہ تعالیٰ کو پتا ہے کہ اسے قبولیت کی توفیق ملنی ہے یا نہیں ملنی لیکن ہم نے بہرحال اپنا فرض پورا کر دیا۔ اسے اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس کروا دیا۔

پھر تبلیغ کے ضمن میں ایک بات یہ بھی ہے بعض لوگ پوچھتے ہیں، سوال کرتے ہیں کہ تبلیغ کر کے تم نے کتنے احمدی بنا لئے؟ اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ خود مسلمان تمہیں مسلمان نہیں سمجھتے۔ اور پھر یہ بھی کہ کتنا عرصہ لگے گا اس طرح اسلام کی تعلیم پھیلنے میں جس طرح تم لوگ تبلیغ کرتے ہو اور اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہو؟ اور پھر یہ بھی ساتھ تسلیم کرتے ہیں کہ بظاہر تمہاری باتیں عقل اور حکمت والی بھی ہیں۔ مجھ سے بھی کئی لوگوں نے پوچھا اور مختلف جگہوں پر پوچھتے ہیں۔ ابھی جرمنی کے سفر میں بھی ایک جرنلسٹ نے پوچھا تھا۔ تو ہمیشہ ہمارا یہی جواب ہوتا ہے کہ ہمیں تبلیغ کرنے کا، پیغام پہنچانے کا حکم ہے۔ اس سے ہم پیچھے ہٹنے والے نہیں اور نہ ہم نے ہٹنا ہے۔ ہم اپنا کام کئے جائیں گے۔ کس نے ہدایت پانی ہے اور کس نے نہیں پانی، یہ تو اللہ تعالیٰ کو پتا ہے۔ ہمارے سپرد جو کام ہے وہ ہم نے کرنا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا یہ بھی وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول غالب آئیں گے۔ انشاء اللہ۔ اس لئے ہم اس امید پر قائم ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن اکثریت ہماری ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس آیت کی وضاحت میں جو میں نے تلاوت کی تھی بعض جگہ ارشادات فرمائے ہیں۔ چنانچہ اپنے بارے میں یہ بیان فرماتے ہوئے کہ کس طرح بعض اوقات مخالفین اسلام نے آپ کے جذبات کو انگیخت کرنے کی کوشش کی لیکن اس کے باوجود آپ نے اس آیت پر عمل کرتے ہوئے کس طرح امن کو برباد ہونے اور جھگڑے کو بڑھانے سے روکنے کے لئے اپنا رویّہ دکھایا۔ آپ اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"خدا جانتا ہے کہ کبھی ہم نے جواب کے وقت نرمی اور آہستگی کو ہاتھ سے نہیں دیا"۔ (یعنی یہ کبھی نہیں ہوا کہ نرمی اور نرم زبان کو چھوڑیں) "اور ہمیشہ نرم اور ملائم الفاظ سے کام لیا ہے" فرمایا کہ "بجز اس صورت کے کہ بعض اوقات مخالفوں کی طرف سے نہایت سخت اور فتنہ انگیز تحریریں پا کر کسی قدر سختی مصلحت آمیز اس غرض سے ہم نے اختیار کی"۔ (بعض دفعہ سختی کی کیونکہ مخالفین جو علمائے سُوء ہیں یا جو شر میں بڑھنے والے لیڈر ہیں وہ بڑھ جاتے ہیں جو عوام کو بھی ورغلاتے ہیں۔ اس لئے سختی انہی کے جواب میں ہے۔ جو تحریروں میں انہوں نے لکھا اسی طرح کی سختی کی۔ اسی طرح کی تحریریں لکھیں) "کہ تا قوم اس طرح سے اپنا معاوضہ پا کر وحشیانہ جوش کو دبائے رکھے۔" (اور یہ بھی اس لئے کہ اگر مسلمانوں کے خلاف ہے تو سختی سے یہی جواب دیا جا سکتا ہے جو دے دیا اور اس سے زیادہ جوش دکھانے کی ضرورت نہیں اور وحشیانہ حالت طاری کرنے کی ضرورت نہیں تا کہ دنگا اور فساد ہو) فرمایا "اور یہ سختی نہ کسی نفسانی جوش سے اور نہ کسی اشتعال سے بلکہ محض آیت وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ (النحل:126) پر عمل کر کے ایک حکمت عملی کے طور پر استعمال میں لائی گئی۔" اس وقت بعض دفعہ یہ سختی بھی کرنی پڑتی ہے تو وہ بھی اس آیت کے نیچے ہی آتا ہے اور حکمت عملی کے طور پر اسے استعمال کیا گیا کہ ایسی بات کرو جو صحیح ہو، موقع کی مناسبت سے ہو اور اس سے اس وقت مخالف کو اس طرز کا جواب دینا ہی ضروری ہو اس لئے بعض دفعہ سختی بھی ہو جاتی ہے لیکن عموماً نرمی ہی دکھانی ہے۔ فرمایا کہ اس آیت پر عمل کر کے ایک حکمت عملی کے طور پر استعمال میں لائی گئی "اور وہ بھی اس وقت کہ مخالفوں کی توہین اور تحقیر اور بدزبانی انتہا تک پہنچ گئی اور ہمارے سید و مولیٰ، سرورِ کائنات، فخرِ موجودات کی نسبت ایسے گندے اور پُرشر الفاظ ان لوگوں نے استعمال کئے کہ قریب تھا کہ ان سے نقص امن پیدا ہو تو اس وقت ہم نے اس حکمت عملی کو برتا۔"

(البلاغ، (فریاد درد) روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 385)

پس جہاں ایسی صورتحال ہو وہاں جادلھم بالتی ھی احسن کا مطلب یہ بن جاتا ہے کہ اسی حکمت عملی پر چلتے ہوئے جو دوسرا استعمال کر رہا ہے تھوڑا سا سختی سے بھی جواب دیا جائے۔ پس اصل مقصد یہ ہے اور وہ بھی اس لئے کہ فتنہ وفساد رکے۔ پس فتنہ وفساد روکنا اصل مقصد ہے اور پیغام کو صحیح طور پر پہنچانا بھی۔ یہ چیزیں ضروری ہیں۔ آپ نے کبھی وہ راستہ اختیار نہیں کیا جو مخالفین نے کیا تھا۔ اس کے بجائے آپ نے یہ بھی کہا کہ حکومت اور قانون کی پابندی ضروری ہے اور فساد پھیلنے سے روکنے کے لئے دلائل سے ہی آپ نے بات کی اور قانون کی مدد لی۔ اور بہر حال جہاں غیرت دکھانا ضروری ہے وہاں آپ نے غیرت بھی دکھائی۔

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ''آیت جَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنہ کر کے خلافِ واقعہ بات کی تصدیق کر لیں۔ کیا ہم ایسے شخص کو جو خدائی کا دعویٰ کرے اور ہمارے رسول کو پیشگوئی کے طور پر کذّاب قرار دے'' (نعوذ باللہ) ''اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو رکھے، راستباز کہہ سکتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا مجادلۂ حسنہ ہے؟ ہر گز نہیں۔ بلکہ منافقانہ سیرت اور بے ایمانی کا ایک شعبہ ہے''۔ (تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 305 حاشیہ)

پس ان چیزوں کا فرق بھی ہمیشہ اس لئے ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ مداہنت نہ ہو جائے کہ ہم نے تبلیغ کرنی ہے۔ اگلے کو بات سنانی ہے تو اس حد تک نہ ہم چلے جائیں کہ غیرت ہی بالکل ختم ہو جائے۔ ہاں جھگڑا اور فساد نہیں کرنا۔ لیکن ایک حد تک بعض دفعہ انہی کے الفاظ کو ان پر الٹانا بھی پڑتا ہے۔ پس جہاں مخالفین حد سے زیادہ اعتراض میں بڑھ جائیں یا ان کی باتیں ایسی ہو جائیں کہ جو حد سے زیادہ دریدہ دہنی اور گندے الفاظ ہوں تو وہاں بعض دفعہ فتنے کو روکنے کے لئے جواب دینا پڑتا ہے۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا کہ نرمی کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا کہ مداہنہ کر کے اتنا ڈر جاؤ کہ ہاں میں ہاں ملانے لگ جاؤ اور جو خلاف واقعہ بات ہے اس کی تصدیق کی جائے۔ حکمت بہر حال ضروری ہے۔ نرمیٔ زبان اور اخلاق بھی ضروری ہیں لیکن غلط بات کو غلط کہنا بھی ضروری ہے۔

پس اس بات کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حکمت کا مطلب بزدلی نہیں ہے یا اپنے قریب لانے کے لئے غلط بات کی تصدیق کرنا نہیں ہے۔ مثلاً آجکل دنیا داروں نے آزادی کے نام پر ایسے قانون بنا دیئے ہیں جن کی شریعت ہر گز اجازت نہیں دیتی اور اگر ان کے خلاف کوئی بات کرے تو کہتے ہیں کہ یہ احمدی بھی اپنے آپ کو شدت پسندی سے دور رہنے والا کہتے ہیں اور اس کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم شدت پسند نہیں ہیں لیکن بعض معاملات میں یہ بھی شدت پسند ہیں اور مثال وہ یہ دیتے ہیں کہ جیسے عورتوں سے ہاتھ ملانے کا معاملہ ہے یا ہم جنسی کا معاملہ ہے۔ ابھی جرمنی میں مجھ سے بعض نے سوال کئے اور میرے جواب پر کچھ نے منفی تبصرہ بھی ہمارے خلاف کیا لیکن اکثریت کو سمجھ بھی آ گئی کہ کیا حقیقت ہے۔ ہمیں لڑنے کی ضرورت نہیں لیکن جو چیز غلط ہے اسے ہم نے بہر حال غلط کہنا ہے۔

گزشتہ دنوں یہاں یوکے (UK) کے ایک سیاسی پارٹی کے ممبر جن کے بارے میں مشہور ہو گیا تھا کہ وہ پارٹی لیڈر بننے کے لئے کھڑے ہوں گے انہوں نے اعلان کیا کہ وہ پارٹی لیڈر بننے کے لئے کھڑے نہیں ہو سکتے کیونکہ ایک تو وہ ہم جنسی کے خلاف ہیں اور دوسرے abortion کے خلاف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ ان کے خلاف ہمارے معاشرے میں سننے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ جہاں تک ہم جنسی کا سوال ہے قرآن میں بھی اور بائبل میں بھی، دونوں کتابوں میں قومی طور پر اس برائی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کا ذکر ہے۔ لیکن abortion بعض حالات میں ہم تو جائز سمجھتے ہیں۔ بہر حال ان کا اپنا نظریہ تھا کہ وہ نہیں سمجھتے۔

اسی طرح ایک اور سیاسی پارٹی کے لیڈر نے چند مہینے ہوئے اپنی پارٹی کی سربراہی سے اس لئے استعفیٰ دے دیا کہ وہ ہم جنسی کے خلاف تھے اور انہوں نے کہا کہ اس وجہ سے مَیں اپنے ایمان اور سیاست کے درمیان تقسیم ہو کے رہ گیا ہوں اس لئے بہتر ہے کہ مَیں اپنے ایمان کو بچانے کے لئے پارٹی لیڈرشپ سے علیحدہ ہو جاؤں۔

پس اگر یہ لوگ جو دنیا دار ہیں اور جن کا دین بھی اپنی اصلی حالت میں قائم نہیں ہے اپنے دنیاوی معاملات کو دین کے لئے قربان کر رہے ہیں اور مداہنت نہیں دکھاتے، بزدلی نہیں دکھاتے تو پھر ہم جو آخری اور ہمیشہ قائم رہنے والی شریعت کو ماننے والے ہیں، ہمیں کس قدر مضبوط ایمان ہونا چاہئے اور اپنے دنیاوی تعلقات میں اور تبلیغ کے تعلقات میں بھی حکمت کے ساتھ اور ٹھوس دلائل کے ساتھ ان باتوں کو رد کرنا چاہئے۔ نہ ہی اپنے دنیاوی مفادات کے لئے ان چیزوں سے ڈرنا چاہئے۔ نہ ہی اس لئے ان کی ہاں میں ہاں ملانی چاہئے کہ ان سے رابطے ختم ہو جائیں گے۔ اگر حکمت سے بات کی جائے تو کوئی رابطے ختم نہیں ہوتے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے، پہلے بھی ذکر ہو چکا کہ ہدایت پانے والے کون ہیں، یہ مجھے پتا ہے۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینی ہے اس کا دل خود ہی اللہ تعالیٰ کھول بھی دے گا۔ عہدیداروں کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ مَیں نے ان میں یہ دیکھا ہے کہ بعض دفعہ بزدلی کا زیادہ اظہار ہو جاتا ہے۔ مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ مخالفت تو تبلیغ کے راستے کھولتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''جس قدر زور سے باطل حق کی مخالفت کرتا ہے اسی قدر حق کی قوت اور طاقت تیز ہوتی ہے۔'' فرمایا ''زمینداروں میں بھی یہ بات مشہور ہے کہ جتنا جیٹھ ہاڑ تپتا ہے اُسی قدر ساون میں بارش زیادہ ہوتی ہے۔'' (یعنی جس قدر مئی جون میں گرمی زیادہ ہوتی ہے اتنی برسات کے موسم میں، جولائی اگست ستمبر میں مون سون جو آتی ہے تو برسات بھی اور بارشیں بھی زیادہ ہوتی ہیں۔) فرمایا ''یہ ایک قدرتی نظارہ ہے۔ حق کی جس قدر زور سے مخالفت ہو اُسی قدر وہ چمکتا اور اپنی شوکت دکھاتا ہے''۔ فرمایا کہ ''ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے جہاں جہاں ہماری نسبت زیادہ شور وغل ہوا ہے وہاں ایک جماعت تیار ہو گئی اور جہاں لوگ اس بات کو سن کر خاموش ہو جاتے ہیں وہاں زیادہ ترقی نہیں ہوتی''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 311-310۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ نظارے ہمیں آج بھی نظر آتے ہیں۔ گزشتہ دنوں جرمنی میں الجزائر سے آئے ہوئے وہاں کے ایک بڑے مشہور غیر از جماعت سے میری ملاقات ہوئی۔ وہ ملنے آئے تھے۔ کہنے لگے یہ تو صحیح ہے کہ اس وقت آپ کی جماعت وہاں بڑی تکلیف میں سے گزر رہی ہے لیکن تبلیغ اور جماعت کا تعارف ملک کے تقریباً تمام حصّے میں اس مخالفت کی وجہ سے ہو چکا ہے اور لوگ جماعت کو جاننے لگ گئے ہیں۔ کہنے لگے یہ جو اتنا تعارف ہوا ہے شاید آپ لوگوں سے یہ دس بیس سال میں بھی نہ ہو سکتا جتنا اس مخالفت کی وجہ سے ہوا ہے۔ اور یہ وہاں کے احمدی بھی لکھتے ہیں کہ ذرا بھی بہتر حالات ہوئے تو بہت سارے علاقے ایسے ہیں جہاں لوگ احمدیت قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ پس مخالفتوں یا دنیا والوں سے کسی قسم کا خوف نہیں ہونا چاہئے لیکن ساتھ ہی حکمت بھی ضروری ہے۔ تبلیغ کے لئے یہ بات بھی ضروری ہے کہ انسان کے قول اور فعل میں مطابقت ہو۔ جو کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرنے والے ہوں۔ حکمت کی باتیں بھی تبھی منہ سے نکلتی ہیں اور دوسروں پر اثر کرتی ہیں جب قول اور فعل ایک ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ:

''بہت سے مولوی اور علماء کہلا کر ممبروں پر چڑھ کر اپنے تئیں نائب الرسول اور وارث الانبیاء قرار دے کر وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تکبّر، غرور، بدکاریوں سے بچو۔ مگر جو اُن کے اپنے اعمال ہیں اور جو کرتوتیں وہ خود کرتے ہیں ان کا اندازہ اس سے کر لو کہ ان باتوں کا اثر تمہارے دلوں پر کہاں تک ہوتا ہے''۔ (ہر تبلیغ کرنے والے کی باتوں کا اثر بھی اس وقت ہی ہو گا جب وہ اپنے قول وفعل میں برابر ہو گا۔) فرمایا کہ ''اگر اس قسم کے لوگ عملی طاقت بھی رکھتے اور کہنے سے پہلے خود کرتے تو قرآن شریف میں لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ (الصّف:3)۔ کہنے کی کیا ضرورت پڑتی؟ یہ آیت ہی بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے''۔ فرمایا ''تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔ اسی سے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپ کے حصہ میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی''۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 68-67۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا کہ ''یاد رکھو'' (ہمیں بھی نصیحت فرما دی) ''کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آ سکتی جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عند اللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ (الصّف:4)۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 77۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ مومن کو دورنگی اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ بزدلی اور نفاق اس سے ہمیشہ دور ہوتا ہے۔ ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست رکھو اور ان میں مطابقت دکھاؤ جیسا کہ صحابہؓ نے اپنی زندگیوں میں دکھایا۔ تم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 374۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ''۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 323۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پہلے نمونہ بنو پھر اسلام کی تبلیغ کرو، اس کے کمالات دنیا میں پھیلاؤ۔ پس تبلیغ کے لئے بھی اپنی حالتوں میں پہلے پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک سچے مسلمان کا نمونہ جب انسان بن جائے تو پھر سوال ہی نہیں کہ لوگوں کی توجہ پیدا نہ ہو۔ وہ نمونہ دیکھ کر ہی لوگ توجہ پیدا کر دیتے ہیں اور اس طرح باقاعدہ تبلیغ سے پہلے تبلیغ کے راستے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حُسنِ سیرت اور حُسنِ اخلاق سے مزیّن پاکیزہ جوڑوں کی

بہشتی زندگی

وحید احمد رفیق

قسط نمبر 8۔آخری

لاہور کے راہِ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کا ذکرِ خیر

28 مئی 2010ء کو دارالذکر، گڑھی شاہو اور بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہونے والے اندوہناک واقعہ میں جماعت احمدیہ لاہور کے 86 احباب نے راہِ مولیٰ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جون 2010ء میں فرماتے ہیں:

''آپ لاہور کے وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود کو یہ الہام ہوا تھا کہ ''لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں'' (الہام 13 دسمبر 1900ء) اور ''لاہور میں ہمارے پاک محب ہیں''۔ (الہام 13 دسمبر 1900ء) پس یہ آپ لوگوں کا اعزاز ہے جسے آپ لوگوں نے قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کو صبر اور دعا سے حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور پھر اس تعلق میں بہت سی خوشخبریاں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بتائی ہیں۔ پس خوش قسمت ہیں آپ جن کے شہر کے نام کے ساتھ خوشخبریاں وہاں کے رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک مسیح کے ذریعہ دی ہیں۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 13 جولائی 2010ء صفحہ 4)

اللہ تعالیٰ نے ان احباب کو خود ''پاک'' کہا ہے۔ کتاب کا عنوان بھی پاکیزہ جوڑوں کی بہشتی زندگی ہے۔ لہٰذا یہاں ان میں سے بعض احباب کا تذکرہ کر کے ان تمام راہِ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کو بھی خراجِ تحسین پیش کرنا مقصود ہے جنہوں نے عائلی زندگی میں بھی اپنا پاکیزہ کردار ادا کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطباتِ جمعہ میں ان راہِ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کا ذکرِ خیر فرمایا۔ درج ذیل اقتباسات حضورِ انور کے ان خطبات میں سے اخذ کیے گئے ہیں۔

☆☆☆☆☆

مکرم منیر احمد شیخ صاحب (امیر ضلع لاہور) اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ ہمارا اور بچوں کا ہمیشہ بہت خیال رکھتے تھے۔ یہ کہا کرتے تھے کہ میں تو ایک غریب اسٹیشن ماسٹر کا بیٹا ہوں اور تم لوگوں کی ضروریات کا، بچوں کا خیال مجھے اس لیے رکھنا پڑتا ہے کہ یہ اپنے آپ کو سیشن جج کے بچے سمجھتے ہیں۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 20 جولائی 2010ء صفحہ 4)

☆☆☆☆☆

مکرم کیپٹن ریٹائرڈ مرزا نعیم الدین صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ ہمارے دونوں خاندانوں میں ہماری ازدواجی زندگی ایک مثال تھی۔ پانچ بیٹیاں پیدا ہوئیں اور ہر بیٹی کی پیدائش پر یہ کہتے تھے کہ 'رحمت آئی' اور ہر بیٹی کی پیدائش کے بعد ان کی ترقی ہوئی۔ یہ ان لوگوں کے لیے بھی سبق ہے جو بیٹیاں پیدا ہونے پر بعض دفعہ بیویوں کو کوستے ہیں اور یہ شکایات مجھے اکثر آتی رہتی ہیں۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 20 جولائی 2010ء صفحہ 6)

☆☆☆☆☆

مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''ان کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ بہت محبت کرنے والے اور نرم طبیعت کے مالک تھے۔ کہتی ہیں کہ شادی کے 23 سالوں میں میرے خاوند نے کبھی کوئی ترش لفظ نہیں بولا۔ بچوں سے دو معاملوں میں سختی کرتے تھے۔ نماز کے معاملے میں اور گھر میں جاری ترجمۃ القرآن کلاس میں شرکت کے بارے میں۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 20 جولائی 2010ء صفحہ 8)

☆☆☆☆☆

مکرم انصار الحق صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''ان کی بہو بتاتی ہیں کہ میرے ماموں بھی تھے اور خسر بھی۔ وہ شہادت کے قابل تھے۔ دل کے صاف تھے، عاجزی بہت زیادہ تھی۔ کبھی کسی سے لڑائی نہیں چاہتے تھے، ہمیشہ صلح میں پہل کرنے والے تھے۔ ... خلافت سے بہت محبت کرتے تھے۔ ماں باپ کی خدمت کرنے والے تھے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 20 جولائی 2010ء صفحہ 9)

حضورِ انور نے مزید فرمایا: ''ان کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ عادت کے اتنے اچھے تھے کہ اگر اپنا اور بچوں کا قصور نہ بھی ہو تو رشتہ داروں کے ساتھ صلح کے لیے بچوں سے بھی معافی منگواتے تھے۔ خود بھی معافی مانگ لیتے تھے۔ شہادت سے دو مہینے قبل اپنے خاندان کو بعض مسائل کے حوالے سے پانچ صفحات کا نصیحت آمیز خط لکھا اور اس میں اپنے بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ میں اپنے بچوں سے بھی معافی مانگتا ہوں کہ اس وجہ سے میں تم سے معافی منگواتا تھا اگرچہ مجھے پتہ بھی ہوتا تھا کہ تمہاری غلطی نہیں ہے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 20 جولائی 2010ء صفحہ 9)

☆☆☆☆☆

مکرم سردار افتخار الغنی صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''ان کی اہلیہ کہتی ہیں مجھے کبھی کسی دوست کی ضرورت نہیں پڑی۔ اہلیہ کہتی ہیں مجھے کبھی محسوس نہیں ہوا کہ مجھے کوئی دوست یا سہیلی بنانی چاہیے۔ گھر کے سارے کاموں میں میرا ہاتھ بٹاتے تھے۔ یہاں تک کہ برتن بھی دھلوا دیتے تھے۔ بڑی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ نیکی کو ہمیشہ چھپا کر رکھتے تھے۔ ... ہر رشتے کے لحاظ سے وہ بہترین تھے اور بطور انسان بھی۔ بچوں سے بھی دوستانہ تھے۔ والدہ کے بہت خدمت گزار تھے۔'' (روزنامہ الفضل ربوہ 20 جولائی 2010ء صفحہ 10)

☆☆☆☆☆

مکرم عبدالرشید ملک صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''اہلیہ... بیان کرتی ہیں... کہ بطور باپ بہت شفیق انسان تھے۔ تین بیٹیاں ہیں اور کبھی اظہار نہیں کیا کہ بیٹا نہیں ہے۔ بیٹیوں پر بہت توجہ دی اور دینی اور دنیاوی تعلیم میں ہمیشہ آگے رکھا اور تینوں بچیوں سے برابری کا سلوک کیا۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 27 جولائی 2010ء صفحہ 3)

☆☆☆☆☆

مکرم مظفر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''ان کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ مظفر صاحب بچپن سے ہی نمازِ تہجد ادا کرنے کے عادی تھے۔ کبھی تہجد نہیں چھوڑی۔ بچوں کو بھی یہ تلقین کرتے تھے۔ اونچی آواز میں تلاوت کرتے تھے۔ ... گھر کی سب ذمہ داریاں پوری کرتے تھے۔ نہ کبھی جھوٹ بولا، نہ جھوٹ برداشت کر سکتے تھے۔ ... ان کی ہمشیرہ قادیان میں ہیں جو ناظر صاحب اعلیٰ کی اہلیہ ہیں۔ انہوں نے بھی لکھا کہ داماد سے دوستوں کی طرح تعلق تھا۔ بہنوں سے بھی بڑا حسنِ سلوک کرتے تھے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 27 جولائی 2010ء صفحہ 4)

☆☆☆☆☆

مکرم میاں مبشر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ میری رفاقت ان سے 39 سال رہی۔ کبھی انہوں نے مجھے اُف نہیں کہا اور نہ بچوں کو کچھ کہا۔ میں اگر کچھ کہتی تھی تو یہی کہتے تھے کہ دعا کیا کرو۔ میں بھی ان کے لیے دعا کرتا ہوں۔ بچوں کے لیے بہت محبت تھی۔ گھر میں کسی قسم کی غیبت کو ناپسند کرتے اور منع کر دیتے اور کوئی بات شروع کرتا تو فوراً روک دیتے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 27 جولائی 2010ء صفحہ 4)

☆☆☆☆☆

مکرم حاجی محمد اکرم ورک صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''اہلِ خانہ نے بتایا کہ بہت محنتی تھے۔ بزرگ ہونے کے باوجود اہلِ خانہ اور دیگر چھوٹے بچوں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ بڑے صاف گو انسان تھے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 27 جولائی 2010ء صفحہ 5)

☆☆☆☆☆

مکرم شیخ ساجد نعیم صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''بیوی بچوں کے حقوق کا بہت خیال رکھتے تھے۔ سسرالی رشتوں اور دیگر رشتہ داروں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ نرم طبیعت اور اطاعت گزار تھے۔ خلافت سے عشق تھا۔ بچوں کی ہر قسم کی ضرورت کا خیال رکھتے تھے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 27 جولائی 2010ء صفحہ 8)

☆☆☆☆☆

مکرم انیس احمد صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''بیوی بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ اسی طرح والد صاحب کی بہت اطاعت کرتے تھے۔ سسرالی رشتے داروں سے بھی بھائیوں جیسا تعلق تھا۔'' (روزنامہ الفضل ربوہ 27 جولائی 2010ء صفحہ 9)

☆☆☆☆☆

مکرم سعید احمد طاہر صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''والدین اور رشتے داروں کے حقوق کا بہت خیال رکھتے تھے۔ غرباء کو صدقہ دیتے تھے۔ بہت ہنس مکھ تھے، بہت پیار کرنے والے تھے۔ ماں باپ، بہن بھائی، اہلیہ سب کا خیال رکھتے تھے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 27 جولائی 2010ء صفحہ 10)

☆☆☆☆☆

مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''ان کی اہلیہ کہتی ہیں ہماری گھریلو زندگی بھی بڑی مثال تھی۔ مثالی باپ تھے، مثالی شوہر تھے۔ ہر طرح سے بچوں کا اور بیوی کا خیال رکھنے والے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 3 اگست 2010ء صفحہ 4)

☆☆☆☆☆

مکرم مرزا ظفر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''اہلیہ بتاتی ہیں... کہ حقیقی معنوں میں 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں' کے مصداق تھے۔... ایک نہایت محبت کرنے والے شوہر تھے۔ کہتی ہیں میری چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھتے تھے اور کبھی تھکی ہوتی تو کھانا بھی بنا دیا کرتے۔ گلے شکوے کی عادت نہیں تھی۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 3 اگست 2010ء صفحہ 7)

☆☆☆☆☆

مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''ان کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ بہت نفیس آدمی تھے، کبھی کسی سے سخت بات نہیں کی۔ بچوں سے اور خصوصاً بیٹیوں سے بہت پیار تھا... بیوی کو کہا ہوا تھا کہ روزانہ آمدنی میں ایک حصہ غریبوں کے لیے نکالنا ہے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 3 اگست 2010ء صفحہ 9)

☆☆☆☆☆

مکرم شیخ مبشر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''مرحوم ہر جمعہ کو اپنے بیمار خُسر کو نماز کے لیے لے جایا کرتے تھے۔ ... ان کی اہلیہ محترمہ نے بتایا کہ میرے خاوند ایک مثالی شوہر تھے۔ ہماری شادی قریباً بیس سال قبل ہوئی تھی۔ ہمارا جائنٹ فیملی سسٹم تھا۔ میرے شوہر نے ہر ایک کا خیال رکھا اور کبھی کسی کو شکایت کا موقع نہیں دیا۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 3 اگست 2010ء صفحہ 10)

☆☆☆☆☆

مکرم وسیم احمد صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''ان کی اہلیہ... کہتی ہیں کہ ان کی خوبیاں تو شاید میں گنوا ہی نہیں سکتی۔ حضور! اگر میں یہ کہوں کہ وہ ایک فرشتہ صفت انسان تھے تو جھوٹ بالکل نہ ہوگا۔ یہ تو پورے خاندان کے افراد کا کہنا ہے کہ وسیم صاحب جیسا دوسرا نہیں۔ میں تو یہی سوچتی ہوں کہ خدا تعالیٰ نے یہ اعزاز وسیم صاحب کی اعلیٰ اور نمایاں خوبیوں کی وجہ

سے ہی دیا ہے اور وسیم نے نہ صرف والدین کا اور میرا بلکہ پورے خاندان کا سر فخر سے بلند کر دیا۔۔۔کبھی بھی اپنی ذات پر فالتو پیسے خرچ نہیں کرتے تھے۔کبھی اپنے والدین کے سامنے اونچی آواز سے بات نہیں کی۔نہ صرف والدین سے بلکہ کسی سے بھی کبھی اونچی آواز سے بات نہیں کی۔انتہائی نرم مزاج تھے۔میں نے اپنی پوری شادی شدہ زندگی میں ان کے منہ سے کبھی کوئی سخت بات نہیں سنی۔وسیم صاحب کا چہرہ ہر وقت مسکراتا رہتا تھا اور کبھی میں کسی بات پر ناراض ہوتی تو بڑے پیار سے مناتے اور جب تک میری ناراضگی دور نہیں ہو جاتی منانا نہیں چھوڑتے تھے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 24 اگست 2010ء صفحہ 6)

☆☆☆☆☆

مکرم ڈاکٹر عمر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''ان کی اہلیہ نے لکھا کہ میرا اور ان کا ساتھ تو صرف ڈیڑھ سال کا ہے لیکن اس عرصہ میں مجھے نہایت ہی پیار کرنے والے شفیق، کم گو اور سادہ طبیعت انسان کے ساتھ رہنے کا موقع ملا۔۔۔میری چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی ضرورت کا خیال رکھا۔۔۔بہت زیادہ صفائی پسند تھے۔اسی طرح دل کے بھی بہت صاف تھے۔کبھی کسی کو تکلیف نہ دی۔سخت گرمی میں بھی، پاکستان میں گرمی بہت شدید ہوتی ہے ہر ایک جانتا ہے، دوپہر کو آفس سے آتے تو ہلکی سی گھنٹی بجاتے تا کہ کوئی ڈسٹرب نہ ہو۔اکثر اوقات تو کافی کافی دیر آدھ آدھ گھنٹہ تک باہر ہی خاموش کھڑے رہتے۔۔۔میرے والدین اور تمام عزیز رشتے داروں کی بہت زیادہ عزت کرتے تھے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 24 اگست 2010ء صفحہ 7-8)

☆☆☆☆☆

مرد کے اعلیٰ اخلاق کی سب سے بڑی گواہ اس کی بیوی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''مرد کے اعلیٰ اخلاق اس کے اپنے اہل کی اس کے اخلاق کے بارے میں گواہی سے پتہ چلتے ہیں۔بعض دفعہ مرد باہر تو اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں لیکن گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ حسنِ سلوک نہیں کر رہے ہوتے۔ایک شادی شدہ مرد کی سب سے بڑی گواہ تو اس کی بیوی ہوتی ہے۔اگر بیوی کی گواہی اپنے خاوند کی عبادتوں اور حسنِ سلوک کے بارے میں خاوند کے حق میں ہو تو یقینا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والا تھا۔پھر ان شہداء کے حسنِ اخلاق کی گواہی صرف بیوی نہیں دے رہی بلکہ معاشرے میں ہر فرد جس کا ان سے تعلق تھا ان کے حسنِ اخلاق کا گواہ ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جو حقوق العباد کی ادائیگی نہیں کرتا، بیوی بچوں اور عزیزوں کے حق ادا نہیں کرتا، وہ خدا تعالیٰ کے حق بھی ادا نہیں کرتا۔اگر وہ بظاہر نمازیں پڑھنے والا ہے بھی تو حقوق العباد ادا نہ کرنے کی وجہ سے اس کی عبادتیں رائیگاں چلی جاتی ہیں۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 24 اگست 2010ء صفحہ 8)

حسین معاشرے اور جنت نظیر زندگی کا نمونہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ شادی شدہ جوان اگر ماں باپ کا حق ادا کر رہے ہیں تو بیوی کا حق بھول جاتے ہیں، اگر بیوی کا حق ادا کرنے کی توجہ ہے تو ماں باپ کا حق بھول جاتے ہیں۔لیکن ان مومنوں نے تو مومن ہونے کا اس بارے میں بھی حق ادا کر دیا۔بیویاں کہہ رہی ہیں کہ والدین کے حق کے ساتھ ہمارا اس قدر خیال رکھا کہ کبھی خیال ہی دل میں پیدا نہیں ہونے دیا کہ ہماری حق تلفی تو کجا ہلکی سی جذباتی تکلیف بھی پہنچائی ہو۔اور ماں باپ کہہ رہے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے حق ادا کرنے کی کوشش میں کہیں بیوی کے حق کی ادائیگی میں کمی نہ کی ہو۔پس یہ اعتماد اور یہ حقوق کی ادائیگی ہے جو حسین معاشرے کے قیام اور اپنی زندگی کو بھی جنت نظیر بنانے کے لیے ان لوگوں نے قائم کیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی کتنا بڑا اجر عطا فرمایا کہ دائمی زندگی کی ضمانت دے دی۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 24 اگست 2010ء صفحہ 8-9)

ہمارا لائحہ عمل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ لاہور کے راہِ مولیٰ میں شہید ہونے والوں کا تفصیلی ذکرِ خیر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''۔۔۔ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے اخلاقِ حسنہ کس کثرت سے ان میں نظر آتے ہیں۔یہ اخلاق حسنہ جو ہیں، گھریلو زندگی میں بھی ہیں اور گھر سے باہر زندگی میں بھی ہیں۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 24 اگست 2010ء صفحہ 8)

مزید فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرماتا رہے۔اپنے پیاروں کے قرب سے ان کو نوازے۔یہ شہداء تو اپنا مقام پا گئے، مگر ہمیں بھی ان قربانیوں کے ذریعے سے یہ توجہ دلا گئے ہیں کہ اے میرے پیارو! میرے عزیزو! میرے بھائیو! میرے بیٹو! میرے بچو! میری ماؤں! میری بہنو! میری بیٹیو! ہم نے تو صحابہ کے نمونے پر چلتے ہوئے اپنے عہدِ بیعت کو نبھایا ہے مگر تم سے جاتے وقت یہ آخری خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ نیکیوں اور وفا کی مثالوں کو ہمیشہ قائم رکھنا۔بعض مردوں نے اور عورتوں نے مجھے خط بھی لکھے ہیں کہ آپ آج کل شہداء کا ذکرِ خیر کر رہے ہیں، ان کے واقعات سن کر رشک بھی آتا ہے کہ کیسی کیسی نیکیاں کرنے والے اور وفا کے دیپ جلانے والے وہ لوگ تھے اور پھر شرم بھی آتی ہے کہ ہم ان معیاروں پر نہیں پہنچ رہے۔ان کے واقعات سن کر افسوس اور غم کی حالت پہلے سے بڑھ جاتی ہے کہ کیسے کیسے ہیرے ہم سے جدا ہو گئے۔یہ احساس اور سوچ جو ہے بڑی اچھی بات ہے لیکن آگے بڑھنے والی قومیں صرف احساس پیدا کرنے کو کافی نہیں سمجھتیں بلکہ ان نیکیوں کو جاری رکھنے کے لیے پیچھے رہنے والا ہر فرد جانے والوں کی خواہشات اور قربانیوں کے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔پس ہمارا کام ہے اور فرض ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ان قربانیوں کا حق ادا کریں۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 24 اگست 2010ء صفحہ 9)

بقیہ رپورٹ: دورہ جرمنی

از صفحہ نمبر 20

پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ میں تشریف لے آئے اور خیمہ جات کے درمیانی راستہ سے گزرے۔راستہ کے دونوں اطراف جرمنی کے مختلف علاقوں اور شہروں سے آنے والی فیملیاں اپنے اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں اور بعض اپنے خیمے نصب کر رہی تھیں۔سبھی اپنے ہاتھ بلند کر کے حضورانور کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔حضورانور ازراہ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام کا جواب دیتے اور بعض فیملیز سے گفتگو بھی فرماتے، مختلف اطراف سے احباب مسلسل نعرے بھی بلند کر رہے تھے۔حضورانور نے ازراہ شفقت بعض فیملیز سے ان کے خیموں کے سائز کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ اس میں کتنے افراد قیام کر سکتے ہیں۔

پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ کے ایک طرف ایک حصّہ پرائیویٹ Carvan کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ان خیمہ جات اور Carvan کے ارد گرد فینس لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں اور اس احاطہ میں رجسٹریشن، کارڈ کی چیکنگ اور سکیننگ کے بعد ہی داخل ہوا جا سکتا ہے۔

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور لجنہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور ان کے جملہ انتظامات دیکھے اور مختلف شعبوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

لجنہ جلسہ کے انتظامات کے لئے ناظمہ اعلیٰ کے تحت 12 نائب ناظمات اعلیٰ ہیں۔اسی طرح مختلف شعبوں کے لئے ناظمات کی تعداد 64 ہے اور نائب ناظمات کی تعداد 339 ہے۔انتظامی شعبہ جات کی تعداد 65 ہے۔

معاونات کی تعداد 2658 ہے۔اس طرح مجموعی طور پر 2658 خواتین اور بچیاں لجنہ کی طرف ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

لجنہ کے انتظامات کے معائنہ کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MTA کے سٹوڈیوز اور دیگر متعلقہ انتظامات کا معائنہ فرمایا اور بعض امور کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتب کے سٹور اور سٹال کا معائنہ فرمایا۔یہاں میزوں اور سٹینڈز پر بڑی ترتیب کے ساتھ کتب رکھی گئی تھیں تا کہ کتب حاصل کرنے والے احباب بآسانی اپنی مطلوبہ کتب حاصل کر سکیں۔

سیکرٹری صاحب اشاعت نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ ''حدیقۃ الصّالحین'' کا جرمن ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔اسی طرح کتاب ''حیات طیّبہ'' کا بھی جرمن ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دونوں کتب کو ملاحظہ فرمایا۔

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ہیومینٹی فرسٹ کا معائنہ فرمایا۔افریقہ میں صاف پانی کے استعمال کے لئے جو نلکے اور پمپ لگائے گئے ہیں ان کو تصاویر میں دکھایا گیا تھا۔ایک ہینڈ پمپ عملی طور پر لگایا گیا تھا۔ہیومینٹی فرسٹ کے چیئرمین ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب نے پانی نکال کے دکھایا۔حضورانور نے ہیومینٹی فرسٹ کے سٹال پر پڑی ہوئی مختلف اشیاء کے بارہ میں دریافت فرمایا اور یہاں سے مختلف اشیاء پر مشتمل پیکیج باقاعدہ قیمت ادا کر کے خریدا۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ جرمنی کے سٹال کے حوالہ سے دریافت فرمایا کہ جامعہ والے کیا کر رہے ہیں۔اس پر منتظم سٹال نے بتایا کہ یہاں جامعہ کے حوالہ سے مکمل معلومات اور انفارمیشن دی جاتی ہیں اور جامعہ میں داخلہ کے حوالہ سے رہنمائی کی جاتی ہے۔

بعد ازاں حضورانور نے دریافت فرمایا کہ یہاں کون کون سے شعبوں کے دفاتر قائم کئے گئے ہیں۔

اس پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ شعبہ وصیّت، شعبہ رشتہ ناطہ، شعبہ امور عامہ، شعبہ تعمیر سو مساجد، شعبہ سمعی و بصری، شعبہ تعلیم، بُک سٹال، شعبہ خدام Cafe اور شعبہ اجراء کارڈ گرین ایریا یہاں قائم کئے گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ تعمیر سو مساجد کے دفتر میں تشریف لے گئے۔یہاں جرمنی میں تعمیر ہونے والی تمام مساجد کی تصاویر مع کوائف آویزاں تھیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری صاحب جائیداد سے زیر تعمیر مساجد کے حوالہ سے دریافت فرمایا اور بعض امور سے متعلق رہنمائی فرمائی۔

جلسہ سالانہ کے مختلف انتظامات کے معائنہ کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔تمام ناظمین اپنے معاونین اور کارکنان کے ساتھ ایک ترتیب سے بیٹھے ہوئے تھے۔

افسر جلسہ سالانہ، افسر جلسہ گاہ اور افسر خدمت خلق کے علاوہ نائب افسران کی تعداد 12 ہے۔ناظمین کی تعداد 71 ہے۔نائب ناظمین کی تعداد 255 ہے جبکہ منتظمین کی تعداد 273 ہے اور معاونین کی تعداد 6978 ہے۔اس طرح مجموعی طور پر 7592 مرد حضرات اور بچے ڈیوٹی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔لجنہ کی کارکنات کو شامل کر کے یہ کُل تعداد 10250 بنتی ہے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نورالدین اشرف صاحب طالب علم درجہ سادسہ جامعہ جرمنی نے کی۔بعد ازاں حضورانور نے خطاب فرمایا:

خطاب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی 2017ء

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی جماعت کو ایک اور جلسہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔جس طرح جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، اُسی طرح کارکنوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔بلکہ بعض نئے شعبہ جات بھی بنائے گئے ہیں جو شاید پہلے نہیں ہوتے تھے۔اور ان کے لئے بھی اب کارکن مہیا ہو جاتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر خاص فضل و احسان ہے کہ بے لوث خدمت کرنے والے کارکن اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے مہیا فرما دیتا ہے۔

ایک وقت تھا جب یہ ضرورت تھی کہ کس طرح کارکنوں کو اپنے اپنے شعبوں کے لئے تربیت دی جائے اور انہیں کس طرح ٹرینڈ کیا جائے۔لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کارکنوں کا جہاں تک سوال ہے تو ہر شعبہ کے کارکن، ناظم اور نائبین اور معاونین اور کارکنان تو خاص طور پر اپنے اپنے شعبہ میں ماہر ہیں۔اور کیونکہ نیت نیک ہے، اخلاص سے خدمت کرنے کا جذبہ ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ

مدد فرماتا ہے اور بڑے اعلیٰ رنگ میں انہیں خدمت کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

اتنے بڑے نظام میں اگر کوئی دنیاوی نظام ہو تو اس کے لئے کام کرنے کے لئے ان لوگوں کو جمع کیا جاتا ہے جنہوں نے پیشہ وارانہ صلاحیت حاصل کی ہو اور جو اس کام کے ماہرین ہوں۔ لیکن یہاں ایسے کارکنان جو سارا سال مختلف کام کرتے ہیں کوئی ڈاکٹر ہے کوئی انجینئر ہے کوئی طالبعلم ہے کوئی اور مختلف قسم کے کام کر رہا ہے کوئی ٹیکسی چلا رہا ہے۔ تو یہ سب بعض شعبوں میں ماہرین کی طرح کام کر رہے ہوتے ہیں۔ پس یہ وہ جذبہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے افراد کو عطا فرمایا ہے۔

پس اس لحاظ سے تو اپنے لئے کوئی فکر نہیں ہے کہ کارکن کام نہیں کرنے والے۔ ہاں فکر ہے تو اس لئے بعض دفعہ پیدا ہوتی ہے کہ معاونین اور کارکنان تو خدمت کے جذبے سے کام کرتے ہیں اور بے لوث ہو کر کام کرتے ہیں لیکن افسران میں بھی بے لوث خدمت کا جذبہ ہونا چاہئے اور اس کے لئے تعاون ہونا چاہئے۔

ابھی جو تلاوت کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس میں بھی بالکل یہی فرمایا ہے کہ مومنین کو اللہ تعالیٰ اکٹھا کرنا چاہتا ہے تا کہ وہ ایک ہو کر کام کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کافروں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وَقُلُوۡبُہُمۡ شَتّٰی [59:15] کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ لیکن ایک مومن کی نشانی تو یہ نہیں ہے۔ مومن کے دل تو آپس میں محبت اور پیار سے جڑے ہوتے ہیں۔ پس افسران بھی اگر آپس میں تعاون سے اور محبت اور پیار سے اور ایک دوسرے کو سمجھتے ہوئے کام کریں گے تو ان کے کاموں میں مزید برکت پڑے گی۔ جو برکت پڑتی ہے وہ ان کی صلاحیتوں کی وجہ سے نہیں پڑتی۔ اس خیال کو افسران کو دماغوں سے نکال دینا چاہئے۔ اگر برکت پڑتی ہے تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ لیا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے کارکنان پیدا کرنے ہیں۔ اور وہ کارکنوں کے دل میں ڈال دیتا ہے کہ چاہے افسر اچھا ہو یا بُرا، یا افسر محنتی ہو یا نہ محنت کرنے والا ہو، ایک مشین کے پرزوں کی طرح جن کو ایک دفعہ کسی کام پر لگا دیا جائے تو اس پرزے کا کام ہے کہ اسی طرح چلتے جانا، پس اِسی طرح ہر شعبہ میں کارکن کام کر رہے ہوتے ہیں۔

پس آج میں کارکنوں کو کچھ نہیں کہنا چاہتا کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ ان میں ایک جذبہ ہے اور وہ کام کریں گے جو کام انہیں دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ ہمیں جو ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ افسران بھی آپس میں باہمی تعاون سے کام کریں اور یہ باہمی تعاون جو ہے وہ کام میں برکت بھی ڈالے گا اور ان کو بھی ثواب کا مستحق بنائے گا۔ اور اگر آپس میں تعاون نہیں ہوگا تو بعض دفعہ دشمن بھی اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے ہر شعبہ کا جو افسر ہے اوپر سے لے کر نیچے تک اس کو یہ سوچنا چاہئے کہ اس نے ہر شعبہ میں آپس میں مل کر تعاون کے ساتھ کام کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کر لیں۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائشگاہ کی طرف جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائش کا معائنہ فرمایا۔

''اسلام اور قرآن Exhibition'' کے نام سے نمائش لگائی گئی ہے اس میں تبلیغی نمائش کے علاوہ ریویو آف ریلیجنز (جرمن) کے سٹال کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

اس نمائش کے ساتھ ہی ایک علیحدہ حصہ میں MTA انٹرنیشنل (لندن) نے بھی اپنی نمائش کا اہتمام کیا ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس نمائش کا بھی معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام جلسہ گاہ کے اندر ہی ایک رہائشی حصہ میں ہے۔

....

25 اگست 2017ء
بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے بیالیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا اور آج جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔

دوپہر ایک بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرچم کشائی کی تقریب کے لئے، جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان ایک کھلے لان میں تشریف لے آئے۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

MTA انٹرنیشنل کی یہاں جلسہ گاہ سے Live نشریات صبح سے ہی شروع ہو چکی تھیں۔ پرچم کشائی کی یہ تقریب بھی دنیا بھر میں Live نشر ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ جلسہ کا افتتاح ہوا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم آج یہاں جلسہ میں شمولیت کے لئے جمع ہیں۔

جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ ہمارا یہاں جلسہ کے لئے اکٹھا ہونا کسی دنیاوی ہاؤ ہو، شور شرابے یا کسی دنیاوی مقصد کے لئے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ یہاں کے پروگراموں میں شامل ہو کر ایک روحانی ماحول میں رہ کر اپنی روحانیت کو بڑھائیں، اپنی علمی استعدادوں کو بڑھائیں، اپنی اعتقادی حالت کو بہتر کریں، اپنی عملی حالتوں میں بہتری کریں، اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کے حق اور اس کے بندوں کے حق ادا کریں۔ کوئی غیر احمدی تو شاید یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمیں اس بات کا ادراک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حق کیا ہیں اور اس کے بندوں کے حق کیا ہیں لیکن ایک احمدی یہ نہیں کہہ سکتا۔ اس کے سامنے تو بار بار یہ باتیں بیان کی جاتی ہیں۔

ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے ہمیں ان باتوں کا اتنا بڑا ذخیرہ دے دیا ہے کہ جو نہ ختم ہونے والا ہے۔ بعض دفعہ انسان سمجھتا ہے کہ ایک بات میں نے پہلے سنی ہوئی ہے، پڑھی ہوئی ہے لیکن جب وہ اسے دوبارہ سنتا ہے یا پڑھتا ہے تو کوئی نہ کوئی نیا نکتہ یا نیا پہلو اس بات کا اس کے سامنے آجاتا ہے اور پھر ایک احمدی کے لئے جو بیعت میں شامل ہوتا ہے اس کے لئے شرائط بیعت میں آپ علیہ السلام نے ان حقوق کو اور ہمارے فرائض کو مختصراً بیان فرمایا ہے۔ پس اپنے اس مقصد کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ اس جلسہ میں شامل ہونے کا ہمارا کیا مقصد ہے۔

....

[حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن اسی شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔]

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل پر Live براہ راست نشر ہوا۔ اور مقامی طور پر درج ذیل چودہ زبانوں میں خطبہ جمعہ کا رواں ترجمہ نشر کیا گیا:

عربی، جرمن، انگریزی، فرنچ، فارسی، ترکی، بنگلہ، بوزنین، بلغارین، البانین، روسی، سواحیلی، سپینش اور پرتگیزی۔

....

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لے آئے جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد تین بجکر تیس منٹ پر ہوا۔

درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹس اور نمائندگان موجود تھے۔

انٹرنیشنل میڈیا

1- T.V. K8 Kocanl (میسیڈونیا)
2- Globo Tv (برازیل)
3- T.V. Euro Times
4- اخبار La Repubblica (اٹلی)
5- اخبار Kurier (آسٹریا)

نیشنل میڈیا

6- T.V. ZDF Heute
7- RTL : N-TV
8- TV N24
9- T.V. ARD Mima
10- DPA Foto (پرنٹ میڈیا)
11- DPA (پرنٹ میڈیا)
12- Publik-Forum (پرنٹ میڈیا)
13- EPD (پرنٹ میڈیا)

لوکل میڈیا

14- T.V. SWR
15- SWR Radio
16- BNN (پرنٹ میڈیا)
17- KA News
18- Sud-West Presse (پرنٹ میڈیا)
19- Badische Zeitung (پرنٹ میڈیا)

پریس کانفرنس بروز جمعہ 25 اگست
بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی

❁ **جرنلسٹ نے سوال کیا: ہمیں برازیل میں جو زیادہ تر عیسائی ہیں، انہیں یہ بات سمجھانے میں مشکل ہوتی ہے کہ اسلام شدت پسندی کا مذہب نہیں ہے جبکہ قرآن مجید میں بعض آیات ہیں جن میں شدّت پسندی پائی جاتی ہے؟**

تحریک جدید کا مالی سال 2017ء

31 اکتوبر کو تحریک جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہو رہا ہے۔

تمام امراء، مبلغین انچارج اور صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ 31 اکتوبر سے پہلے پہلے وعدہ جات کے مطابق سو فیصد وصولی اور اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مخلصین کو شامل کرنے کے لئے جو ٹارگٹ دیا گیا ہے اس کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
کیا آپ کے پاس وہ سورتیں یا آیات ہیں جن میں یہ ذکر ہے؟ اگر آپ اسلام کی تاریخ دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ پیغمبرِ اسلام ﷺ مکّہ میں تیرہ سال تک مصائب وشدائد برداشت کرتے رہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی اجازت سے آپ نے مدینہ ہجرت کی۔ آپ کے مدینہ ہجرت کرنے کے ڈیڑھ سال بعد کفارِ مکّہ نے آپ پر پھر حملہ کیا۔ تیرہ سال تک صبر سے برداشت کرنے کے بعد تب کہیں جا کر انہیں اپنے پر ہونے والے حملہ کا جواب دینے کی اجازت ملی اور یہ پہلی اجازت تھی جو مسلمانوں کو جوابی حملہ کرنے کی دی گئی کہ کفارِ مکّہ جس طرح حملہ کرتے ہیں اسی طرح کا انہیں جواب دیا جائے۔ اس کا ذکر سورۃ نمبر 22 اور آیات نمبر 40 اور 41 میں ہے۔ اس میں ہے کہ اب تمہیں لڑائی کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ اگر انہیں اب بھی نہ روکا گیا تو کوئی بھی یہودی معبد خانہ، کلیسا، مندر اور مسجد محفوظ نہیں رہے گی۔ جب اجازت دی گئی تو یہ مذہب کو بچانے کے لیے دی گئی۔ آیت میں معبد خانوں، چرچوں اور مندروں کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں مسجدوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ اسلام بے مقصد لڑائی کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کے بعد بھی آپ دیکھ لیں کہ تمام جنگیں اور جنگجو ماحول کفارِ مکّہ کی طرف سے پیدا کیا گیا اور پھر مسلمانوں نے صرف اس کا دفاع کیا۔ اس لیے تمام وہ آیات جن میں دفاعی جنگوں کی اجازت دی گئی یا جن میں اس سے روکا گیا اس کی حکمتیں ہیں۔ یہ احکام بغیر حکمت کے نہیں ہیں جیسا کہ آجکل کے نام نہاد مسلمان دہشتگرد گروپس کر رہے ہیں۔ یہ صرف اسلام ہی نہیں ہے جو اپنے دفاع کی اجازت دیتا ہے بلکہ توریت میں بھی پانچ ہزار سے زائد آیات ہیں، یہاں تک کہ انجیل میں بھی کچھ آیات ہیں جن میں لکھا ہے کہ جب تم پر ظلم کیا جائے تو اس کا مقابلہ کرو باوجود حضرت مسیح ناصریؑ کی اس تعلیم کے کہ جب کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تم دوسرا بھی آگے کر دو۔ یہ صرف جیسا کرو گے ویسا بھرو گے اصول کے مطابق ہے ورنہ مسلمانوں کو کبھی بھی جنگ شروع کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور مذہب کے حوالہ سے تو وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے کہ اس میں کوئی جبر نہیں ہے۔ میں اس حوالہ سے اسلام کی اصلی تعلیمات کل سہ پہر کے سیشن میں بیان کروں گا۔

❁ جرنلسٹ نے اپنا تعارف کروایا کہ اس کا تعلق SWR سے ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت لبرل جماعت ہے، ہم جنس پرستی کے حوالہ سے آپ کا کیا موقف ہے، اگر کوئی ایسا شخص آتا ہے تو کیا آپ اسے قبول کریں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
میں ایک مذہبی آدمی ہوں۔ میری مقدس کتاب قرآن مجید کہتی ہے کہ یہ ایک برا فعل ہے، یہاں تک کہ بائبل بھی لوط کی قوم کے حالات بیان کرتی ہے اور قرآن مجید کے مقابل میں زیادہ تفصیل سے ذکر کرتی ہے۔ تو ایک ایسا فعل جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا تو اس کے پیغمبر جن کو اس نے بھیجا ہے اور اس کی مقدس کتاب میں بھی اسے پسند نہیں کیا گیا تو پھر مذہبی آدمی ہونے کے ناطے میں اسے کیسے پسند کر سکتا ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ مَیں یہ بھی نہیں کہتا کہ ان کے ساتھ برا سلوک کیا جائے۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا: حضور اقدس یہاں جرمنی میں دو مساجد ایسے مسلمانوں کی ہیں جو اپنے آپ کو لبرلز کہتے ہیں، اس میں مرد اور عورتیں اکٹھے نمازیں پڑھتے ہیں اور یہ ہم جنس پرستی کو بھی جائز سمجھتے ہیں، کیا یہ ایک گمراہ کن راستہ نہیں ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
دیکھیں جہاں تک شانہ بشانہ مردوں اور عورتوں کے نماز پڑھنے کا تعلق ہے تو یہ غلط طریق ہے۔ مرد اور عورتیں آنحضرت ﷺ کے دَور میں ایک ہی ہال میں نمازیں پڑھا کرتے تھے لیکن طریق یہ ہوتا تھا کہ مرد آگے کھڑے ہوتے تھے اور عورتیں ان کے پیچھے کھڑی ہوتی تھیں اور اس کے پیچھے ایک منطق اور حکمت ہے اگر میں وہ بیان کروں تو کافی وقت لگ جائے گا اور جو وقت اس پریس کانفرنس کے لیے ہے وہ کم پڑ جائے گا۔ تو بہرحال یہ درست نہیں ہے۔ لیکن ایک کمرے میں وہ نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ یوکے میں ایک سیاستدان ملے تھے جو کہ ایک پارٹی کے لیڈر بھی ہیں انہوں نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا میں نے انہیں بھی یہی جواب دیا تھا کہ یہ آنحضرت ﷺ کے دَور میں ہو چکا ہے لیکن اب عورتوں کے آرام کے لیے کہ وہ خود علیحدہ ہال یا کمرے میں زیادہ آسانی محسوس کرتی ہیں اور زیادہ آزادی کے ساتھ اپنے برقعے اتار کر عبادت کر سکتی ہیں۔ ورنہ انہیں برقعہ اور پردہ کرنا پڑتا ہے مردوں کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے تو یہ ان کے لئے مشکل ہوتا ہے۔

دوسرا جہاں تک ہم جنس پرست کے مسجد میں آنے کا تعلق ہے تو اگر کوئی مسلمان ہم جنس پرست مسجد میں آ کر نماز پڑھنا چاہتا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہتا ہے تو ہمیں اسے روکنا نہیں چاہیے اور نہ ہم اسے روک سکتے ہیں۔ ہمیں یہ نہیں پتا کہ ہماری مساجد میں کتنے ہم جنس پرست آتے ہیں۔ کوئی بھی یہ اعلان نہیں کرتا کہ میں ہم جنس پرست ہوں اور اگر کسی نے یہ اعلان بھی کر دیا ہو تو بھی ہم اسے نہیں روک سکتے۔ اگر وہ نماز کے لیے آنا چاہتے ہیں تو آئیں۔

❁ جرنلسٹ نے مزید سوال کیا کہ اگر کوئی مسلمان ایسی (لبرلز کی) مسجد میں جاتا ہے تو کیا آپ مسلمان ہی سمجھیں گے یا مرتد اور کافر؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہم کسی کو اس وقت تک مرتد نہیں کہہ سکتے جب تک وہ اس مذہب سے خود لاتعلقی کا اظہار نہ کرے۔ آپ اسے ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں جب کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔ پیغمبرِ اسلام ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہتا ہے، لَآ إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ محمد رسول اللّٰه حتیٰ کہ جو صرف لَآ إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار ہی کر لے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات واحد لاشریک ہے تو ہم اسے نہیں کہہ سکتے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ ہم اصل میں لبرل نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں ہم قدامت پسند ہیں۔ ہم ان اصل تعلیمات پر عمل پیرا ہیں جو پیغمبرِ اسلام ﷺ پر نازل ہوئی تھیں اور جن پر انہوں نے عمل فرمایا۔ آجکل جو اپنے آپ کو قدامت پسند کہتے ہیں وہ اصل میں قدامت پسند نہیں ہیں بلکہ اسلام کی سچی تعلیمات سے منحرف ہیں۔

❁ ایک جرنلسٹ نے اپنا تعارف کروایا کہ وہ اٹلی سے آئی ہے اور اٹلی میں اسلام جو دہشتگردی کے ساتھ منسوب ہے اس پر بڑی بحث ہو رہی ہے، گزشتہ دنوں جو دہشتگردی کے واقعات بھی ہوئے ہیں، تو آپ کے نزدیک جہاد کا کیا تصور ہے اور آپ اسلام کے نام پر اس دہشتگردی کو کیسے دیکھتے ہیں؟ اور میرا ایک اور سوال بھی ہے۔......

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
میں پہلے آپ کے اس سوال کا جواب دے دوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا یہ جہاد ہے؟ دیکھیں اٹلی اور بارسلونا میں ہلاک ہونے والوں میں مسلمان بھی شامل تھے۔ ان میں کچھ پاکستانی بھی تھے، آسٹریلیا، افریقہ اور امریکہ سے بھی تعلق رکھنے والے تھے۔ بہرحال ہلاک ہونے والوں میں مسلمان بھی تھے اور یہ جہاد نہیں ہے۔ جہاد کی صرف اس صورت میں اجازت ہے جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ اگر آپ پر غیر مسلموں کی طرف سے حملہ کیا جائے۔ اسلامی جہاد تب ہی ہو گا ناں جب اسلام پر حملہ کیا جائے اور آجکل کوئی ایسی حکومت نہیں ہے جو اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہی ہو یا اسلام کے خلاف جنگ کی تیاری کر رہی ہو، اس لیے اس قسم کا جہاد، جہاد نہیں ہے۔ یہ صرف مایوس لوگوں کے ذریعہ اپنے مذموم مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے اور انہیں ایسے نام نہاد علماء شدت پسندی سکھاتے ہیں جو قرآن مجید کے اصل معانی بھی نہیں جانتے۔ ہم ہمیشہ ایسے بُرے افعال کی کھل کر مذمت کرتے ہیں۔

❁ جرنلسٹ نے اپنا دوسرا سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ آپ تو ایسا نہیں کرتے جبکہ اٹلی میں اور جرمنی میں بھی مسلمان کھل کر ایسے واقعات کی مذمّت نہیں کرتے .... آپ انہیں کیا کہیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:
وہ ایسے واقعات کے خلاف کھل کر اظہار نہیں کرتے، لیکن ہم تو کھل کر ایسے واقعات کی مذمّت بھی کرتے ہیں اور اظہار بھی کرتے ہیں۔ میں صرف اپنی کمیونٹی کے بارہ میں ذمہ دار ہوں۔ مَیں دوسروں کو مجبور نہیں کر سکتا۔ میرے خیال میں جب کسی برے فعل کے خلاف اظہار کا موقع ہو تو ایسا کرنا چاہیے اور یہ ہم آہنگی ہے۔ ہم آہنگی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک ہم ایسے اقدامات میں شریک نہ ہوں۔ یہی ہم آہنگی اور اصل Integration ہے اور یہ دونوں ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہم ایسے کاموں میں شریک ہوں۔

❁ میسیڈونیا سے آنے والی ایک جرنلسٹ نے پوچھا: ایسے مواقع کی کتنی اہمیت ہے جن میں لوگ پیار محبت اور اپنے مذہب کے بارہ میں بتا سکیں جبکہ جنگ دنیا پر منڈلا رہی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو بنیادی مقاصد کے لیے بھیجا گیا ہوں اور یہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہے کہ ایک تو لوگوں کو اپنے خالق کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے اور دوسرا یہ کہ اپنے ساتھیوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اس لیے کہ اگر دوسروں کے حق ادا کرنے کی کوشش کی جائے اور پُرامن طریق پر اس دنیا میں رہنے کی کوشش کی جائے تو یہی پیار، محبت ہے۔ اور پیار محبت کے بغیر آپ ایسا نہیں کر سکتے۔

❁ جرنلسٹ نے پوچھا کہ کیا اس مغربی معاشرہ میں آپ کی کمیونٹی بڑھ رہی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم کم نہیں ہو رہے۔ ہم بڑھ رہے ہیں، افریقہ، ایشیا، یورپ، عرب دنیا، امریکہ میں، کچھ چاہے تین چار لوگ ہمارے ساتھ جرمنی میں شامل ہو رہے ہیں اور کچھ لوگ فرانس، ہالینڈ، بیلجیم اور یوکے میں بھی شامل ہو رہے ہیں، کم از کم ہم بڑھ تو رہے ہیں اور اس کا اندازہ یہاں ہمارے جلسہ میں حاضری سے بھی ہو سکتا ہے۔ پانچ سال قبل حاضری صرف پندرہ ہزار تھی اور آج یہاں نماز کے وقت تقریباً 23 ہزار تھی اور آخری دن مزید بڑھ جائے گی۔ اگرچہ یہاں مہمان بھی شامل ہونے آتے ہیں لیکن یہاں اکثریت، ننانوے اعشاریہ ننانوے فیصد احمدیوں ہی کی ہے۔ پس ہم بڑھ رہے ہیں اور یہی ہمارا مشن ہے کہ ہم نے اسلام کا اصل پیغام پھیلانا ہے اور ہم یہ پھیلا رہے ہیں اور بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مقصد کے لیے بھیجا ہے کہ میں تمام دنیا میں اسلام کی سچی تعلیمات پھیلاؤں اور یہی ہمارا فریضہ ہے اور ہم اسے بجا لا رہے ہیں اور اسی مشنری ورک کے نتیجہ میں ہم پھیل رہے ہیں اور ہم اس کے نتیجہ میں لوگوں کو کوئی پُرکشش آفر یا فائدہ نہیں دیتے کہ اگر آپ ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ تو ہم آپ کو یہ دیں گے۔ صرف ایک فائدہ جو ہم انہیں بتاتے ہیں یہ ہے کہ آپ اپنے پیدا کرنے والے خدا کے زیادہ قریب ہو جاؤ گے اور دوسرا یہ کہ اپنے بنی نوع انسان ساتھیوں کے حقوق ادا کرو اور یہی میرے آج کے خطبہ کا خلاصہ تھا۔

❁ میسیڈونیا سے آنے والی ایک اور جرنلسٹ نے پوچھا کہ عزت مآب حضور کیا آپ دوسرے مذاہب اور خصوصاً عیسائیت کے ساتھ تعلقات کے بارہ میں کچھ بتائیں گے، کیا آپ دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے درمیان شادی کی اجازت دیتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم ایمان رکھتے ہیں کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اصل تعلیم ہر مذہب کی سچائی پر مبنی تھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی اور ایک ہی تھی، چاہے وہ عیسائیت ہو، یہودیت ہو۔ ہم یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ ہر ملک وقوم میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء آئے ہیں، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ایک مسلمان کو ان تمام انبیاء پر ایمان لانا چاہیے۔ ہم ہمیشہ بین المذاہب ڈائیلاگ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بانی جماعت احمدیہ نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ قادیان کی چھوٹی سی بستی میں ایک ہال تعمیر کروں جہاں میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے تمام رہنماؤں کو بلاؤں تا کہ وہ اپنے مذاہب کے بارہ میں بات کر سکیں۔ پس ہم اس لحاظ سے کھلے ذہن کے ہیں۔ ہم ہر سال دنیا کے مختلف حصوں میں بین المذاہب سیمینارز منعقد کرتے ہیں۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضرت مسیح ناصری کے بارہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہم ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصریؑ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی تھے۔ یہاں تک کہ بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ میں مثیلِ عیسیٰ بن کر آیا ہوں۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰؑ کے بعد آئے تھے تا کہ تمام یہودیوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر سکیں اور وہ بہت پرامن اور ہمدرد انسان تھے اسی طرح بانی جماعت احمدیہؑ نے فرمایا کہ میں بھی ایسا ہی ہوں اور میں مسیح محمدی ہوں۔ جب کہ میں مثیل عیسیٰ ہو کر آیا ہوں تو میں کیسے ان کی شان میں گستاخی کر سکتا ہوں۔ یہ بانی جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے۔ سو یہ ہمارا عیسائیت کے بارہ میں اعتقاد ہے۔ جہاں تک پوپ کی حیثیت کا تعلق ہے تو میرے نزدیک اسلامی اصطلاح میں پوپ عیسیٰ یا مسیح ناصری کے خلیفہ ہیں۔ دیکھیں

یہ بھی مسیح ناصریؑ کی نیابت کا سلسلہ ہے۔ کیتھولکس یہی ایمان رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس نیابت کو ہم خلافت کہتے ہیں۔

❁ **ZAF کی نمائندہ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میں نے پڑھا ہے کہ احمدی جس ملک میں رہتے ہیں اس سے پیار کرتے ہیں، اس ملک کے قانون اور اقدار کی حفاظت کرتے ہیں، آج مجھے پتا چلا ہے کہ مرد عورت سے ہاتھ نہیں ملا سکتے، کیا یہ تضاد نہیں ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ یہ بہت عام سوال ہے جو مجھ سے بہت سے مواقع پر پوچھا جاتا ہے۔ کیا یہی ایک بات ہے جو ہمیں اس معاشرے میں مدغم (Integrate) کر سکتی ہے؟ ایک دفعہ سویڈن میں ایک جرنلسٹ نے مجھ سے یہ سوال پوچھا تو میں نے اسے بتایا کہ اگرچہ میں اپنی مذہبی تعلیم کی بناء پر آپ سے ہاتھ نہیں ملاتا لیکن جب کبھی کوئی ایسا وقت آیا کہ آپ کو میری مدد کی ضرورت ہوئی اور آپ کسی مشکل میں ہوئی تو آپ مجھے مدد کرنے والوں میں سے سب سے آگے پاؤ گی۔ سو یہ Integration ہے۔ Integration کا مطلب ہے کہ اپنے ملک سے پیار کرو، اپنی تمام استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ملک کی بہتری کے لیے کوشش کرو۔ ہمیں ملک کے قانون کا احترام کرنا چاہیے۔ ہمیں ملک کے ہر شہری کی عزت کرنی چاہیے۔ ہمیں اس ملک کی ہر چیز کا احترام کرنا چاہیے، یہ اصل Integration ہے۔ یہاں تک کہ یہودیت میں، توریت کی تعلیم کے مطابق یہودی عورت سے ہاتھ نہیں ملاتے۔ ابھی حال ہی میں امریکہ سے میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ان کے گھر کے پاس ایک یہودیوں کا معبد خانہ ہے اور وہاں کے راہب نے اعلان کیا کہ وہ عورتوں سے ہاتھ نہیں ملائے گا۔ تو کسی شخص نے کوئی سوال نہیں اٹھایا کیونکہ اگر آپ ایسا کریں گے تو یہ Anti-Semitism کے قانون کی خلاف ورزی ہو جائے گی۔ اگر یہ مسئلہ مسلمانوں کے معاملہ میں پیش آئے تو آپ بڑی بہادری سے سوال کرتے ہیں۔ لیکن ہم اس کی بھی قدر کرتے ہیں اور اس کا جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔

❁ **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا: السلام علیکم حضور! آپ ایک عرصہ سے تیسری جنگ عظیم چھڑ جانے کے حوالہ سے دنیا کو خبردار کر رہے ہیں، اس حوالہ سے یہ بتائیں کہ مسلمان ممالک اس جنگ کے کتنے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مسلمان ممالک تو ذمہ دار ہیں کیونکہ وہی وجہ بن رہے ہیں اور دوسرے لفظوں میں وہاں سے جنگ شروع ہو چکی ہے۔ (چونکہ یہ سوال اردو زبان میں تھا، اس کا اردو میں جواب دینے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا جواب انگریزی میں دوسروں کے لیے بیان فرمایا)

یہ پریس کانفرنس چار بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پروگرام کے مطابق نو بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

26 اگست 2017ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

جلسہ گاہ مستورات میں آمد

آج پروگرام کے مطابق لجنہ جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لجنہ کے جلسہ سے خطاب تھا۔

آج لجنہ کی جلسہ گاہ میں، صبح کے اجلاس کا آغاز دس بجے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کی زیر صدارت ہوا جو دوپہر ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم، اس کا اردو ترجمہ اور اردو نظم اور عربی قصیدہ کے علاوہ تین تقاریر ہوئیں۔

پروگرام کے مطابق دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ ناظمہ اعلیٰ و نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی نے اپنی نائب ناظمات اعلیٰ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور خواتین نے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

لجنہ کے اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ دُرِّ نجم ہیوبش صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ انیقہ شاکر باجوہ صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

''عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ''

کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

تعلیمی میدان میں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد اور میڈلز کی تقسیم

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 46 طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈل پہنائے۔

تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی ان خوش نصیب طالبات کے اسماء درج ذیل ہیں:

1۔ نائلہ افتخار صاحبہ PhD in Human Medicine
2۔ عافیہ انور صاحبہ State Examination in Pharmacy
3۔ ضحیٰ اسلام صاحبہ State Examination in Human Medicine
4۔ راحت العین خالد محمود صاحبہ State Examination in Dentistry
5۔ فائزہ سیّد احمد صاحبہ State Examination in Teaching
6۔ سعدیہ سیّد احمد صاحبہ State Examination in Teaching
7۔ ھبۃ الحیّ سیّدہ غفور صاحبہ State Examination in Dentistry
8۔ عروج ملک صاحبہ State Examination in Teaching
9۔ نورین ماہ رو صاحبہ Master of Science in Medical Informatics
10۔ شازیہ نور چوہدری صاحبہ Master of Education in German & Geography at Gymnasium/Lehramt
11۔ انا لوی صاحبہ Master of Arts in Religious Science
12۔ شازیہ خان صاحبہ Master of Science in Environmental Protection
13۔ غزالہ احمد صاحبہ Master of Education in Economics and German
14۔ Laura Molina Zito صاحبہ Master of Arts in Governance and Public Policy
15۔ فرح زیب طاہر صاحبہ Master of Media Computer Science Informatics
16۔ ریحانہ فاروق صاحبہ Master of Arts in International Marketing
17۔ صبا ناصر صاحبہ Master of Science in Bio Informatics and System Biology
18۔ سمیرا شاد صاحبہ Bachelor of Arts in Ethnology
19۔ ہیرا رحمٰن بٹ صاحبہ Bachelor of Science in Business Informatics
20۔ صبیحہ بشارت صاحبہ Bachelor of Arts in Religious Studies
21۔ نورین احمد صاحبہ Bachelor of Arts in Culture Studies
22۔ عروشہ احمد صاحبہ Bachelor of Science in International Business Information System
23۔ نبیلہ بشریٰ صاحبہ Bachelor of Arts in Social Work
24۔ فرح شبیر صاحبہ Bachelor of Arts in Social Work
25۔ منصورہ احسان اللہ صاحبہ Bachelor of Arts in Nursing and Health Promotion
26۔ شمائلہ مظفر خان صاحبہ Bachelor of Science in Psychology
27۔ مائلہ احمد صاحبہ Bachelor of Arts in Social Work
28۔ نادیہ چوہدری صاحبہ Bachelor of Arts in English/Pedagogy
29۔ انیلہ سجاد احمد صاحبہ Bachelor of Arts in Islamic Studies
30۔ طاہرہ بھٹی صاحبہ Bachelor of Arts in Teaching
31۔ باریہ قمر اسلم صاحبہ Bachelor of Arts in Extracurricular Education
32۔ نعمان قمر صاحبہ Bachelor of Arts in Time-Based Media
33۔ منیرہ خان صاحبہ A-Level (Abitur)
34۔ طوبیٰ احمد دُرّانی صاحبہ A-Level (Abitur)
35۔ بریّہ حنا قمر صاحبہ A-Level (Abitur)
36۔ افرا اقبال صاحبہ A-Level (Abitur)
37۔ سلمہ منور احمد صاحبہ A-Level (Abitur)
38۔ ڈاکٹر سلمہ بٹ صاحبہ PhD in Breast Cancer
39۔ ندا ریاض صاحبہ Master of Science in Electrical Engineering
40۔ سعدیہ محمود صاحبہ Master of Science in Chemistry
41۔ شمائلہ مدحت باسط صاحبہ Master of Science in Medicine and Clinical Research
42۔ طاہرہ مبشر صاحبہ Master of Science in Industrial & Organizational Phsychology
43۔ سمینا جاوید صاحبہ High School Diploma
44۔ عروشہ زاہد بھٹی صاحبہ BBIT (Hons)
45۔ امۃ الودود بشریٰ صاحبہ Master of Science in Zoology & Fisheries
46۔ سارہ عبدالستار احمد صاحبہ Master of Science in Organic Chemistry from Baghdad

تقسیم ایوارڈ کی تقریب کے بعد بارہ بجکر 28 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

(باقی آئندہ)

بقیہ نماز جنازہ حاضر وغائب از صفحہ نمبر 2

سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے بہت مخلص نوجوان تھے۔ لوکل مجلس میں قائد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح جلسہ سالانہ 2015ء یوکے پر وقف عارضی کر کے وائنڈ اَپ کے کام میں معاونت کرنے کے علاوہ حضور انور کے دورہ کینیڈا 2016ء کے دوران سیکیورٹی ڈیوٹی بھی بجالاتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔

7۔ مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب (بلیک برن۔ یوکے)

13؍ اگست 2017ء کو مانچسٹر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے ٹاؤن شپ لاہور میں زعیم انصار اللہ اور جماعت ہیلی فیکس (یوکے) میں جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اولاد کی بہترین تربیت کی اور انہیں اچھی تعلیم دلوائی۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

خطبہ جمعہ

ہم آج یہاں جلسہ میں شمولیت کے لئے جمع ہیں۔ جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ ہمارا یہاں جلسہ کے لئے اکٹھا ہونا کسی دنیاوی ہاؤہو، شورشرابے یا کسی دنیاوی مقصد کے لئے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ یہاں کے پروگراموں میں شامل ہو کر ایک روحانی ماحول میں رہ کر اپنی روحانیت کو بڑھائیں۔ اپنی علمی استعدادوں کو بڑھائیں۔

اپنی اعتقادی حالت کو بہتر کریں۔ اپنی عملی حالتوں میں بہتری کریں۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کے حق اور اس کے بندوں کے حق ادا کریں۔

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے بیعت کی غرض وغایت اور اس کے مخالف تقاضوں کا تذکرہ اور اس حوالے سے افراد جماعت کو نہایت اہم نصائح)

جلسہ کے دنوں میں اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہوں۔

تمام تقریریں سنیں۔ ہر تقریر کسی نہ کسی رنگ میں علمی، اعتقادی اور روحانی ترقی کا ذریعہ بنتی ہے۔

تمام شامل ہونے والے ڈیوٹی دینے والوں سے بھی مکمل تعاون کریں۔ کارکنان بھی ہر جگہ جہاں بھی ڈیوٹی پر ہیں انتہائی خوش اخلاقی سے ہر ایک سے پیش آئیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ جرمنی فرمودہ مورخہ 25 اگست 2017ء بمطابق 25 ظہور 1396 ہجری شمسی بمقام DM Arena کالسروئے (Karlsruhe)، جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

اعتذار و تصحیح

الفضل انٹرنیشنل کے 15 ستمبر کے شمارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25؍اگست 2017ء کا جو متن صفحہ 5 پر شائع ہوا ہے اس میں خطبہ کے ابتدائی کچھ جملے جو بطور عنوان بھی منتخب کئے گئے تھے وہ عنوان میں تو آ گئے لیکن غلطی سے اصل متن سے حذف ہو گئے۔ چنانچہ اب اس خطبہ کا مکمل متن دوبارہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

اس سہو پر ادارہ معذرت خواہ ہے اور معافی کا خواستگار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری لغزشیں اور کوتاہیاں معاف فرمائے۔ (ادارہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَاِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

ہم آج یہاں جلسہ میں شمولیت کے لئے جمع ہیں۔ جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ ہمارا یہاں جلسہ کے لئے اکٹھا ہونا کسی دنیاوی ہاؤہو، شورشرابے یا کسی دنیاوی مقصد کے لئے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ یہاں کے پروگراموں میں شامل ہو کر ایک روحانی ماحول میں رہ کر اپنی روحانیت کو بڑھائیں۔ اپنی علمی استعدادوں کو بڑھائیں۔ اپنی اعتقادی حالت کو بہتر کریں۔ اپنی عملی حالتوں میں بہتری کریں۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کے حق اور اس کے بندوں کے حق ادا کریں۔

کوئی غیر احمدی تو شاید یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمیں اس بات کا اِدراک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حق کیا ہیں اور اس کے بندوں کے حق کیا ہیں۔ لیکن ایک احمدی یہ نہیں کہہ سکتا۔ اس کے سامنے تو بار بار یہ باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے ہمیں ان باتوں کا اتنا بڑا ذخیرہ دے دیا ہے کہ جو نہ ختم ہونے والا ہے۔ بعض دفعہ انسان سمجھتا ہے کہ ایک بات میں نے پہلے سنی ہوئی ہے، پڑھی ہوئی ہے لیکن جب وہ اسے دوبارہ سنتا ہے یا پڑھتا ہے تو کوئی نہ کوئی نیا نکتہ یا نیا پہلو اس بات کا اس کے سامنے آ جاتا ہے۔ اور پھر ایک احمدی جو بیعت میں شامل ہوتا ہے اس کے لئے شرائط بیعت میں آپ علیہ السلام نے ان حقوق اور ہمارے فرائض کو مختصراً بیان فرمایا ہے۔ پس اپنے اس مقصد کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ اس جلسہ میں شامل ہونے کا ہمارا کیا مقصد ہے۔ اِس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالے پیش کروں گا۔

اِس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ عقائد کا اثر اعمال پر بھی ہوتا ہے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک تو یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاوے اور اس کے احسانوں کے بدلے میں اس کی پوری اطاعت کی جاوے۔ ورنہ خدا تعالیٰ جیسے محسن و مربی سے جو رُوگردانی کرتا ہے وہ شیطان ہے“۔ (اللہ تعالیٰ کے اتنے بڑے احسان ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانتا اس کی پوری اطاعت نہیں کرتا۔ فرمایا پھر وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا نہیں۔ رحمان کا بندہ نہیں ہو سکتا وہ تو پھر شیطان ہو گا۔) فرماتے ہیں کہ ”دوسرا حصہ یہ ہے کہ مخلوق کے حقوق شناخت کرے اور کما حقّہٗ اس کو بجا لاوے“۔ فرمایا کہ ”جن قوموں نے موٹے موٹے گناہ جیسے زنا، چوری، غیبت، جھوٹ وغیرہ اختیار کئے آخر وہ ہلاک ہو گئیں اور بعض قومیں صرف ایک ایک گناہ کے ارتکاب سے ہلاک ہوتی رہیں۔ مگر چونکہ یہ اُمّتِ مرحومہ ہے“ (مسلمان جو ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی خاص نظر ہے) ”اس لیے خدا تعالیٰ اسے ہلاک نہیں کرتا۔ ورنہ کوئی معصیت ایسی نہیں ہے جو یہ نہیں کرتے“۔ (کون سا گناہ ہے جو مسلمانوں میں آجکل نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب کام کر رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”ہر ایک نے الگ معبود بنا لئے ہیں“۔ (ایک معبود نہیں۔ دنیا میں پڑ گئے ہیں اور دنیا کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔ دنیاداروں کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔) فرماتے ہیں کہ ”بات یہ ہے کہ عقیدے اچھے ہوتے ہیں تو انسان سے اعمال بھی اچھے صادر ہوتے ہیں۔“ (اگر عقیدہ بہتر ہو گا، اچھا ہو گا اس پہ یقین ہو گا تو پھر اس عقیدے کی رُو سے اگر نیک نیتی اگر ہو گی تو پھر اچھے اعمال بھی صادر ہوں گے۔) فرماتے ہیں ”جو انسان سچا اور بے نقص عقیدہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا تو اس سے اعمال خود بخود ہی اچھے صادر ہوتے ہیں اور یہی باعث ہے کہ جب مسلمانوں نے سچے عقائد چھوڑ دیئے تو آخر دجّال وغیرہ کو خدا ماننے لگ گئے“۔ (ابھی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی حکومتیں بھی دنیاوی طاقتوں کو خدا ماننے لگ گئی ہیں۔ ان کی جھولی میں گرنے لگ گئی ہیں۔ اور یہ آجکل ہمیں ہر جگہ نظر آتا ہے۔ پس افراد سے لے کر حکومتوں تک، مسلمان حکومتوں تک کا یہی حال ہے) ”کیونکہ دجّال میں تمام صفات خدائی کے تسلیم کرتے ہیں۔ پس جب اس میں تمام صفات خدائی کے مانتے ہو تو جو اُسے خدا کہے اُس کا اِس میں کیا قصور ہوا؟“ فرمایا ”خود ہی تو تم خدائی کا چارج دجّال کو دیتے ہو۔ پروردگار چاہتا ہے کہ جیسے عقائد درست ہوں ویسے ہی اعمال صالحہ بھی درست ہوں اور ان میں کسی قسم کا فساد نہ رہے۔ اس لئے صراط مستقیم پر ہونا ضروری ہے“۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”خدا نے بار بار مجھے کہا ہے کہ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰن“۔ فرماتے ہیں کہ ”اس کی تعلیم ہے خدا واحد لاشریک ہے۔ جو قرآن نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے۔“

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 421-420۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

سب بھلائیاں قرآن کریم میں تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کا حق بجا لاؤ اور جو بندوں کے حق ہیں ان کو بھی ادا کرو۔

پس خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھنا اور اس کی پوری اطاعت کرنا اور اس کا حق ادا کرنا، یہ پھر اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس کی عبادت کا بھی حق ادا کیا جائے۔ چنانچہ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اس سلسلہ کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔ ہم کیوں احمدی ہوئے ہیں؟ کیا مقصد تھا آپ کی بیعت میں آنے کا؟ کیوں آپ نے سلسلہ قائم کیا؟ فرمایا تا کہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو اور دعا اور عبادت کی حقیقت کا علم ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ خطا کار ہے۔ اسی طرح پر یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے“۔ (ایک شخص دعا کرتا ہے کوشش نہیں کرتا۔ تدبیر نہیں کرتا۔ تدبیر کرنے کا بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، تو وہ بھی خطا کار ہے۔ غلطی پر ہے۔ اسی طرح پر جو تدبیر کرتا ہے اور دعا نہیں کرتا وہ ملحد ہے۔) ”مگر تدبیر اور دعا دونو باہم ملا

دینا اسلام ہے۔'' (اسلام کی تعلیم کیا ہے کہ تدبیر بھی کرو۔ کوشش کرو۔ اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ، اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ، اپنی پوری طاقتوں کے ساتھ جو تم دنیاوی کوشش کر سکتے ہو کرو۔ اور اسی طرح دعا بھی کرو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑاؤ اور بہت دعا کرو کہ اصل نتیجہ اس تدبیر کا خدا تعالیٰ نے پیدا کرنا ہے اور اگر یہ چیزیں ہیں تو آپ نے فرمایا پھر یہ اسلام ہے۔) فرماتے ہیں کہ ''اسی واسطے میں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے۔ اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔ اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدّنظر رکھ کر فرمایا ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدّم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایتِ اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے۔ مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدّنظر رکھے''۔ فرمایا کہ ''مومن جب اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں (خیال) گزرتا ہے کہ مَیں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں جب تک اُس کا فضل اور کرم نہ ہو''۔ (بعض لوگوں کو بڑا مان ہوتا ہے۔ بڑا زعم ہوتا ہے کہ ہم بڑے عبادت گزار ہیں۔ بڑے نمازیں پڑھنے والے ہیں۔ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ایک حقیقی مومن تو یہ سوچتا ہے کہ عبادت کی توفیق دینا بھی اللہ تعالیٰ کا ہی فضل ہے''۔ فرمایا کہ ''اس لئے وہ معاً کہتا ہے۔ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ اِک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ اسلام ہی نے اس کو سمجھا ہے۔'' آپ فرماتے ہیں ''پس اسلام کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ اس میں داخل ہونے والا اس اصل کو مضبوط پکڑ لے۔ تدبیر بھی کرے اور مشکلات کے لئے دعا بھی کرے اور کراوے۔ اگر اِن دونوں پلڑوں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں چلتا ہے۔ اس لئے ہر ایک مومن کے واسطے ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے۔'' فرماتے ہیں کہ ''مگر اس زمانے میں مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے۔ بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شئے قرار دیا جاتا ہے۔ یہ سارا اثر یورپ کی تقلید سے ہوا ہے۔ یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے۔'' (اب یہاں یورپ میں اللہ تعالیٰ پہ ایمان تو بہت حد تک کم ہو رہا ہے۔ atheist تعداد میں بہت زیادہ بڑھ رہے ہیں اور مسلمان سمجھتے ہیں کہ شاید ان کی ترقی کا راز اسی میں ہے لیکن اس کا انجام اچھا نہیں ہونا۔) آپ نے فرمایا ''یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دُور کرے۔ چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی غرض کے لئے قائم کیا ہے۔'' (اور جو احمدی ہیں انہوں نے دنیا کے اثر نہیں لینے۔ دنیا داری کے اثر نہیں لینے۔ خدا تعالیٰ پر یقین نہ کرنے والوں کے اثر نہیں لینے بلکہ ان کو خدا تعالیٰ کے وجود سے، خدا تعالیٰ کی ذات سے آگاہ کرنا ہے اور حقیقی اسلام کے بارے میں ان کو بتانا ہے۔ یہ ایک احمدی کا کام ہے۔) فرمایا ''تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے۔'' (ملفوظات جلد 6 صفحہ 269-268۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

لوگ سمجھتے ہیں دعا کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک احمدی کا ایمان ایسا ہونا چاہئے جہاں اسے قبولیت دعا پر یقین ہو وہاں قبولیت دعا کے تجربات بھی ہوں۔ پس یہ ہے وہ حالت جو ایک احمدی کو پیدا کرنی چاہئے اور جب یہ حالت ہو گی تو تب ہی پھر اعتقادی مضبوطی بھی پیدا ہو گی۔ انسان عارضی خداؤں کے پیچھے نہیں جائے گا بلکہ معبود حقیقی کی پہچان کر کے صرف اور صرف اس کے آگے جھکے گا اور اس معبود حقیقی کی پہچان اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی معراج کے اسلوب ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پر اترنے والی کتاب اور اپنے عمل سے سکھائے۔ اس لئے یہ معرفت اور دعا کی حقیقت اس وقت تک ظاہر نہیں ہو سکتی جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پختہ تعلق پیدا نہ کریں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سلسلہ کے قیام اور اپنی بعثت کی غرض بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ ''اگر ہماری جماعت میں سے کوئی ناواقف ہو تو وہ واقف ہو جائے۔'' (اگر کسی کو نہیں پتا تو اسے پتا لگ جانا چاہئے) ''کہ اس سلسلہ کے قائم کرنے سے اللہ تعالیٰ کی کیا غرض ہے؟ اور ہماری جماعت کو کیا کرنا چاہئے؟ اور یہ بھی غلطی ہے کہ کوئی اتنا ہی سمجھ لے کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا ہی نجات ہے۔ اس لئے ضرورت پڑی ہے کہ میں اصل غرض بتاؤں کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے؟'' (صرف بیعت کرنے سے نجات نہیں ملے گی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے''۔ فرمایا ''سب لوگ یاد رکھو کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا یا مجھ کو امام سمجھ لینا اتنی ہی بات نجات کے واسطے ہر گز کافی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے۔ وہ زبانی باتوں کو نہیں دیکھتا''۔ فرمایا ''نجات کے واسطے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے وہی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اوّل سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی یقین کرے اور قرآن شریف کو کتاب اللہ سمجھے کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ قیامت تک اب اَور کوئی کتاب یا شریعت نہ آئے گی۔ یعنی قرآن شریف کے بعد اب کسی کتاب یا شریعت کی ضرورت نہیں ہے۔ دیکھو خوب یاد رکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ یعنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی شریعت اور نئی کتاب نہ آئے گی۔ نئے احکام نہ آئیں گے۔ یہی کتاب اور یہی احکام رہیں گے۔'' فرماتے ہیں کہ ''جو الفاظ میری کتابوں میں نبی یا رسول کے میری نسبت پائے جاتے ہیں اس میں ہر گز یہ منشاء نہیں ہے کہ کوئی نئی شریعت یا نئے احکام سکھائے جاویں۔ بلکہ منشاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی ضرورتِ حقّہ کے وقت کسی کو مامور کرتا ہے تو ان معنوں سے کہ مکالماتِ الٰہیہ کا شرف اس کو دیتا ہے اور غیب کی خبریں اس کو دیتا ہے۔ اُس پر نبی کا لفظ بولا جاتا ہے اور وہ مامور نبی کا خطاب پاتا ہے۔ یہ معنی نہیں ہیں کہ نئی شریعت دیتا ہے یا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو نعوذ باللہ منسوخ کرتا ہے۔ بلکہ یہ جو کچھ اسے ملتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی سچی اور کامل اتباع سے ملتا ہے اور بغیر اِس کے مل سکتا ہی نہیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جب زمانہ میں گناہ کثرت سے ہوتے ہیں اور اہل دنیا ایمان کی حقیقت نہیں سمجھتے اور ان کے پاس پوست یا ہڈی رہ جاتی ہے اور مغز اور لُبّ نہیں رہتا۔ ایمانی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور شیطانی تسلّط اور غلبہ بڑھ جاتا ہے۔ ایمانی ذوق اور حلاوت نہیں رہتی۔ ایسے وقتوں میں عادت اللہ اِس طرح پر جاری ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک کامل بندہ کو جو خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت میں فنا شدہ اور محو ہوتا ہے اپنے مکالمہ کا شرف بخش کر بھیجتا ہے اور اب اِس وقت اُس نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔'' (آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت اس نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے) ''کیونکہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں الٰہی محبت بالکل ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ اگرچہ عام نظر میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے بھی قائل ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زبان سے تصدیق کرتے ہیں۔ بظاہر نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ روحانیت بالکل نہیں رہی۔ اور دوسری طرف ان اعمال صالحہ کے مخالف کام کرنا ہی شہادت دیتا ہے کہ وہ اعمال اعمالِ صالحہ کے رنگ میں نہیں کئے جاتے۔'' (جو اعمال کئے جا رہے ہیں وہ اعمال صالحہ کے مخالف ہیں۔ مسلمانوں کی اکثر کی یہی حالت نظر آ رہی ہے۔) فرمایا ''بلکہ رسم اور عادت کے طور پر کئے جاتے ہیں۔'' (بعض کام اگر کئے بھی جاتے ہیں تو رسمی طور پر کئے جاتے ہیں۔ یہ عادت پڑ گئی ہے اس وجہ سے کئے جاتے ہیں۔ ان کو اس کی روح اور اس کی حقیقت کا علم نہیں ہے) ''کیونکہ ان میں اخلاص اور روحانیت کا شمّہ بھی نہیں ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ان اعمال صالحہ کے برکات اور انوار ساتھ نہیں ہیں۔'' (اعمال صالحہ کی حقیقت کو جانتے ہوئے اگر اعمال بجا لائے جائیں، خدا کو راضی کرنے کے لئے بجا لائے جائیں تو اس کے ساتھ کچھ نتیجے بھی ہونے چاہئیں۔ اس کی برکات ہونی چاہئیں۔) فرماتے ہیں ''خوب یاد رکھو کہ جب تک سچے دل سے اور روحانیت کے ساتھ یہ اعمال نہ ہوں کچھ فائدہ نہ ہو گا اور یہ اعمال کام نہ آئیں گے۔ اعمالِ صالحہ اسی وقت اعمالِ صالحہ کہلاتے ہیں جب ان میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ صلاح کی ضدّ فساد ہے۔ صالح وہ ہے جو فساد سے مبرّا منزّہ ہو۔ جن کی نمازوں میں فساد ہے اور نفسانی اغراض چھپے ہوئے ہیں ان کی نمازیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہر گز نہیں ہیں اور وہ زمین سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی ہیں کیونکہ ان میں اخلاص کی روح نہیں اور وہ روحانیت سے خالی ہیں۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سلسلہ کی ضرورت کیا ہے؟'' (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر جو نیا سلسلہ قائم کر دیا۔ اس کی کیا ضرورت تھی؟) فرماتے ہیں کہ وہ لوگ کہتے ہیں ''کیا ہم نماز روزہ نہیں کرتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا کہ ''وہ اس طرح پر دھوکہ دیتے ہیں اور کچھ تعجب نہیں کہ بعض لوگ جو ناواقف ہوتے ہیں ایسی باتوں کو سن کر دھوکا کھا جاویں اور ان کے ساتھ مل کر یہ کہہ دیں کہ جس حالت میں ہم نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور وِرد وظائف کرتے ہیں پھر کیوں (ایک نئی جماعت پیدا کر کے) یہ پھوٹ ڈال دی۔'' فرمایا ''یاد رکھو کہ ایسی باتیں کم سمجھی اور معرفت کے نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ میرا اپنا کام نہیں ہے۔ یہ پھوٹ اگر ڈال دی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے۔'' (مَیں نے جماعت کو قائم نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا میں نے تو جماعت قائم نہیں کی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا تھا کہ جماعت قائم کرو اور اس نے یہ جماعت بنائی ہے۔ اگر تم کہتے ہو پھوٹ ڈال دی تو پھر اللہ تعالیٰ پہ الزام آتا ہے۔ مجھ پہ الزام نہیں آتا۔) فرمایا کہ ''جس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے''۔ (وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ اُس سے پوچھو کیوں یہ جماعت بنا دی ہے۔) فرماتے ہیں ''کیونکہ ایمانی حالت کمزور ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ ایمانی وقت بالکل ہی معدوم ہی ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ حقیقی ایمان کی روح پھونکے جو اس سلسلہ کے ذریعہ سے اس نے چاہا ہے۔ ایسی صورت میں ان لوگوں کا اعتراض بے جا اور بیہودہ ہے۔ پس یاد رکھو کہ ایسا وسوسہ ہر گز ہر گز کسی کے دل میں نہیں آنا چاہئے اور اگر پورے غور اور فکر سے کام لیا جاوے تو یہ وسوسہ آ ہی نہیں سکتا۔ غور سے کام نہ لینے کے سبب ہی سے وسوسہ آتا ہے جو ظاہری حالت پر نظر کر کے کہہ دیتے ہیں کہ اَور بھی مسلمان ہیں۔ اس قسم کے وسوسوں سے انسان جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔'' فرماتے ہیں کہ ''مَیں نے بعض خطوط اس قسم کے لوگوں کے دیکھے ہیں۔'' (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بیعت کرنے کے بعد بھی بعض لوگوں کے خطوط آتے تھے) ''جو بظاہر ہمارے سلسلہ میں ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سے جب یہ کہا گیا کہ دوسرے مسلمان بھی بظاہر نماز پڑھتے ہیں اور کلمہ پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور نیک معلوم ہوتے ہیں، پھر اس نئے سلسلہ کی کیا حاجت ہے؟'' آپ فرماتے ہیں کہ ''یہ لوگ باوجودیکہ ہماری بیعت میں داخل ہیں ایسے وسوسے اور اعتراض سن کر لکھتے ہیں کہ ہم کو اس کا جواب نہیں آیا۔ ایسے خطوط پڑھ کر مجھے ایسے لوگوں پر افسوس اور رحم آتا ہے کہ انہوں نے ہماری اصل غرض اور منشاء کو نہیں سمجھا۔ وہ صرف دیکھتے ہیں کہ رسمی طور پر یہ لوگ ہماری طرح شعائرِ اسلام بجا لاتے ہیں اور فرائضِ الٰہی ادا کرتے ہیں حالانکہ حقیقت کی روح ان میں نہیں ہوتی۔ اس لیے یہ باتیں اور وساوس سحر کی طرح کام کرتے ہیں۔ وہ ایسے وقت نہیں سوچتے کہ ہم حقیقی ایمان پیدا کرنا چاہتے ہیں جو انسان کو گناہ کی موت سے بچا لیتا ہے اور ان رسوم و عادات کے پیرو لوگوں میں وہ بات نہیں۔ ان کی نظر ظاہر پر ہے حقیقت پر نگاہ نہیں۔ ان کے ہاتھ میں چھلکا ہے جس میں مغز نہیں۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 235 تا 239۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جب آپ کی بعثت کا مقصد اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کروانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی پہچان کروانا ہے۔ قرآن کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کروانا ہے تو ہم جو آپ کے ماننے والے ہیں ہمیں اس کے مطابق اپنی اعتقادی اور عملی حالتوں کی اصلاح بھی کرنی چاہئے۔ اور صرف ظاہری طور پر یہ نہ دیکھ لیں۔ اگر ہم بھی یہی سمجھتے ہیں کہ دوسرے مسلمان بھی ہماری طرح ہیں۔ نمازیں روزہ رکھتے ہیں اور کوئی فرق نہیں۔ اگر فرق نہیں نظر آتا تو ہمیں فکر کرنی چاہئے۔ ہماری عبادتوں میں، ہمارے درودمیں، ہمارے اذکار میں یہ فرق ہونا چاہئے۔ ہماری خدمت خلق میں ایک دلی جذبہ اور روح ہونی چاہئے جبکہ دوسروں میں وہ نظر نہیں آتا۔

پھر ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا ہماری بیعت یہ حقیقی رنگ لئے ہوئے ہے یا صرف زبانی باتیں ہی ہیں۔ کیا ہماری عبادتیں اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک سمجھتے ہوئے اس کے لئے ہیں یا نہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو پنج وقتہ نماز بھی ادا کرتے ہیں لیکن روح سے ادا نہیں کرتے۔ بہت سے احمدیوں میں سے بھی ایسے ہیں کہ پانچ وقتہ نمازیں بھی ادا نہیں کرتے اور ملنے پر مجھے بھی کہہ دیتے ہیں کہ دعا کریں کہ ہم ادا کیا کریں۔ حالانکہ یہ تو ایک بنیادی چیز ہے جو ہر احمدی کا فرض ہے۔ ہر مومن کا فرض ہے، ہر مسلمان کا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے بعد تو ایک دلی شوق سے اور ذوق سے نمازیں ادا ہونی چاہئیں، نہ یہ کہ نمازیں پوری نہ پڑھیں اور آ کے کہہ دیا کہ دعا کریں کہ ہم نمازیں پڑھ لیں۔ جب یہ احساس ہے کہ نمازیں نہیں پڑھتے تو پھر کوئی تدبیر بھی کرنی پڑے گی۔ خود کوشش کرنی پڑے گی۔ خود کوشش اور دعا کیوں نہیں کرتے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ جب کہتے ہیں تو صرف منہ سے کہنے کی بجائے ان الفاظ کو دل کی گہرائی سے دہراتے ہوئے اس پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مانا ہے تو پھر آپ کا ہر عمل ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ عبادتوں کے ساتھ ساتھ آپ کے اعلیٰ اخلاق ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ معاشرتی تعلقات ہیں، گھریلو تعلقات ہیں، بیویوں سے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ آپ نے ہمارے لئے پیش فرمایا۔ لیکن بہت سارے ایسے ہیں جو گھروں میں فساد پیدا کرتے ہیں ان کے جذبات کا خیال رکھنا آپ نے ہمیں سکھایا۔ بچوں سے شفقت سے پیش آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔ دوسروں کے عمومی جذبات کا خیال رکھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔ لڑائی جھگڑوں سے بچنا آپ نے اس کی تلقین بھی کی اور ہمیں سکھایا اور اپنے عمل سے دکھایا۔ امانت میں خیانت نہ کرنا اس کی تو سخت تلقین اسلام کی تعلیم میں بھی ہے اور آپ نے ہمیں کر کے دکھائی۔ جیسے بھی حالات ہوں عاجزی اور انکساری دکھانا، سچائی کے اعلیٰ ترین معیار قائم کرنا اور کون سا ایسا خُلق ہے جس کی معراج ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں نظر نہیں آتی۔ اگر ہم حقیقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مانتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی غلامی میں بھیجا ہوا زمانے کا امام مانتے ہیں تو پھر اپنے عملوں کو بھی، اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی ہمیں بلند کرنا ہوگا۔ قرآن کریم کے احکامات کو دیکھ کر، اس کے اوامر و نواہی کو دیکھ کر ہمیں جائزہ لینا ہوگا کہ کون کون سی نیک باتوں کو ہم کرنے والے ہیں اور کون سی ہم نہیں کر رہے۔ کون سی برائیوں کو ہم چھوڑ رہے ہیں اور کن کو ہم نہیں چھوڑ رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام اور دعوے کو صحیح رنگ میں پہچاننے کی ضرورت ہے۔

پس یہ زمانہ جو دنیا کو اللہ تعالیٰ سے دور لے گیا ہے اور ترقی کے نام پر ہر روز ہر آنے والا دن دور لے جانے کے لئے ایک نئی کوشش کرتا چلا جا رہا ہے اس وقت میں یہ احمدی کا ہی کام ہے کہ اپنے تعلق باللہ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور ہر چڑھنے والا دن اس معرفت میں ترقی کرنے والا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت صرف زبانی دعویٰ نہ ہو۔ اس کے صرف نعرے نہ لگائے جائیں بلکہ اس عشق و محبت کا اظہار آپ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنا کر ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ نعرے تو آپ کے نام کے لگا لئے اور اس کے بعد ظلم بھی آپ کے نام پر ہو رہا ہے۔ آجکل مسلمانوں کی یہی حالت ہے۔ اب دیکھتے ہیں بہت ساری تنظیمیں بنی ہوئی ہیں۔ حکومتیں بھی اور تنظیمیں بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ظلم کر رہی ہیں۔ وہ رحمت للعالمین جو تمام زمانے کے لئے رحمت بن کر آیا تھا ان کو انہوں نے اپنے عملوں سے ظلم کا نشان بنا دیا ہے گو ان کی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے اس زمانے میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور یہی ہم کوشش کرتے چلے جا رہے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ پس ہمیں اس حقیقی تصویر کو پیش کرنے کے لئے آپ کے ہر اسوہ کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی حکومت اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ہر وقت اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ ہمارا ہر عمل اعمال صالحہ میں شمار ہونے والا عمل ہو۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم ہر لمحہ اور ہر روز بلکہ ہر لمحہ اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے شیطان سے دور ہونا ہے اور رحمان کے قریب ہونا ہے۔ ورنہ جیسا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے غیر بھی نمازیں پڑھتے ہیں لیکن اکثر ان کی نمازیں زمین پر ہی رہ جاتی ہیں وہ عرش پر نہیں جاتیں۔ عرش کے خدا کو ان نمازوں سے کوئی بھی غرض نہیں ہے کیونکہ ان میں اخلاص نہیں ہے۔ ان میں دنیا کی ملونی ہے۔ ایسی نمازیں ہیں جو ہلاکت ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد، یہ تنبیہ ہمیں سوچنے اور فکر کرنے کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے اور آپ کی بیعت کی حقیقت کو سمجھنے والی ہونی چاہئے۔

حقیقی نماز کیا ہے؟ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''نماز اُس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کر لے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اُس وقت کہا جائے گا کہ اس کی نماز نماز ہے۔ مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اُس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں''۔ فرماتے ہیں ''بہت سی مخلوق ایسی ہے کہ لوگ ان کو مومن اور راستباز سمجھتے ہیں مگر آسمان پر ان کا نام کافر ہے۔ اس واسطے حقیقی مومن اور راستباز وہی ہے جس کا نام آسمان پر مومن ہے۔ دنیا کی نظر میں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ کہلاتا ہو۔'' (اب دنیا ہمیں کافر کہتی ہے تو ہمیں اس کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں اگر ہمارے عمل نیک ہیں۔ اگر ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ مؤمن کہتا ہے۔) فرماتے ہیں کہ ''حقیقت میں یہ بہت ہی مشکل گھاٹی ہے کہ انسان سچا ایمان لاوے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل اخلاص اور وفاداری کا نمونہ دکھلاوے۔ جب انسان سچا ایمان لاتا ہے تو اس کے بہت سے نشانات ہو جاتے ہیں۔ قرآن شریف نے سچے مومنوں کی جو علامات بیان کی ہیں وہ ان میں پائی جاتی ہیں۔ ان علامات میں سے ایک بڑی علامت جو حقیقی ایمان کی ہے وہ یہی ہے کہ جب انسان دنیا کو پاؤں کے نیچے کچل کر اس سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے باہر آ جاتا ہے''۔ دنیا پھر اس کے پاس نہیں رہتی۔ اصل مقصد خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہوتا ہے۔ دنیا تو ساتھ مل ہی جاتی ہے۔ فرمایا ''اس طرح پر جب انسان نفسانیت کی کینچلی سے باہر آ جاتا ہے تو وہ مومن ہوتا ہے اور ایمان کامل کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ الَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل:129)۔ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو تقویٰ سے بھی بڑھ کر کام کرتے ہیں یعنی محسنین ہوتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 241-240۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ حقیقی نیکی کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ: ''تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا''۔ (کسی کا مال نہیں اڑایا۔) ''نقب زنی نہیں کی۔ چوری نہیں کرتا۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔'' فرماتے ہیں ''ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو۔ بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوعِ انسان کی خدمت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے یہاں فرمایا ہے: اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ الَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔ یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اُس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا، خون نہیں کیا، چوری نہیں کی، ڈاکہ نہیں مارا اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی صدق و وفا کا نمونہ انہوں نے نہیں دکھایا۔ یا نوع انسان کی کوئی خدمت نہیں کی اور اس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔ پس جاہل ہوگا وہ شخص جو ان باتوں کو پیش کر کے اسے نیکوکاروں میں داخل کرے۔ کیونکہ یہ تو بدچلنیاں ہیں۔ صرف اتنے خیال سے اولیاء اللہ میں داخل نہیں ہو جاتا۔'' فرمایا کہ ''بدچلنی کرنے والے، چوری یا خیانت کرنے والے، رشوت لینے والے کے لئے عادت اللہ میں ہے کہ اسے یہاں سزا دی جاتی ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک سزا نہیں پا لیتا۔ یاد رکھو کہ صرف اتنی ہی بات کا نام نیکی نہیں ہے۔ تقویٰ ادنیٰ مرتبہ ہے۔ اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی برتن کو اچھی طرح سے صاف کیا جاوے تا کہ اس میں اعلیٰ درجہ کا لطیف کھانا ڈالا جائے۔ اب اگر کسی برتن کو خوب صاف کر کے رکھ دیا جائے لیکن اس میں کھانا نہ ڈالا جائے تو کیا اس سے پیٹ بھر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا وہ خالی برتن طعام سے سیر کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح پر تقویٰ کو سمجھو۔ تقویٰ کیا ہے؟ نفسِ اَمّارہ کے برتن کو صاف کرنا''۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 241 تا 243۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس برتن کو صاف کر کے اس میں پھر نیک اعمال کا کھانا بھرنا اور پھر اسے کھانا ہی وہ اصل بات ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے اور اس کی رضا حاصل کرنے والا بناتی ہے۔

بہت بڑی بڑی برائیوں میں سے ایک برائی اور گناہ جھوٹ ہے۔ اس سے بچنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''مَیں نے غور کیا ہے قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں اُن کی پابندی نہیں کی جاتی۔ ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کر لی جاتی ہے۔ یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رِجس کے ساتھ رکھا ہے۔ مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ انسان صدّیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 120۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک اعلیٰ خُلق پردہ پوشی ہے جو صرف خُلق ہی نہیں بلکہ اس سے انسان بہت سے جھگڑوں اور فسادوں سے بھی بچتا ہے اور دنیا کو بھی بچاتا ہے۔ چنانچہ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''مَیں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں باہم نزاعیں بھی ہو جاتی ہیں اور معمولی

نزاع سے پھر ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگتا ہے‘‘۔ (ذراسی معمولی رنجشیں ہوتی ہیں اور پھر وہ بڑھتے بڑھتے اتنی ہو جاتی ہیں کہ ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگ جاتے ہیں) ’’اور اپنے بھائی سے لڑتا ہے۔ یہ بہت ہی نامناسب حرکت ہے‘‘۔ فرمایا ’’یہ نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ ایک اگر اپنی غلطی کا اعتراف کرلے تو کیا حرج ہے۔‘‘ (دو لڑ رہے ہیں تو ایک صلح کرنے کے لئے مان لے۔) فرمایا ’’بعض آدمی ذرا ذراسی بات پر دوسرے کی ذلّت کا اقرار کئے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستّار ہے۔ پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا۔ چاہئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اس کی عزت و آبرو پر حملہ نہ کرے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ ایک مُلّا نے کہا کہ یہ آیت غلط لکھی ہے۔ بادشاہ نے اُس وقت اُس آیت پر دائرہ کھینچ دیا کہ اس کو کاٹ دیا جائے گا۔ جب وہ چلا گیا تو اُس دائرے کو کاٹ دیا۔ جب بادشاہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے کہا کہ دراصل وہ غلطی پر تھا۔‘‘ (جو مُلّا میری اصلاح کرنے آیا تھا وہ غلطی پر تھا۔) ’’مگر مَیں نے اُس وقت دائرہ کھینچ دیا کہ اس کی دلجوئی ہو جاوے۔‘‘ (اس کے دل میں شرمندگی نہ ہو کہ مَیں اس سے بحث کروں۔) فرماتے ہیں کہ ’’یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی۔‘‘ فرماتے ہیں ’’تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔ خدا اُن کا پردہ پوش ہو جاتا ہے۔ جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں۔ ایسے لوگ میری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فائدہ ہو بھی تو کس طرح جبکہ ایک ظلم تو اندر ہی رہا۔ اگر وہی جوش، رعونت، تکبر، عُجب، ریا کاری، سریع الغضب ہونا باقی ہے جو دوسروں میں بھی ہے تو پھر فرق ہی کیا ہے؟‘‘ فرماتے ہیں ’’سعید اگر ایک ہی ہو اور وہ سارے گاؤں میں ایک ہی ہو تو لوگ کرامت کی طرح اس سے متاثر ہوں گے۔ نیک انسان جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر نیکی اختیار کرتا ہے اس میں ایک ربّانی رُعب ہوتا ہے اور دلوں میں پڑ جاتا ہے کہ یہ باخدا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے خدا تعالیٰ اپنی عظمت سے اس کو حصہ دیتا ہے اور یہی طریق نیک بختی کا ہے۔‘‘ فرمایا: ’’پس یاد رکھو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھائیوں کو دکھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع اخلاق کے مُتمّم ہیں اور اِس وقت خدا تعالیٰ نے آخری نمونہ آپؐ کے اخلاق کا قائم کیا ہے۔‘‘ (سارے جو دنیا کے اخلاق ہیں آپ پہ آکے ختم ہو گئے۔ فرمایا آپ نمونہ ہیں ہر ایک کے لئے۔) فرماتے ہیں ’’اِس وقت بھی اگر وہی درندگی رہی تو پھر سخت افسوس اور کم نصیبی ہے۔‘‘ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا دعویٰ ہے، آپ کے غلام کی بیعت کا دعویٰ ہے تو اپنے اخلاق کو بھی اعلیٰ کرنا ہوگا۔ اگر ہم پھر بھی اسی طرح رہیں گے، ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچتے رہیں، درندگی رہے، ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں تو سخت افسوس ہے اور کم نصیبی ہے۔) فرمایا ’’پس دوسروں پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اس میں گرفتار ہو جاتا ہے اگر وہ عیب اس میں نہیں۔ لیکن اگر وہ عیب سچ مچ اس میں ہے تو اس کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ سے ہے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں پر معاً ناپاک الزام لگا دیتے ہیں۔ ان باتوں سے پرہیز کرو۔ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی۔ اور ہمسایوں سے نیک سلوک کرو۔ اور اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو اور سب سے پہلے شرک سے بچو کہ یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 341 تا 344۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اپنے بھائی کی غلطی کو دیکھ کر کیا طریق اختیار کرنا چاہئے؟ آپ اس کی مزید وضاحت فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ’’صلاح، تقویٰ نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہئے‘‘۔ فرماتے ہیں ’’مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذراسی بات سے چِڑ جاتے ہیں۔ عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے۔ اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اُسے بچالے۔ یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سرِ دست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس سے باز آ جا۔ پس جیسے رِفق، حِلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو، ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے؟‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے۔ چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ کا مصداق ہو جاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 368-369۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر مغلوب الغضب غلبے اور نصرت سے محروم ہو جاتے ہیں، مدد سے محروم ہو جاتے ہیں۔ جن کو غصہ آتا ہے ان کے بارے میں بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کُند ہوتا ہے۔‘‘ (غصہ میں آنے والے کی عقل ماری جاتی ہے۔) ’’اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے‘‘۔ فرماتے ہیں ’’غضب نصف جنون ہے۔ جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’ہماری جماعت کو چاہئے کہ کُل ناکردنی افعال سے دُور رہا کریں۔ وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے۔ سو دیکھو اگر تم لوگ ہمارے اصل مقصد کو نہ سمجھو گے اور شرائط پر کاربند نہ ہو گے‘‘ (جن شرائط پر بیعت کی ہے) ’’تو ان وعدوں کے وارث تم کیسے بن سکتے ہو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 127-126۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس وعدوں کا حصہ بننے کے لئے، آپ کی دعاؤں سے فیض پانے کے لئے اگر کسی میں بری عادتیں ہیں تو ان حالتوں کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ یہاں بھی جلسے پر بہت سے لوگ اس لئے آتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے حصہ لیں۔ لیکن اگر عملی حالت ٹھیک نہیں ہے تو دعاؤں سے حصہ کس طرح ملے گا۔ یہ تو آپ نے خود ہی فرما دیا۔

غصہ کی بجائے کس قسم کی حالت ایک مومن کی ہونی چاہئے؟ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ’’ایسا نہ ہو کہ تمہارا اِس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کر دے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔‘‘ (یہاں بھی جلسے پہ لوگ آتے ہیں۔ بعض نوجوان لڑائیاں بھی کر لیتے ہیں۔ بعض پرانی رنجشوں کو لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جب یہ چیزیں باہر نکلتی ہیں تو سلسلہ بدنام ہوتا ہے۔ فرمایا کہ ’’سب نبیوں کو گالیاں دی گئی ہیں۔ یہ انبیاء کا ورثہ ہے۔ ہم اس سے کیونکر محروم رہ سکتے تھے۔‘‘ (ہمیں بھی لوگ گالیاں دیتے ہیں۔) ’’ایسے بن جاؤ کہ گویا مسلوب الغضب ہو۔ تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے۔‘‘ (اب یہ تو غیروں کے لئے فرمایا کہ غیر بھی تمہیں گالیاں دیتے ہیں تو تم نے اپنا غصہ دبانا ہے۔ لیکن آپس میں تو بالکل ہی یہ حالت نہیں ہونی چاہئے کہ ایک دوسرے پہ غصّے کا اظہار ہو رہا ہو۔) فرمایا کہ ’’دیکھو اگر کچھ بھی تاریکی کا حصہ ہے تو نُور نہیں آئے گا۔ نُور اور ظلمت جمع نہیں ہو سکتے۔ جب نُور آ جائے گا تو ظلمت نہیں رہے گی۔ تم اپنے سارے ہی قویٰ کو پورے طور سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگا دو۔ جو جو کمی کسی قوت میں ہو اسے اُس پان والے کی طرح جو گندے پان تلاش کر کے پھینک دیتا ہے اپنی گندی عادات کو نکال پھینکو اور سارے اعضاء کی اصلاح کر لو۔ یہ نہ ہو کہ نیکی کرو اور نیکی میں بدی ملا دو۔ توبہ کرتے رہو۔ استغفار کرو۔ دعا سے ہر وقت کام لو‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 128۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرماتے ہیں کہ ’’ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو، خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو، بچو۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 303۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں اور آپ کی بیعت میں آ کر آپ کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے والے اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو استعمال کرنے والے ہوں اور دنیا کو بھی اس حقیقت سے آگاہ کرنے والے ہوں۔

جلسہ کے دنوں میں اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ ادھر ادھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہوں۔ تمام تقریریں سنیں۔ ہر تقریر کسی نہ کسی رنگ میں علمی، اعتقادی اور روحانی ترقی کا ذریعہ بنتی ہے۔ شعبہ تربیت بھی اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرے کہ بغیر کسی جائز وجہ کے لوگ اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ گاہ میں بیٹھیں۔ جلسہ سننے کے لئے آئیں اور اس کی کوشش کریں۔ اسی طرح تمام شامل ہونے والے ڈیوٹی دینے والوں سے بھی مکمل تعاون کریں۔ پارکنگ میں بھی، سکیننگ کے وقت بھی بعض دفعہ لمبی لائنیں لگ جاتی ہیں۔ کھانے کے وقت بھی بعض دفعہ مشکلات پیش آتی ہیں۔ اسی طرح بیوت الخلاء میں بھی اور وہاں بھی اگر صفائی کی ضرورت ہو تو صفائی کا خود بھی خیال رکھیں۔ صرف یہ نہ دیکھیں کہ صفائی کرنے والے موجود ہیں تو صفائی کر دیں گے بلکہ خود صفائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ صفائی بھی، نظافت بھی ایمان کا حصہ ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء حدیث 534)

اسی طرح کارکنان بھی ہر جگہ جہاں بھی ڈیوٹی پر ہیں انتہائی خوش اخلاقی سے ہر ایک سے پیش آئیں۔ جو بھی حالات ہوں کسی کارکن اور کارکنہ کے اخلاق ایسے نہ ہوں جو غلط اثر ڈالنے والے ہوں۔ ہمیشہ مسکراتے ہوئے خدمت کریں چاہے جو بھی حالات گزر جائیں۔ خاص طور پر شامل ہونے والے بھی اور ڈیوٹی دینے والے بھی یہ خیال بھی رکھیں کہ انہوں نے اپنے ماحول پر بھی نظر رکھنی ہے اور گہری نظر رکھنی ہے اور یہ سیکیورٹی کے لئے بڑی ضروری چیز ہوتی ہے اور آجکل کے حالات میں یہ خاص طور پر بہت ضروری ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ان دنوں میں دعاؤں اور ذکر الٰہی پر زیادہ زور دیں اس میں وقت گزاریں۔ اپنے لئے بھی دعائیں کریں۔ جماعت کے لئے بھی دعائیں کریں۔ مُسلم اُمّہ کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ زمانے کے امام کو پہچاننے والی ہو۔ اور عمومی طور پر دنیا کے لئے بھی دعا کرتے رہیں کہ جس طرح یہ تباہی کی طرف جا رہی ہے اللہ تعالیٰ اس کو تباہی سے بچالے اور عقل اور سمجھ دے اور یہ خدا تعالیٰ کی پہچان کرنے والے بن جائیں۔

☆...☆...☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 4 جنوری 2012ء میں مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے بارہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ 1995ء میں محترم ڈاکٹر صاحب امریکہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے آئے تو ایک طرف اپنے والد کے قائم کردہ فضل عمر میڈیکل سنٹر میرپور میں طبّی خدمات کا آغاز کیا تو دوسری طرف بطور قائد علاقہ سندھ خدمت کی توفیق پانے لگے اور اسی سال امیر ضلع میرپورخاص بھی مقرر ہوگئے۔ نیز کئی مرکزی کمیٹیوں کے ممبر بھی رہے اور میٹنگز کے لئے لمبا سفر کرکے مرکزِ سلسلہ تشریف لاتے رہے۔

امیر ضلع مقرر ہونے کے بعد آپ سال میں چند مرتبہ مذاکروں کا اہتمام کرتے۔ ان پروگراموں کی تیاری میں ذاتی محنت اور وسائل استعمال کرتے۔ ذاتی تعلقات کی بنیاد پر اہل علم افراد کو مدعو کرتے۔ مجالس ختم ہونے کے فوراً بعد خصوصی دعوت کا اہتمام ہوتا اور مہمانوں کے جانے کے بعد انتظامیہ کی میٹنگ بلالیتے کہ کون سے دوست تشریف نہیں لائے اور جو آئے تھے اُن کے تأثرات کیا تھے اور آئندہ اُن سے رابطہ کیسے رکھنا ہے وغیرہ۔ اس سے فارغ ہوکر وہ اپنے ہسپتال میں داخل مریضوں کا جائزہ لینے چلے جاتے، نہ جانے کب واپس لَوٹتے مگر علی الصبح فجر کی نماز میں موجود ہوتے۔ نماز فجر کے بعد کچھ آرام کرتے اور پھر ناشتے پر بطور مہمان نواز موجود ہوتے۔ الغرض اَنتھک انسان تھے۔

محترم ڈاکٹر صاحب ایسے نرم خُو تھے کہ کسی بھی جگہ پروگرام ہوتا تو وہاں کے کسی مریض یا اُس کے لواحقین کی درخواست کبھی نہ ٹالتے بلکہ مجلس سے پہلے اور بعد میں اُن کا یہی شغل معائنہ مریضاں جاری رہتا۔ آپ یوں بھی اُن دُوردراز علاقوں میں اکثر فری میڈیکل کیمپ لگایا کرتے تھے جہاں طبّی سہولتیں مفقود تھیں۔ اس لحاظ سے وسیع حلقۂ احباب بھی تھا اور حلقۂ مریضان بھی۔ اپنے مریضوں کے لئے دعائیں بھی کرتے اور لاعلاج مریضوں کے حق میں قبولیتِ دعا کے معجزات بھی دیکھتے۔

ایک دفعہ نصرت آباد اسٹیٹ میں مجلس مذاکرہ کے لئے پہنچے تو وہاں پولیس کی گاڑی موجود پائی۔ متعلّقہ تھانہ کے SHO اپنے عملہ کے ساتھ موجود تھے۔ ڈاکٹر صاحب سے بہت عقیدت و احترام سے ملے۔ وہ آپ کے زیرعلاج رہ چکے تھے۔ کہنے لگے کہ جب یہاں ڈاکٹر صاحب کی آمد کا سنا تو رہ نہ سکے اور ملنے چلے آئے۔ تھانیدار صاحب پھر ہماری مجلس میں بھی بیٹھے اور سوال بھی کئے۔ مجلس کے بعد کافی دیر تک ڈاکٹر صاحب مریضوں کے ساتھ مصروف رہے اور رات گئے فارغ ہوئے۔ اُس وقت اس علاقہ میں سفر کرنا خطرناک تھا لیکن تھانیدار صاحب کی ہدایت پر پولیس نے ہماری دو کاروں کو اسکواڈ کیا اور اپنے تھانہ کی حدود سے پچاس ساٹھ کلومیٹر آگے تک پہنچا کر بحفاظت رخصت کیا۔

محترم ڈاکٹر صاحب کا احترام اس قدر تھا کہ ایک مجلس میں آپ نے مرکزی ہدایت پر صرف 120 مہمانوں کو مدعو کیا۔ کئی احمدی اپنے ساتھ بھی مہمان لے کر آئے تھے جنہیں معذرت کے ساتھ واپس کرنا پڑا کہ آئندہ کسی مجلس میں بلائیں گے۔ حیرت تھی کہ اُس مجلس میں سارے مدعووین شامل ہوئے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کا میڈیکل سنٹر اور وہاں کی جماعت ایک ساتھ ترقی کررہے تھے جو بلاشبہ حاسدوں کی نظر میں کھٹکتی تھی۔ آپ اپنے ضلع کے احمدی بچوں کو تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کرکے انعامات بھی دیا کرتے تھے۔

جب کوئی مرکزی نمائندہ مرکزی پیغامات لے کر آپ کے ضلع میں پہنچتا تو مجلس عاملہ کے اجلاس میں ہدایات سننے کے بعد پہلے آپ خود ان کی تعمیل کا عہد کرتے اور پھر سب عہدیداران سے عہد لیتے اور واقعی اُن کی مساعی کی صدائے بازگشت سنائی دیا کرتی تھی۔

ڈاکٹر صاحب موصوف منکسرالمزاج اور انتہائی ہمدرد خلائق تھے۔ کسی کی تکلیف کا سنتے تو بے چین ہوکر اُس کی مدد کرنے کی کوشش کرتے۔ مریض کی آدھی بیماری تو اپنی شیریں گفتگو سے تسلّی دلاکر دُور کردیتے۔

...❁...❁...❁...

محترم ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 27 اپریل 2012ء میں محترم ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ ضلع چکوال کا ذکرخیر مکرم ریاض احمد ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع چکوال کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ محترم ماسٹر صاحب 14 مارچ 2012ء کو دھرکنہ میں بعمر 66 سال وفات پاکر احمدیہ قبرستان کلر کہار میں مدفون ہوئے۔

محترم ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب 4 دسمبر 1946ء کو (موضع دھرکنہ کے پہلے احمدی) مکرم احمد دین صاحب کے ہاں پیدا ہوئے جنہوں نے 1938ء میں حضرت میاں حسن الدین صاحب رضی اللہ عنہ آف بوچھال کلاں (جو رشتہ میں آپ کے پھوپھی زاد اور سسر تھے) کی تبلیغ سے حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی تھی۔

مکرم ماسٹر رشید احمد صاحب نے میٹرک 1962ء میں کرنے کے بعد جے وی اور ایف اے کے امتحانات پاس کئے اور فروری 1966ء سے استاد کی حیثیت سے سروس کا آغاز کیا۔ آپ نوجوانی سے لے کر وفات تک نماز روزہ کے مکمل پابند رہے۔ 1958ء سے 2008ء تک سیکرٹری مال اور دسمبر 1994ء سے وفات تک صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ کچھ عرصہ قائد مجلس بھی رہے۔ کچھ عرصہ دفتر وقف جدید میں ملازمت کی۔

آپ نے بطور SST گریڈ 17 میں بوجہ عارضۂ قلب ریٹائرمنٹ لی تھی۔ دورانِ ملازمت ایم۔اے (تاریخ) اور بی۔ایڈ بھی پنجاب یونیورسٹی سے کیا اور بطور ہیڈ ماسٹر کئی مقامات پر متعین رہے۔ دورانِ سروس ہر قسم کی مذہبی مخالفت، سوشل بائیکاٹ کا جواں مردی سے مقابلہ کیا اور دلیرانہ شان سے مردانہ وار زندگی گزاری۔ بیماری میں مبتلا ہونے کے باوجود خوش مزاج، خوش اخلاق، مہمان نواز اور زندہ دل انسان تھے۔ ایک دلیر داعی الی اللہ تھے اور اسی وجہ سے آپ کو دوردراز علاقوں میں تبدیل کیا جاتا رہا۔ 1984ء کے بعد خاص طور پر بہت تکالیف پہنچائی گئیں۔ سالہاسال مختلف مقامات پر آپ کا سوشل بائیکاٹ جاری رہا۔ 1990ء میں دعوت الی اللہ کی وجہ سے آپ پر حملہ بھی ہوا۔ اسیرراہ مولا بھی رہے۔ مخالفت کے باوجود آپ کے ذمہ دارانہ اطوار اور طرز تدریس کے سب ہی مدّاح رہے۔ آپ کے وقت کی پابندی بھی مثالی تھی۔ آپ کو ہر قسم کے قوانین سرکاری اور دیگر مسائل کے متعلق عبور حاصل تھا۔ لوگ محکمانہ و دیگر قانونی و سرکاری مسائل میں آپ سے مشاورت کیا کرتے تھے۔ بہت اچھے خوش نویس تھے۔ ایک سوشل ورکر کی حیثیت سے ضلع چکوال کے کئی سکولوں اور دیگر اداروں کے سرکاری رجسٹروں میں آپ کی خوشنویسی کی جھلک ملتی ہے۔

دھرکنہ میں چندہ جات کی وصولی اور ریکارڈ کی ترتیب و حفاظت میں ہمیشہ مستعد رہے۔ تسلیم ورضا اور توکل علی اللہ کا نمونہ تھے۔ احمدیت سے بے پناہ محبت تھی۔ ایک شفیق باپ اور اپنے بچوں کے مخلص اور بے تکلف دوست بھی تھے۔ رشتہ داروں کے ساتھ احسن سلوک تھا۔ آپ نے اپنی اہلیہ مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے، دو بیٹیاں اور اُن کی اولادوں پر مشتمل مخلص احمدی خاندان چھوڑا ہے۔

...❁...❁...❁...

مکرم رانا اقبال الدین صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 7 جون 2012ء میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق مکرم رانا اقبال الدین صاحب ولد مکرم سراج الدین صاحب 30 مئی 2012ء کو وفات پاگئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

آپ نے حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کی تحریک پر پاکستان ایئرفورس کی تیرہ سالہ ملازمت چھوڑ کر زندگی وقف کردی تھی۔ 2007ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں بطور نمائندہ شامل ہوئے۔ نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ روزنامہ الفضل کے آڈیٹر بھی رہے۔ اس کے علاوہ بھی جماعتی ڈیوٹیوں کے لئے ہر وقت تیار رہتے۔ نہایت ملنسار، سادہ طبیعت اور درویش صفت انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں سوگوار چھوڑے۔

...❁...❁...❁...

مکرم محمد احمد اشرف صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 7 جون 2012ء میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق مکرم محمد احمد اشرف صاحب ریٹائرڈ معلّم وقف جدید 29 مئی 2012ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک ہوئے۔

آپ مکرم چودھری مراد علی صاحب (چک 18 بھوڑو ضلع شیخوپورہ) کے ہاں 1947ء میں پیدا ہوئے۔ 1966ء میں بطور معلّم وقف جدید اپنی زندگی پیش کی اور 34 سال کی خدمت کے بعد ستمبر 2000ء میں خرابیٔ صحت کی بِنا پر ریٹائر ہوئے۔ جن جماعتوں میں تعینات ہوئے وہاں مساجد اور معلّم ہاؤس کی تعمیر میں خصوصی حصہ لیا۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور اس کا طریقہ بھی آتا تھا۔ کامیاب مناظر تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی تبلیغ کا کام جاری رکھا جس کے لئے ایک گاڑی بھی رکھی ہوئی تھی۔ ہومیوپیتھی سے بھی شغف تھا۔ اکثر میڈیکل کیمپ بھی لگاتے۔ 1998ء میں جلسہ سالانہ لندن میں بطور نمائندہ شرکت کا موقع ملا۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چند پوتے پوتیاں بھی ہیں۔

...❁...❁...❁...

جزیرہ ’’گرین لینڈ‘‘

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 25/اپریل 2012ء میں جزیرے ’’گرین لینڈ‘‘ کا تعارف شامل اشاعت ہے۔

شمالی امریکہ کے شمال مشرق میں شمالی بحراوقیانوس میں واقع گرین لینڈ کا رقبہ 21 لاکھ 75 ہزار 600 مربع کلومیٹر ہے۔ یعنی اگر برّاعظموں کو شامل نہ کریں تو گرین لینڈ دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ ہے جس کی لمبائی شرقاً غرباً 1290 کلومیٹر اور شمال سے جنوب کی سمت یہ جزیرہ تقریباً 1660 میل لمبا ہے۔ اس کا تقریباً 7 لاکھ مربع میل سے زائد رقبہ انتہائی دبیز برف کی چادر سے ڈھکا ہوا ہے اور صرف 30 ہزار مربع میل قطعہ اراضی برف کے بغیر ہے جو سرسبز اور گھنے جنگلات پر مشتمل ہے۔ مشرقی اور مغربی ساحلوں پر پہاڑی سلسلے واقع ہیں۔ مُلک کا دارالحکومت گوڈتھاب ہے جبکہ آبادی 56 ہزار کے لگ بھگ ہے۔

گرین لینڈ کو 982ء میں ایک نارویجین مہم جو ایرک دی ریڈ Eric the Red نے دریافت کیا۔ 1585ء میں اسے جان ڈیوس نے دوبارہ دریافت کیا۔ اہل ڈنمارک نے 1721ء میں یہاں پہلی بستی بسائی۔ 1774ء میں ڈنمارک نے اس پر مکمل قبضہ کرلیا اور مئی 1921ء میں پورے جزیرے کو اپنی شاہی حکومت کی ملکیت قرار دے دیا۔ 9/اپریل 1941ء کو حکومتِ ڈنمارک کی اجازت سے امریکہ نے یہاں فوجی اڈے قائم کئے۔ جنوری 1979ء میں ایک عوامی ریفرنڈم کے بعد اسے ڈنمارک کے ماتحت مکمل داخلی خودمختاری مل گئی۔

سائنسدان گرین لینڈ کی برفانی چادر پر تحقیق کا کام کررہے ہیں تاکہ دنیا کے بدلتے ہوئے موسموں کی تاریخ کے بارے میں معلوم کیا جاسکے۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 4 جنوری 2012ء میں محترم عبدالمنان ناہید صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

ہم احمدی بنات ہیں اور ناصرات ہیں
ہم حسنِ کائنات ہیں شیریں صفات ہیں
جلوہ فروزِ کار گہِ کائنات ہیں
ہم تلخیٔ حیات میں شاخِ نبات ہیں
ہم احمدی بنات ہیں اور ناصرات ہیں

تمکینِ دیں ملی ہمیں تسکینِ جاں ملی
صد شکر بزمِ مہدیٔ آخر زماں ملی
محرومیوں میں نعمتِ ہر دو جہاں ملی
مُردہ ہو دل کہیں تو ہم آبِ حیات ہیں
ہم احمدی بنات ہیں اور ناصرات ہیں

جو دیکھنا ہو حسنِ قیام و خرام کو
اِک بار آکے دیکھو ہمارے امام کو
دیکھو ہمارے فکر و عمل کے نظام کو
اِک نَو بہ نَو حیات کے یہ معجزات ہیں
ہم احمدی بنات ہیں اور ناصرات ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
September 29, 2017 – October 05, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday September 29, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat: Surah Al-Hajj verses 1-38. Part 17.
00:45	Dars-e-Tehreerat
01:00	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
01:30	Jalsa Germany Concluding Address: Recorded on August 27, 2017
02:10	In His Own Words
03:10	Spanish Service
03:45	Pushto Muzakarah
04:30	Quran Class: Surah Al-Anfaal, verses 72 - 76 and Surah At Tawbah, verses 1 - 17 by Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 102, recorded on December 7, 1995.
05:35	Pakistan In Perspective
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith: Importance of Qur'an and Hadith.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 8.
07:00	Beacon Of Truth: Rec. December 25, 2016.
08:00	From Democracy To Extremism
09:00	Peace Conference: Recorded on March 20, 2010.
09:40	Masjid Yadgar Rabwah
09:50	In His Own Words
10:20	Muharram: an Urdu discussion about the Islamic month of 'Muharram'.
10:55	Deeni-O-Fiqahi Masail
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
12:50	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:50	Seerat-un-Nabi
14:30	Live Shotter Shondhane
16:30	Friday Sermon [R]
18:00	World News
18:30	Beacon Of Truth [R]
19:30	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Peace Conference [R]
20:45	Masjid Mubarak Rabwah [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	From Democracy To Extremism [R]
22:30	Friday Sermon [R]

Saturday September 30, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	The Significance Of Flags
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Peace Conference
02:10	Importance Of Higher Education
02:30	In His Own Words
03:05	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon
05:30	Deeni-O-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 51.
07:00	Faith Matters: Programme no. 171.
08:00	International Jama'at News
08:50	Friday Sermon: Rec. September 29, 2017.
10:00	In His Own Words
10:30	Dua-e-Mustaja'ab
11:10	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
13:30	The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw)
14:00	Live Shotter Shondhane
16:05	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:30	Faith Matters [R]
19:30	Islami Mahino Ka Ta'aruf
20:00	Jalsa Salana Germany Ladies Address: Recorded on August 23, 2008.
21:05	International Jama'at News [R]
21:55	Dua-e-Mustaja'ab [R]
22:35	Friday Sermon [R]
23:45	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]

Sunday October 01, 2017

00:10	World News
00:30	Tilawat
00:45	Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Germany Ladies Address
02:45	Friday Sermon
03:35	Shotter Shondhane
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 8.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on September 30, 2017.
08:30	Roots To Branches
09:05	Huzoor's Mulaqat With Nasirat: Recorded on September 27, 2014 in Ireland.
10:05	In His Own Words
10:35	Biography Of Hazrat Imam Hussain (ra)
11:10	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:25	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:50	Friday Sermon [R]
14:00	Live Shotter Shondhane
15:15	Bustan Waqfe-Nau [R]
16:05	In His Own Words [R]
16:35	Biography Of Hazrat Imam Hussain [R]
17:10	Masjid-e-Aqsa Rabwah
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Rah-e-Huda [R]
20:00	Huzoor's Mulaqat With Nasirat [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Seekers Of Treasure
22:25	Friday Sermon [R]
23:30	Roots To Branches [R]

Monday October 02, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Huzoor's Mulaqat With Nasirat
02:30	In His Own Words
03:00	Biography Of Hazrat Imam Hussain
03:35	Masjid-e-Aqsa Rabwah
03:55	Shotter Shondhane
06:00	Tilawat: Surah Az-Zukhruf, verses 25-90. Part 25.
06:20	Dars-e-Hadith: total submission to Allah.
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 51.
06:55	French Mulaqat: A studio sitting of French speaking friends with Khalifatul-Masih IV (ra) in French and English. Session no. 3. Recorded on August 8, 1997.
08:00	Aao Urdu Seekhain
08:25	Jalsa Salana Speeches
09:05	Jalsa Salana Germany Address To German Guests: Recorded on June 26, 2010.
09:50	In His Own Words
10:25	Kids Time
11:00	Friday Sermon: Recorded on April 21, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on October 28, 2011.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Salana Germany Address To German Guests [R]
15:50	In His Own Words [R]
16:30	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Somali Service
18:55	Jalsa Salana Speeches [R]
19:30	Kids Time [R]
20:05	Jalsa Salana Germany Address To German Guests [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:35	From Democracy To Extremism
22:25	French Mulaqat [R]
23:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday October 03, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:45	Al-Tarteel
01:15	Masjid Noor Qadian
01:25	Jalsa Salana Germany Address To German Guests
02:15	In His Own Words
03:00	International Jama'at News
03:55	French Mulaqat
05:00	Aao Urdu Seekhain
05:25	Jalsa Salana Speeches
06:00	Tilawat
06:20	Dars-e-Tehreerat
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 9.
07:00	Liqa Ma'al Arab: Recorded on May 7, 1996.
08:10	Story Time: Part 36.
08:35	InfoMate
09:05	Mulaqat With Nasirat: Rec. September 27, 2014.
10:05	In His Own Words
10:35	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
11:10	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. September 29, 2017.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Mulaqat With Nasirat [R]
16:10	In His Own Words [R]
16:35	Signs Of The Latter Days
17:20	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Story Time [R]
19:00	InfoMate [R]
20:05	Mulaqat With Nasirat [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:45	Signs Of The Latter Days [R]
22:30	Liqa Ma'al Arab [R]
23:35	Philosophy Of The Teachings Of Islam

Wednesday October 04, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:40	Dars-e-Tehreerat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Mulaqat With Nasirat
02:30	In His Own Words
03:00	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
03:35	InfoMate
04:10	Liqa Ma'al Arab
05:15	Signs Of The Latter Days
06:00	Tilawat: Surah Al-Ahkaaf verses 1-36. Part 26.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 51.
07:00	Question & Answer Session: Rec. May 20, 1995.
08:00	Persecution Of Ahmadies
09:00	Jalsa Salana Germany Concluding Address: Recorded on August 24, 2008.
10:05	Masjid Mubarak Rabwah
10:25	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:20	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. September 29, 2017.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Salana Germany Concluding Address [R]
16:10	Rishta Nata Ke Masa'il
16:30	Ghazwat-e-Nabi
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Horizons d'Islam
19:25	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
20:00	Jalsa Salana Germany Concluding Address [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:35	Ghazwat-e-Nabi [R]
22:30	Question And Answer Session [R]
23:30	A Day In A Mosque

Thursday October 05, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Germany Concluding Address
02:35	In His Own Words
03:05	Persecution Of Ahmadies
04:00	Question And Answer Session
05:05	Ghazwat-e-Nabi
06:05	Tilawat
06:20	Dars-e-Tehreerat
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 1.
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Surah At-Tawbah, verses 6-29 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 103, recorded on December 13, 1995.
08:05	Shama'il-e-Nabwi
08:40	History of MTA In Mauritius
09:00	Reception To mark Opening Of Khadija Mosque: Recorded on October 16, 2008.
10:00	In His Own Words
10:35	Hijrat
11:10	Japanese Service
11:30	Roots To Branches
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Tehreerat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on September 1, 2017.
14:05	Beacon Of Truth: Rec. November 11, 2016.
15:00	Reception Of Opening Of Khadija Mosque [R]
16:00	In His Own Words [R]
16:35	Persian Service
17:00	Roots To Branches
17:40	World News
18:00	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:05	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words
21:40	Hajj [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30	Roots To Branches

***Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).**

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 29 September 2017 | Issue No. 39

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی اگست 2017ء

نماز جنازہ۔ جلسہ گاہ Karlsruhe کے لئے روانگی۔ خطاب معائنہ برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2017ء

خطبہ جمعہ۔ پریس کانفرنس۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز جلسہ گاہ مستورات میں آمد۔

تعلیمی میدان میں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد اور میڈلز کی تقسیم۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

24 اگست 2017ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

نماز جنازہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل **دو مرحومین کی نماز جنازہ حاضر اور ایک مرحوم کی نماز جنازہ غائب** پڑھائی۔

1۔ **مکرم فضل الٰہی طاہر صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔** موصوف 22 اگست 2017ء بروز منگل کچھ عرصہ علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے۔ **اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔** مرحوم موصی تھے اور حضرت میاں کریم بخش صاحب ننگلی صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ مرحوم اپنے کاروبار کے سلسلہ میں ایک لمبے عرصہ سے فیصل آباد میں مقیم تھے اور وہاں بطور نائب ناظم تربیت علاقہ فیصل آباد خدمات بجالاتے رہے۔

2۔ **مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ (جرمنی) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔** موصوفہ نے 23 اگست 2017ء کو 88 سال کی عمر میں ایک بیماری کے بعد بقضائے الٰہی وفات پائی۔ **اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔** مرحومہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ اپنی شادی سے پہلے ہی نظام وصیت میں شامل ہوگئی تھیں۔

3۔ **مکرم ادریس احمد چوہدری صاحب (جرمنی) کی نماز جنازہ غائب** پڑھائی۔ مرحوم نے 13 اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پائی۔ **اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔** مرحوم کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً 14 سال بطور صدر جماعت Bad Segeberg خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم نہایت مخلص اور فعّال کارکن تھے۔ ہمیشہ مختلف جماعتی شعبوں میں خدمت کے لئے پیش پیش رہتے۔ ضرورتمندوں کے لئے درد رکھتے اور ان کی مدد کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحومین کے ورثاء سے اظہار تعزیت فرمایا اور شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جنازہ پڑھائی۔

اس کے بعد حضور انور مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ گاہ Karlsruhe کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ Karlsruhe کے لئے روانگی تھی۔ پانچ بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ Karlsruhe شہر کی طرف روانہ ہوا۔

بیت السبوح فرینکفرٹ سے Karlsruhe شہر کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے۔ یہ جگہ جہاں جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے K.Messe کہلاتی ہے۔ اس کا کُل رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے اور اس کا Coverd حصّہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہال ہیں اور یہ چاروں ہال ایئر کنڈیشنڈ ہیں۔ ہر ہال کا رقبہ 1250 مربع میٹر ہے۔ ہر ہال میں کرسیوں پر بارہ ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں اور ہر ہال میں اٹھارہ ہزار سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر ان چاروں ہالوں سے ملحق 128 بیوت الخلا ہیں۔ علاوہ ازیں اس ایریا کے اندر بہت سے دفاتر ہیں اور بہت سے چھوٹے ہال بھی ہیں۔ یہاں دس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔

قریباً دو گھنٹہ کے سفر کے بعد سات بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔ جلسہ سالانہ کی انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت کے اندر تشریف لائے تو کارکنان نے بڑے پُرجوش انداز میں نعرے لگائے۔

معائنہ انتظامات جلسہ

بعد ازاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔

نائب افسران جلسہ سالانہ ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اُن کے پاس سے گزرے اور اپنا ہاتھ بلند کرکے السلام علیکم کہا۔ سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکیورٹی آپریشن سینٹر کا معائنہ فرمایا جہاں جلسہ گاہ کے تمام اہم حصوں کو مختلف مقامات پر لگائے گئے سیکیورٹی کیمروں کے ذریعہ Watch کیا جارہا ہے۔ اس طرح سیکیورٹی کے لحاظ سے جلسہ گاہ کے ہر حصہ پر نظر رکھی جارہی ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سکیننگ سسٹم کے پاس سے گزرتے ہوئے MTA انٹرنیشنل شعبہ پروگرامنگ اور ایڈیٹنگ میں تشریف لے گئے۔ اس شعبہ کے انتظام کے تحت درج ذیل شعبے کام کررہے ہیں: آف لائن (Offline)، ایڈیٹنگ، گرافکس، سوشل میڈیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منتظمین سے بعض امور سے متعلق دریافت فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مین ہال سے باہر لگی ہوئی مارکی میں شعبہ ٹرانسلیشن میں تشریف لے گئے جہاں مختلف زبانوں میں جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں اور تقاریر کے Live ترجمہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز MTA انٹرنیشنل کی اُس وین میں بھی تشریف لے گئے جس میں ''آؤٹ سائٹ براڈکاسٹ یونٹ'' نصب ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس سٹور کے پاس سے گزرے جہاں کھانے پینے اور استعمال کی مختلف اشیاء سٹور کی گئی تھیں۔ یہاں سے ضرورت کے مطابق ساتھ ساتھ یہ اشیاء مختلف شعبوں کو مہیّا کی جاتی ہیں۔ حضور انور نے منتظمین سے بعض اشیاء کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔ سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گوشت کی کٹائی اور اس کو ایک معیّن ٹمپریچر پر محفوظ کرنے کے بارہ میں جائزہ لیا۔ اس کے لئے ایک کنٹینر نما فریزر حاصل کیا گیا ہے جس میں ٹنوں کے حساب سے گوشت رکھا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا اور کھانا پکانے کے انتظامات کا جائزہ لیا اور کھانے کا معیار دیکھا۔ دال اور آلو گوشت کا سالن پکا ہوا تھا اور ساتھ وہ نان بھی رکھے گئے تھے جو مہمانوں کو دیئے جانے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت دال اور آلو گوشت دونوں سے چند لقمے لے کر تناول فرمائے اور اس بات کا جائزہ لیا کہ دونوں سالن صحیح پکے ہوئے ہیں یا نہیں۔ حضور انور نے کھانے کے معیار کے بارہ میں منتظمین سے گفتگو فرمائی۔

لنگر خانہ کے کارکنان نے ایک بڑے سائز کا کیک تیار کیا ہوا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے ان خدام کے لئے کیک کے مختلف حصّے کئے۔ بعد ازاں لنگر خانہ کے کارکنان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

لنگر خانہ کے باہر ''دیگ واشنگ مشین'' لگائی گئی تھی۔ یہ مشین گزشتہ دس سال سے لگائی جارہی ہے اور ہر سال اس میں بہتری لائی جارہی ہے۔ یہ مشین احمدی انجینئرز نے مل کر خود تیار کی ہے۔ آغاز میں یہ صورت تھی کہ مشین پر دیگ رکھنے کے بعد ایک بٹن دبانا پڑتا تھا لیکن اب یہ بٹن دبانا نہیں پڑتا بلکہ جونہی دیگ صفائی کے لئے رکھی جاتی ہے خودبخود آٹومیٹک فنکشن شروع ہوجاتا ہے۔ ایک ایسا سینسر سسٹم لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے خودبخود فنکشن شروع ہوجاتا ہے۔ اور دیگ دھلنے کا پراسس مکمل ہونے کے بعد دیگ خودبخود باہر آجاتی ہے۔ اس مشین پر کام کرنے والے کارکنان ایک قطار میں مشین کے پاس کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اپنا ہاتھ بلند کرکے ان سب کو السلام علیکم کہا۔

لنگر خانہ کے قریب ہی ایک علیحدہ خیمہ لگا کر مہمانوں کے لئے وسیع پیمانہ پر چائے کی تیاری کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے منتظمین سے اس انتظام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں